”خُدا سے عظیم چیزوں کی توقع کریں اور خُدا کیلئے عظیم چیزیں کرتے جائیں“
(ولیم کیری)

شخصی بیداری کیلئے اِقدامات

رُوح القدس سے معمور ہونا

ہلمِٹ ہابل

شخصی بیداری کیلئے اقدام

ہلمِٹ ہابل

جملہ حقوق

تمام حقوق محفوظ ہیں۔اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ چھپایا نہیں جا سکتا نہ ہی اسے کسی بھی ذریعے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔انہیں کسی مضمون کی صورت میں کسی کتاب میں چھپانے کا کسی کو بھی اختیار نہیں اور نہ ہی فوٹو کاپی، سکین، ریکارڈنگ یا کوئی اور ذریعہ استعمال کرتے ہوئے اسے دوبارہ چھپایا جا سکتا ہے۔اگر کسی بھی شخص کو اسے کسی بھی صورت میں استعمال کرنا ہو تو مسٹر سنیل جوزف کی اِجازت حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ مسٹر سنیل جوزف قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

نام کتاب	شخصی بیداری کیلئے اقدامات
ایڈیٹر	پاسٹر شکیل جاوید
کوارڈینیٹر / مینیجر	پاسٹر مائیکل دتہ
پروجیکٹ مینیجر	مسٹر سنیل جوزف
مترجم	وے آف لائف منسٹری (سنیل جوزف/مارٹن نعمان)
نظر ثانی	پاسٹر عمانوایل شفقت
لے آؤٹ کمپوزنگ	جاوید عنایت
پرنٹر	قاصد پبلشنگ ہاؤس، ایڈونٹ پورہ ملتان روڈ، لاہور۔

برائے رابطہ: 0320-4775673

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	تعارف: شخصی بیداری کے لیے اقدام	4
2	یسوع کا سب سے قیمتی تحفہ	6
3	ہماری مشکلات کا مرکز!	17
4	ہمارے مسائل اور اُن کا حل	43
5	متوقع اختلافات	59
6	عملی تجربے کا راز	82
7	ہمارے سامنے کونسے تجربے ہیں	97

ہمارے خداوند نے بذاتِ خود یہ حکم دیا ہے

اپنے آپ کو مسلسل اور بار بار رُوح القدس کی معموری سے نیا
کرتے جاؤ۔

تعارف

شخصی بیداری کے لیے اقدام!

روح القدس سے معمور ہونا

''زندگی میں رُوح القدس کی معموری'' پر اتنا زور کیوں دیا گیا؟

14 اگست 2011ء میں جب میں سوئٹزرلینڈ کے برنیس ہائی سکول میں چھوٹی کلاس میں ہی پڑھتا تھا تو وہاں پر ایک بہت اہم رابطے کا مجھ پر انکشاف ہوا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہم کیوں اپنی جوانی میں روحانیت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ میں بہت حیران ہوا۔ میں نے اپنے بچوں اور اپنے پوتوں کے بارے میں سوچا۔ اُسی وقت سے میں اس مسئلے پر زیادہ توجہ دینے لگا۔

اب مجھے اس بات پر یقین ہو گیا ہے کہ ہماری بہت سی مشکلات کے پیچھے یہی روحانی مسئلہ ہوتا ہے؛ خاص طور پر ذاتی مسائل، ہماری مقامی کلیسیاؤں اور بین الاقوامی کلیسیاؤں میں بھی۔ یہ روح القدس کی کمی ہے۔

اگر یہی وجہ ہے تو ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فوری طور پر بات کرنی ہوگی۔ اگر تو یہ وجہ ختم یا کم ہو سکتی ہے تو بہت سی مشکلات میں کمی یا بہتری ہو سکے گی۔

دوسرے اس کمی کے متعلق کیا سوچتے ہیں:

- **ایمل برنر**، جو ایک تبلیغی بیداری علمِ الٰہیات والا ہے، لکھتا ہے کہ روح القدس ''تھیالوجی میں ایک لے پالک بچے سے زیادہ یا اس سے کچھ کم ہی درجہ رکھتا رہا ہے۔''
- **ڈی۔ مارٹن لویڈ۔ جونز**: ''اگر ایمانداری سے میں اپنی رائے دوں تو وہ یہ ہے کہ بائبل مقدس میں ایسا کوئی بھی دوسرا مضمون نہیں ہے جس کو ماضی یا حال میں اتنا زیادہ نظرانداز کیا گیا ہو اور وہ مضمون رُوح القدس کا ہے........ مجھے یقین ہے کہ منادی میں ایمان کی یہی وجہ ہے۔''

- **لی رائے ای۔فروم:** ''میں اس بات پر قائل ہوں کہ روح القدس کی کمی ہماری سب سے بڑی مشکل ہے۔''
- **ڈیوائیٹ نیلسن:** ''ہماری کلیسیا کو بڑھتے ہوئے خراج تحسین پیش کرنے والے منصوبوں اور پروگراموں کی طرف نظر رکھنا پڑتی ہے لیکن اگر ہم بالآخر اپنے روحانی فراڈ (روح القدس کی کمی) کو تسلیم نہیں کرتے جس میں ہمارے زیادہ تر خادم اور رہنما بھی ملوث ہوتے ہیں تو ہم اپنی اس دکھاوے والی مسیحیت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل پائیں گے۔''
- **گیری ایف۔ ولیمز:** ''ایسے دکھائی دیتا ہے کہ روح القدس بہت سے ایڈوینٹسٹ لوگوں اور کلیسیائی زندگی میں وسیع پیمانے پر کم کردار ادا کرتا ہے۔ اور پھر بھی مسیح میں خوشگوار، پُرکشش پھل دار زندگی ہوتی ہے۔''
- **اے۔ڈبلیو۔ٹوزر:** ''اگر ہماری کلیسیا سے روح القدس کو نکال دیا جائے تو جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں اُن میں سے 95 فیصد ایسے ہی جاری رہے گا اور کسی کو بھی اس تبدیلی کا پتا نہیں چلے گا۔ اگر ابتدائی کلیسیا میں سے روح القدس کو نکال دیا جاتا تو جو کچھ وہ کر رہے تھے اُس میں سے 95 فیصد کم ہو جاتا اور اس تبدیلی کو ہر کسی نے دیکھا ہوتا۔''

آغاز کرنے کے لیے ہم خداوند یسوع مسیح کے روح القدس کے متعلق بیان کردہ حوالوں پر مختصر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

باب نمبر 1

یسوع کا سب سے قیمتی تحفہ !

یسوع نے روح القدس کے متعلق کیا سِکھایا؟

کیا آپ یسوع کے سب سے اہم پیغام سے آگاہ ہیں؟

ذاتی گواہیوں میں سے چند ایک:

اپنی ''پہلی محبت'' کی طرف: ایک بہن نے مجھے یوں لکھا: میں اور میرا دوست اب کتاب بنام ''40 روز'' کو چھوٹے کتابچے ''شخصی بیداری کے لیے ذاتی اقدامات'' کے ساتھ تیسری مرتبہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم اس مواد کے بارے میں کچھ جانتے ہمارے ایمان کا تجربہ اور دعائیہ زندگی ایسی نہ تھی جیسی یہ کبھی ہوا کرتی تھی۔ ہم نے اپنی ''پہلی محبت'' کی تلاش کی خواہش کی۔ ہم نے اسے حاصل کر لیا! ہم اپنے پورے دل سے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ بہت شاندار بات ہے کہ کیسے خدا ہماری دُعاؤں کا جواب دیتا ہے اور یہ کہ وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کا روح ہم پر اور اُن لوگوں پر جن کے لیے ہم دُعا کرتے ہیں، کیسے کام کرتا ہے۔

یسوع ہماری زندگیوں میں داخل ہوا: ایک دوسرے شخص نے ان کتابوں کے بارے میں لکھا:

''.... یہ میری زندگی میں ایک عظیم اور دیرپا برکت بن چکی ہے۔ دوسرے کلیسیائی ممبران کی طرح اور ہماری کلیسیا کی ایک بہن نے تجربہ کیا کہ ہمارے ایمان کے تجربے میں ہمیشہ ہی کچھ کم رہا ہے اور اب ہم کو یہ تجربہ حاصل ہوا ہے کہ یسوع نے ہماری زندگیوں سے کیسا برتاؤ کیا اور ہمیں تبدیل کرنا شروع کیا۔ وہ اب بھی ہم پر کام کر رہا ہے اور ہمیں آہستہ آہستہ اپنے قریب لا رہا ہے۔

کیا یسوع کے شاگردوں نے خود سے کہا: یسوع کیسے اتنی قدرت کے ساتھ کام کر سکتا ہے؟ کیا اس کا تعلق اُس کی دُعائیہ زندگی سے تھا؟ اسی وجہ سے اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ: ''ہمیں دُعا کرنا سیکھا۔'' یسوع نے اُن کی درخواست کا جواب دیا۔

اُس کا دعائیہ سبق جو لوقا 11: 1-13 میں پایا جاتا ہے تین حصوں پر مشتمل ہے: دعائے ربانی، دوست کی

وہ تمثیل جس میں دوست آدھی رات کو آتا ہے اور لگاتار روح القدس کے لیے درخواست کرتا ہے۔

تمثیل میں (آیات 5-8) ایک آدمی کے گھر کافی رات کو مہمان آتے ہیں اور اُس کے پاس گھر میں اُن کو کھلانے کے لیے کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ اس ضرورت کے تحت وہ فوراً اپنے ہمسائے کے پاس جاتا ہے۔ وہ اُس کو بتاتا ہے کہ اُس کے پاس ''کچھ بھی نہیں'' ہے اور وہ روٹی کے لیے درخواست کرتا ہے۔ بالآخر جب تک وہ روٹی حاصل نہیں کر لیتا وہ مسلسل مانگتا ہی رہتا ہے۔ اب اُس کے پاس روٹی، زندگی کی روٹی، اپنے اور اپنے دوستوں کے لیے ہوتی ہے۔ اُس کے پاس اپنے لیے کچھ ہوتا ہے اور اب اُس کے پاس کچھ دینے کے لیے بھی ہوتا ہے۔

اب یسوع اس تمثیل (پریشانی: میرے پاس کچھ نہیں) کا تعلق روح القدس کی درخواست سے یہ کہتے ہوئے جوڑتا ہے کہ: ''پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں کے مانگو تو تُمہیں دِیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔'' (لوقا 11:9) پھر اس کے بعد:

یسوع کی خاص درخواست: روح القدس مانگو

بائبل مقدس میں یہ ایک خاص حوالہ ہے جس میں اُس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں روح القدس کو مانگنے کا حکم دیا ہے۔ میں ایسا کوئی بھی حوالہ نہیں جانتا جہاں یسوع نے ہمیں محبت بھرے انداز میں دِلی طور پر کچھ مانگنے کی ترغیب دی ہو۔ دُعا کے موضوع پر لوقا 11 باب میں یہ آیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس میں اُس نے دس مرتبہ اس بات پر زور دیا کہ ہمیں روح القدس کے لیے مانگنا چاہیے۔ لوقا 11:9-13

''پَس مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مانگو تو تُمہیں دِیا جائے گا۔ ڈُھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کِیُونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے اور جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ تُم میں سے اَیسا کَونسا باپ ہے کہ جب اُس کا بَیٹا روٹی مانگے تو اُسے پتّھر دے؟ یا مچھلی مانگے تو مچھلی کے بدلے اُسے سانپ دے؟ یا انڈا مانگے تو اُس کو بچھّو دے؟ پَس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچّوں کو اچھی چِیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القُدس کِیُوں نہ دے گا؟''

ان چند آیات میں فعل ''مانگو'' چھ دفعہ استعمال ہوا ہے پھر وہ یہ چھ دفعہ کے ''مانگو'' کو بدل دیتا ہے اور ''ڈھونڈو'' پر دو مرتبہ زور دیتا ہے، یہ ایک عمل ہے اور پھر مزید دو مرتبہ ''کھٹکھٹانا'' ایک عمل پر دو مرتبہ زور دیتا ہے۔

کیا اس میں واضح طور پر روح القدس سے بھرپوری کے لیے ایک عمل کرنے کے بارے میں بیان نہیں

کیا گیا؟ آخری ''مانگو'' یونانی میں جاری رہنے والے زمانے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں صرف ایک ہی مرتبہ نہیں مانگنا چاہیے بلکہ ہمیں مسلسل مانگنا چاہیے۔ یہاں پر یسوع نہ صرف ایک لازمی بات کو مانگنے کے بارے میں کہہ رہا ہے بلکہ وہ مسلسل ایسا کرنے کے بارے میں بھی کہہ رہا ہے۔ یقینی طور پر وہ ہم سے دِلی احساس کے ساتھ روح القدس کی دعوت کو ہم میں جگانا چاہتا ہے۔ یہ اہم دعوت ہمیں یسوع کے احساس کے بارے میں بتاتی ہے کہ اگر ہم مسلسل روح القدس کے نزول کے لیے مانگتے نہ رہیں تو ہم میں کسی اہم چیز کی کمی رہتی ہے۔ واضح طور پر وہ ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف دلاتا ہے کہ ہمیں واقعی روح القدس کی ضرورت ہے۔ اس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ ہم مسلسل روح القدس کی معموری کی برکات حاصل کریں۔

یسوع کی پیش کردہ مثال ہمیں سکھاتی ہے کہ ''خدا یہ نہیں کہتا کہ ایک ہی بار مانگو تو تم حاصل کرلو گے۔ وہ ہمیں مانگتے رہنے کے بارے میں دعوت دیتا ہے۔ بغیر اُکتاہٹ کے مسلسل دُعا کرنے کے بارے میں۔ مسلسل مانگتے رہنے سے مزید مستعدی والا رویہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات اُس کے حصول کی خواہش کو بڑھا دیتی ہے۔''

پھر یسوع نے تین مثالیں پیش کیں جو کہ تصور کرنے سے بھی بڑھ کر رویہ ظاہر کرتی ہیں حتیٰ کہ گناہ آلودہ فطرت والے آباؤ اجداد کے رویے کے بارے میں بھی۔ وہ ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ ایسا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اگر ہم روح القدس کے لیے اپنے آسمانی باپ سے مانگیں تو وہ ہمیں مہیا نہ کرے گا۔ یسوع ہم کو اس بات کی یقین دہانی کروانا چاہتا ہے کہ اگر ہم مناسب طور پر روح القدس کے لیے مانگیں تو ہم اُسے ضرور حاصل کریں گے۔ اور دوسرے وعدوں کو ہم اس اُمید کے ساتھ مانگ سکتے ہیں کہ ہم نے جس کے لیے درخواست کی ہے، حاصل کرلیا ہے (1۔یوحنا 5:14-15 مزید معلومات باب نمبر 5 میں)۔

یہ خاص دعوت ہمیں واضح کرتی ہے کہ جب ہم مسلسل روح القدس کو نہیں مانگتے تو کسی اہم بات کی ہم میں کمی ہوتی ہے۔ وہ ہماری توجہ اس بات پر دلاتا ہے کہ یقینی طور پر ہمیں روح القدس کی ضرورت ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مسلسل روح القدس کی برکات کا تجربہ حاصل کریں۔

دُعا کے موضوع پر اُس کے سبق کا یہ حصہ ایک خاص عمل پر مشتمل ہے۔ روح القدس خدا کی طرف سے عظیم تحفہ، ایک ایسا تحفہ جس کے ساتھ دوسرے تحفے بھی ملتے ہیں۔ یسوع کی طرف سے یہ تاج والا تحفہ اپنے شاگردوں کے لیے تھا اور اُس کی محبت کا واضح ثبوت تھا۔ میرے خیال میں ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرح کا بیش

قیمت تحفہ کسی پر زبردستی ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ یہ صرف اُس کے لیے ہے جو اس کے بارے میں اپنی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور اس کو سراہتا ہے۔

یہ تحفہ اُن لوگوں کو دیا جائے گا جنہوں نے اپنی زندگیوں کو مسیح کے سپرد کر دیا ہے؛ جو مسلسل وفاداری سے اُس کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں یہ اُن کو دیا جائے گا (یوحنا15:4-5)، وفاداری یوں ظاہر ہو گی:

☆ خدا کے لیے ایک آرزو (''جو کوئی پیاسا ہوتا ہے'' یوحنا7:37)۔

☆ خدا پر بھروسہ (''جو مجھ پر ایمان لائے گا.... جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے'' یوحنا7:38)۔

☆ خدا پر بھروسے کے نتیجے میں مکمل طور پر اُس کے حضور سپرداری (''اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو'' رومیوں12:1)

☆ ہر بات میں خدا کی پیروی کرنا (''جو اُس کا حکم مانتے ہیں'' اعمال5:32)۔

☆ اپنی راہوں کو ترک کرنا اور خدا کی مرضی پر چلنا (''توبہ کرو..... اور بپتسمہ لے'' اعمال2:38)۔

☆ کسی برائی کا ارادہ نہ کرنا (''اگر میں بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خداوند میری نہ سُنتا'' زبور66:18)۔

☆ اپنی اہم ضرورت کو محسوس کرنا اور اسے قبول کرنا (''میرے پاس کچھ نہیں'' لوقا11:6)۔

☆ روح القدس کے لیے مسلسل درخواست کرنا (لوقا11:9-13)۔

کیا ہم واضح طور پر ان اُمیدوں میں دیکھ نہیں سکتے جو خدا ہم سے وابستہ رکھتا ہے، یہ تحفہ کیا ہی وقعت رکھتا ہے؟ جب آپ ان پہلے سے ہی پیش کی جانے والی درخواستوں کے متعلق سوچیں گے تب ہی آپ اپنے آپ میں ان کی کمی کو محسوس کر سکیں گے۔

میں نے اپنی روزمرہ دُعا میں روح القدس کا خواہش مند رہنے کے عادت بنالی ہے جیسے کہ یوحنا7:37 اس حوالہ میں مرقوم ہے: ''اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے۔''

ہم یہ دُعا کر سکتے ہیں: ''خداوند یسوع میں روح القدس کے حصول کے بارے میں سبھی مطالبات کو مکمل طور پر مانتا ہوں۔ میں یہ وفاداری سے مانگتا ہوں کہ آج اور ابھی مجھے اس سے بھر دے۔'' یہاں تک کہ ہمارا خدا ان مطالبات کو بھی پورا کرنے کے لیے موجود ہے۔

روح القدس بھرپور زندگی کا ایک وسیلہ ہے

مسیح کے مطابق وہ اس زمین پر کیوں آیا؟ اُس نے فرمایا: ''میں اس لیے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔''

یسوع چاہتا ہے کہ ہم اس نئی زندگی کا ابھی سے تجربہ حاصل کریں اور اسے مکمل طور پر بنا کسی امتیاز کے اُس کی آمدِ ثانی کے بعد خدا کی بادشاہی میں ہمیشہ کی زندگی بھی جاری رکھیں۔

وہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ بھرپور زندگی کا وسیلہ روح القدس ہے: ''اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے۔ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اس کے اندر جیسا کہ کتابِ مقدس میں مرقوم ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اُس نے یہ بات روح کی بابت کہی.....'' (یوحنا 7:37-39)

''زندگی کے پانی کی ندیاں''، آیت کے مطابق کیا یہ بھرپور زندگی کا ایک اچھا موازنہ نہیں ہے؟

کیا یسوع نے اپنی زمینی زندگی میں کوئی مُراسلاتی مثال پیش کی؟

ہم جانتے ہیں کہ روح القدس کی قدرت سے مریم کے بیٹا پیدا ہوا (متی 1:18)۔ ہم جانتے ہیں کہ بپتسمہ کے بعد اُس نے دُعا کی: ''اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا.....'' (لوقا 3:22)۔ ان حالات میں کیا یہ ضروری اور اہم نہیں تھا کہ اُس نے روزانہ روح القدس کو حاصل کیا؟ میں ایلن جی وائیٹ کا لکھا ہوا بیان پیش کرنا چاہوں گا۔

''ہر صبح اُس نے اپنے آسمانی باپ سے روزانہ روح القدس کا تازہ بپتسمہ حاصل کرتے ہوئے بات چیت کی۔'' (Signs of the Times, November 21, 1895)

یہاں پر ایک بیان ''ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے'' میں سے ہے: ''وہ کارگزار جنہوں نے خود کو خدا کے لیے وقف کر رکھا ہے ان کو یہ جان کر بڑی تشفی ہوگی کہ مسیح یسوع بھی اپنی اس زمینی خدمت کے دوران خداوند کے فضل کی تازہ رسد کے لیے روزانہ التجا کیا کرتا تھا۔'' (Acts of the Apostles, p.56)

یقیناً اس معاملے میں یسوع ہمارے لیے ایک نمونہ تھا۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے:
اگر یسوع کو روح القدس کی تازگی کی ضرروت تھی تو پھر آپ کو اور مجھے اس کی ضرورت کس قدر زیادہ ہو سکتی ہے؟

پولس رسول حقیقی طور پر یسوع کے مقصد کو سمجھا۔ افسیوں کے نام خط میں پولس رسول اس بات کی (13:1) تصدیق کرتا ہے کہ جب وہ ایماندار بنے تو وہ روح القدس سے مُہر یافتہ ہوئے۔ افسیوں 3:16-17 اُن کو روح القدس میں مضبوط ہونے کے لیے حوصلہ دلاتا ہے اور 5:18 میں پولس رسول ایک بااختیار رسول کے طور پر افسس والوں اور ہم سب کو یہ کہتا ہے کہ: ''......روح سے معمور ہوتے جاؤ۔ اپنے آپ کو بار بار اور مسلسل روح القدس سے معمور کرتے رہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو ہم روح القدس کو حاصل کرتے ہیں اور عام طور پر ہمیں ہر روز اس کی تر و تازگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ روحانی زندگی کے لیے یہ اہم ہے اور مسیحیت کی ترقی کے لیے روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کی معموری ضروری ہوتی ہے۔

ہماری بائبل اسٹیڈی گائیڈ افسیوں 5:18 کے بارے میں بیان کرتی ہے کہ: ''روح القدس سے بپتسمہ پانے کا کیا مطلب ہے؟ یسوع نے ذاتی طور پر اسے ایک مترادف لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کوئی شخص تب روح القدس سے بپتسمہ حاصل کرتا ہے (اعمال 1:5) جب اُن پر روح القدس نازل ہوتا ہے (آیت 8)۔ بپتسمہ پانے کا مطلب کسی چیز، عام طور پر پانی میں ڈوب جانا ہوتا ہے۔ اس میں انسان کا پورا بدن شامل ہوتا ہے۔ روح القدس کے بپتسمہ سے مراد ہے کہ مکمل طور پر روح القدس کے زیرِ اثر ہونا، مکمل طور پر اس سے معمور ہونا۔ یہ صرف ایک ہی بار حاصل ہونے والا تجربہ نہیں ہے بلکہ یہ ایسی چیز ہے جسے مسلسل دہراتے رہنا چاہیے۔ جیسے کہ پولس رسول افسیوں 5:18 میں پولس رسول معمور ہونے پر زور دیتا ہے۔''

(Sabbath School Study Guide July 17,2014)

یسوع کے الوداعی الفاظ اور روح القدس

یسوع کے الوداعی الفاظ میں خوشی اور اُمید پائی جاتی ہے کہ اُس کی جگہ روح القدس آئے گا۔ یسوع یوحنا 16:7 میں اپنے شاگردوں سے کچھ حیران کُن باتیں بیان کرتا ہے:

''لیکن میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تُمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مدد گار تُمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔''

ایک نیافائدہ مندحل

یسوع نے شاگردوں کوحیران کُن بات بتائی: ''میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔''اس کا مطلب ہے کہ اُس کا روح القدس کے ذریعے ہمارے ساتھ ہونا ہمارے لیے یسوع کے ذاتی طور پر ہونے کی نسبت زیادہ فائدہ مند ہے۔اس طرح سے وہ محدود نہیں ہوتا بلکہ اس طرح وہ ہر ایک شخص کے ساتھ ہوسکتا ہے،اس سے کوئی فرق نہیں کہ اب وہ (یسوع) کہاں موجود ہے۔

ایک اُستاد اور اُس کی ایک طالبہ کی طرف سے ذاتی گواہی:

جب یہ کتاب بنام''شخصی بیداری کے لیے اقدامات''ایچ۔ہوبیل کی طرف سے ایک سال پہلے میرے اپنے چرچ میں مجھے دی گئی تو میں نے اسے جلدی سے پڑھ لیا۔جب میں اس کو پڑھ رہا تھا تو مجھے خدا کے ساتھ ہونے کے کافی تجربات ہوئے تھے جو کہ مجھے پہلے کبھی نہیں تھے،اس نے میرے دل کو موہ لیا اور مجھے حوصلہ دیا۔

اس کتاب کے ذیلی حصہ سے میں نے مندرجہ ذیل کچھ ہدایات حاصل کیں:

''گہری تحقیق نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ کسی عنوان کو سمجھنے کے لیے اس کو چھ سے دس مرتبہ دھیان سے پڑھنا یا سُننا ضروری ہوتا ہے۔''

ان حوصلہ افزا الفاظ نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کروالی:

''ایک مرتبہ اس کی کوشش کریں۔اس کے اختتام پر آپ اچھا محسوس کریں گے۔''

میں اس تجربہ کا خواہشمند تھا اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے اس نے مجھ پر اثر کیا اور میں نے اپنے نجات دہندہ کی عظیم محبت کو محسوس کیا جس کو میں اپنی پوری عمر رکھنے کا خواہشمند تھا۔دو ماہ کے اندر اندر میں نے اسے چھ مرتبہ پڑھ لیا اور اس کا نتیجہ بہت اچھا تھا۔

یہ ایسے ہی تھا جیسے یسوع اپنی آمد میں ہمارے پاس آ چکا ہے اور ہم اُس کی پاک،مہربان اور محبت بھری آنکھوں میں دیکھ سکتے ہیں۔اُس وقت سے لے کر آج تک میں اپنے نجات دہندہ کی شادمانی کے بغیر رہنا نہیں چاہتا۔

جب میں صبح کو اُٹھتا تو میں خدا کے ساتھ رفاقت کا تجربہ دوبارہ کرسکتا ہوں اور دن کے وقت میں خاموشی سے دُعا کرتا ہوں کہ روح القدس دن بھر میری گفتگو کے دوران میرے خیالات،میری مثال میں جب میں تعلیم دیتا ہوں اور بات چیت کرتا ہوں تو وہ میری مدد فرمائے۔

جب میں بچپن میں کسی بات کی طرف توجہ کرتا تو اسی طرح سے عمل کرتا تھا اور اس سلسلے میں خدا نے مجھے قوت اور حکمت مہیا کی۔

اُسی وقت سے میرا کام خالق کی حضوری میں ترقی کرتا گیا اُس نے میری روزمرہ زندگی میں اسی طرح میری مدد کی۔ اُسی وقت سے میں صبح کے وقت دعا کرتا ہوں اور روح القدس کے نزول کو اس وقت کے دوران یاد کرتا ہوں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ آپ آسمان کے نزدیک ترین ہوتے ہیں اور اس بات سے حظ اُٹھا سکتے ہیں کہ وہاں کا ماحول کیسا ہے۔

اس کتابچہ کو پڑھتے ہوئے میرے ذہن میں خیال آیا کہ یہ تجربہ مجھے اپنے شاگردوں کو بھی بیان کرنا چاہیے۔ میں نے 10-15 سال ایڈوینٹسٹ سکول ایلائجا، ورلبرگ، آسٹریلیا میں پڑھایا۔ پس میں نے خدا سے اس وقت کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد بہت جلد مجھے روح القدس کے یہ حیرت انگیز تجربات حاصل ہوئے کہ کیسے یہ نوجوانوں کے دِلوں میں کام کرسکتا ہے۔

13 سالہ روفن اور روح القدس

روح القدس کے حوالے سے ایک کتابچے کو پڑھنے سے ایک سال پہلے یہ تجربہ شروع ہوا۔ ایک نیا طالب علم میرے سکول میں آیا اور کچھ ہی دنوں میں ہمارا پُرسکون کمرہ جماعت پُرجوش بن گیا۔ اُس وقت لڑکا 13 سال کا ہی تھا پھر بھی وہ سارے بچوں سے بڑا اور دیکھنے میں اچھی خدوخال والا تھا۔ بہت ساری باتیں جو کہ سکول کے دوران سِکھائی گئیں اور جن کے نتائج شاندار نکلے اب وہ ایک ہی لمحے میں غائب ہوتی ہوئیں دکھائی دیں۔

اس کے بارے میں میں آپ کو خود سے کچھ بتاتا ہوں: ''جب میں اپنے اس سکول میں آیا تو مجھے اس بات کا پتا ہی نہ تھا کہ یہاں پر میرے لیے کیا ہوگا۔ سکول جانے کے دوسرے دن ہی مجھے اپنے ایک ہم جماعت پر اتنا زیادہ غصہ آیا کہ میں اُٹھا اور اُس کے ساتھ لڑنا شروع کردیا۔ میں نے اُسے جو کہ مجھ سے کمزور تھا مارا اور یہاں تک کہ میں اُسے دوبارہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

بعد میں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں نے اُس سے ایسے ہی معافی مانگی جیسے عام طور پر مَیں ماضی مِیں بھی مانگا کرتا تھا۔ اس کے بعد میری بات چیت ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہوئی۔ اگلے مہینوں میں ایک عمل مجھ پر شروع ہوا۔ یہ میرے لیے ایک حیران کُن بات تھی کہ میں ایک پاسبان کا بیٹا تھا، مجھ پر یہ عمل اب شروع ہوا۔ میں نے یسوع کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا شروع کردیا۔''

میں نے سوچا کہ اس نوجوان کو میری کچھ خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی ناکامی سے واقف تھا، اس پر پچھتایا اور اس پر قائم رہنے کی کوشش کی مگر اُس کو اپنی ہی قوت سے اس پر غلبہ پانا ناممکن تھا۔ پہلے تو بمشکل ایسا کوئی دن گزرتا تھا جب وہ کسی سے نہیں لڑتا مگر آہستہ آہستہ اس میں بہتری آنا شروع ہوگئی۔

چھ ماہ کے بعد اُس نے کہا کہ وہ سوچتا ہے کہ یہ دُعائیں ہی ہیں جو اُسے خدا کے مزید نزدیک لے آئیں۔ اس دوران اُس نے صبح کے وقت اپنے لیے قوت کی دُعا کرنا شروع کردی۔ اُس کا غصہ اور لڑائیاں پہلے کی نسبت کم ہوگئیں۔

اب اُس کو ہمارے سبت اسکول میں آتے ہوئے گیارہ ماہ گزر چکے تھے اور ہم اُس میں مزید بہتری کو دیکھ سکتے تھے۔ مگر اُس کا غصہ، آپے سے باہر ہونا اور لڑائی جھگڑا کرنے کی عادت مستقل طور پر کنٹرول نہیں ہوسکی۔

ایسا فطرتاً تھا کہ اُس نے اپنے زورِ بازو سے اور سمجھ سے اس پر غلبہ پانے کی کوشش کی، یہ بعض اوقات فائدہ مند ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں۔ ہماری دُعاؤں سے کچھ حاصل ہوا مگر اُس کی سمجھ ابھی تک ٹھیک نہ تھی اور اُس میں روح القدس کی تجدیدی قوت میں کمی تھی۔

کچھ اچھا ہوسکتا ہے، جب کوئی اپنی غلطیوں کو دیکھتا ہے، اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا اور دوبارہ سے ایسا کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے؟ اُس وقت میں نے یہ محسوس کیا کہ اب میری سمجھ جواب دے چکی ہے اور میں نے اوپر بیان کردہ کتابچہ کو حاصل کیا۔ یہ مجھ تک صحیح وقت پر پہنچا۔ تب میں نے محسوس کیا کہ ہم میں کونسی بات کی کمی ہے۔ یہ روح القدس کی قوت تھی۔ حتیٰ کہ ہم نے اُس (روح القدس) کی مدد کے لیے بھی درخواست نہیں کی تھی!

چونکہ میں ''شخصی بیداری کے لیے اقدامات'' کے پیغام سے متاثر ہوچکا تھا اس لیے مجھے اُس لڑکے کو یہ پوچھنے میں حوصلہ پیدا ہوا کیا کبھی آپ نے روح القدس کے لیے دُعا کی ہے، نہیں؟ اُس نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے اُس کی دلچسپی کو اس کتابچے کی طرف مبذول کرنے کی کوشش کی۔ ابھی تک میں نے اُسے یہ کتابچہ دیا نہیں تھا۔ اُسے حقیقت میں اس کی خواہش ہونی چاہیے۔ اور بہت جلد اُس نے یہ کتابچہ مانگا۔

دوبارہ سے اُسی کے الفاظ میں: ''نومبر 2012ء میں میرے اُستاد نے مجھے کتابچہ بنام ''شخصی بیداری کے لیے اقدامات'' دیا۔ میں نے بڑی خواہش سے اسے پڑھنا شروع کیا۔ اُس وقت تو میں یقینی طور پر روح القدس کے کام سے پوری طرح لیس نہیں ہوا تھا۔''

پہلے ہی دن اُس نے تقریباً دوابواب پڑھ لیے اور پھر اُس نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے اسے کتنی دفعہ پڑھا ہے۔ اُس نے فوری طور پر اس کے ابواب کو دوبارہ سے پڑھنا شروع کر دیا اور وہ بالکل ویسے ہی کرنے کا خواہش مند تھا جس طرح اس کتابچہ میں کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا: یعنی اسے 6-10 بار پڑھنا۔

اُسی وقت سے بہت کچھ تبدیل ہو گیا۔ دسمبر 2012ء سے لے کر مزید کوئی بھی مکا بازی اور جھگڑا نہ ہوا، مجھے یقین نہیں کہ شائد کبھی ایسا ہوا ہو۔ وہ لڑکے جن کو وہ ہر روز پیٹتا تھا اب وہ اُس کے دوست بن چکے تھے اور اب وہ اُس کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔

وہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا، نرم مزاج اور یہاں تک کہ مہربان اور امن و امان والی حالت اب اُس کی فطرت بن چکی تھی۔ اُس کے ہم جماعت اس بات کی تائید کر سکتے تھے کہ خدا نے یہ کام کیا۔ آپ ہر روز اس کے اثر دیکھ سکتے ہیں۔ خدا کے جلال کے لیے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس لڑکے نے جون 2013ء میں بپتسمہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اگر روح القدس نہ ہوتا تو............

میں نے ہمیشہ سے ہی یہ سوچا کہ میں اس بچے کی تربیت کروں۔ صبر، توجہ اور بہت ساری بات چیت سے ایسا ہوتا لیکن ایسا کرنا کوئی زیادہ وقت تک کار آمد نہ ہو سکا۔ خدا نے اس میں مداخلت کی اور مجھے سِکھایا کہ یہ اُس کا روح القدس ہی ہے جو ناممکن کو ممکن کرتا ہے۔

جب کبھی یہ لڑکا آسمان پر ہو گا تو مجھے یہ پتا ہو گا کہ خدا اسے یہاں کیسے لے کر آیا ہے۔ جب میری عقل مجھے جواب دے گئی اور آخر کار میں اس بات کو سمجھ پایا کہ میں اس کی رہنمائی کرنے کے قابل نہیں ہوں تب خدا نے اپنے کام کا آغاز اُس پر کیا۔ ایسا دیکھ کر مجھے حوصلہ ملا کہ خدا کی نظر میں کوئی بھی نا اُمیدی والی وجوہات ہر گز نہیں ہیں۔

دُعا: اے آسمانی باپ، یسوع کی اس اہم دعوت کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں جو اُس نے روح القدس کے بارے میں کی ہے۔ روح القدس کی کمی کی وجہ سے ہونے والی ناکامی کے لیے مجھے افسوس ہے۔ مجھے الٰہی مدد کی ضرورت ہے تا کہ مسیح میری زندگی میں جلال پا سکے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ روح القدس میرے کردار کو تبدیل کر سکتا ہے اور مجھے خدا کی بادشاہی کے قابل بنا سکتا ہے۔ جو کچھ میں ہوں یا رکھتا ہوں، مکمل طور پر تیرے سپرد کرتا ہوں۔ مجھے قبول کرنے اور اپنی برکات عطا کرنے کے لیے میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ روح القدس کے بارے میں جانکاری میں بڑھوتری میں میری مدد فرما۔ آمین۔

باب نمبر 2

ہماری مشکلات کا مرکز!

کیا ہماری مشکلات کی کوئی روحانی وجہ ہے؟
کیا یہ وجہ روح القدس کی کمی ہے؟

کمی کی وجوہات

بائبل کا جواب ہے کہ: ''تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِسلئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو (جسمانی ذہنیت کے مطابق، رومیوں 8:5-7)، تاکہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو'' (یعقوب 4:2-3)۔ ہمارا خداوند یسوع ہمیں محبت بھرے اور پُر اصرار طور پر روح القدس کے لیے درخواست گزاری کرنے کی دعوت دیتا ہے (لوقا 11:9-13)۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں ایسا مسلسل کرنا چاہیے۔ تیسرے باب میں ہم مزید گہرائی سے اس کے بارے میں دیکھیں گے۔

''اُنہوں نے مسیح کے بارے میں بات کی مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اُنہوں نے اپنے روح کو الٰہی ایجنسیوں کی رہنمائی اور کنٹرول میں پیش نہ کیا'' (The Desire of Ages, p. 672)

ہم کچھ عرصہ تک بیداری کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اس کی بہت قدر ہوتی ہے۔ ای جی وائیٹ نے کہا: ''یہ روح القدس کا بپتسمہ ہی ہے جس کی آج کلیسیاؤں کو اشد ضرورت ہے۔'' (Manuscript Releases, Vol.7, p.267) ہم روح القدس کے تحفہ کے لیے بھوکے اور پیاسے کیوں نہیں ہوتے، چونکہ ہمیں روح القدس حاصل کرنا ہے کیا اس کا یہی مقصد ہے؟ ہم اس کے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے، اس کے بارے میں دُعا نہیں کرتے، اس کے بارے میں منادی کیوں نہیں کرتے؟''

(Testimonies for the Church, Vol.8, p.22)

یہ اچھی بات ہے کہ ہم بیداری کے لیے دُعا کریں مگر ہمیں صرف اسی کے لیے ہی دُعا نہیں کرنی بلکہ اس کی بجائے جیسے کہ مارک فنلے کہتا ہے کہ یہ اس طرح ہوتا ہے: ''جب ہم بیداری کے لیے بائبل کے کاموں کو عملی طور

پر اپناتے ہیں''(ہمیں پھر سے بیدار کر، صفحہ نمبر 25)۔اپنی ذاتی بیداری کے لیے قدم اُٹھانے کے لیے کیا میں آپ کو دعوت دے سکتا ہوں؟ بہت سے لوگوں کے لیے یہ عمل مزید طاقتور اور بھر پور زندگی کے طرف رہنمائی کرے گا۔

اس کے ساتھ شروع کرتے ہوئے ہم اس مشکل کا جائزہ لینا چاہیں گے۔ہم اسے گہرے طور پر کریں گے ورنہ پھر ایک خطرہ ہوسکتا ہے وہ یہ کہ ہم تبدیلی کو نہ ہی لازمی اور نہ ضروری سمجھیں گے۔اس کے بعد ہم خدا کی طرف سے دیئے گئے حل کو دیکھنا چاہیں گے جو ہمیں حیران کُن طور پر برکت کی پیشکش کرتا ہے اور بالآخر ہم اسے کیسے اپنے اوپر لاگو کر سکتے ہیں اور اس کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

روح القدس کی کمی کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا کہ جو کچھ ہم نے کیا یا کر رہے ہیں، فضول ہے۔بہت اچھے منصوبے اور پروگرام ہوتے ہیں۔خداوند نے یقینی طور پر ہماری انسانی کوششوں کو برکت دی ہے۔مگر اس کے نتائج کتنے بڑے ہوتے ہیں اور اس کی حالت کتنی بہتر ہوسکتی، جب ہم حقیقی طور پر زندگی گزارتے یا روح القدس کے ساتھ گہرائی سے زندگی گزارتے ہیں، یہ صرف خدا ہی جانتا ہے۔

یہ اس سمت میں جا چکا ہے اور جیسے کہ ہینری ٹی. بلیک بے، نے بیان کیا ہے اس سمت جائے گی:

☆ ''وہ (خُدا) اُن لوگوں کے لئے جو اپنے آپ کو اُس کے لئے وقف کرتے ہیں، چھ سال میں اُس سے زیادہ کر سکتا ہے جو ہم اُس (خُدا) کے بغیر ساٹھ سال میں کرتے ہیں''۔

خدا کی رہنمائی کے تحت فوری طور پر صحیح راستہ پر جانے کا یہ سوال ہے اور اس کے بہت اعلیٰ اثرات (مرتب) ہوتے ہیں۔یہ اس وجہ سے ہوتا ہے جب آپ روح القدس سے معمور ہوتے ہیں۔

مثال: کسی کے پاس یہ پیغام ہوتا ہے۔اُس نے اُس کو لوگوں تک پہنچا دیا ہے، ہوسکتا ہے کہ کوئی بھی نہیں، چند ایک، بہت زیادہ یا پھر سبھی اُس پیغام کو قبول کر لیتے ہیں۔اگر بہت سے لوگ یا سبھی اس پیغام کو قبول کر لیں اور اس کو عملی طور پر اپنا لیں تو اس کے اثرات بہت اعلیٰ ہوتے ہیں۔یہی کچھ روح القدس مہیا کرتا ہے۔

لوگوں کے تین گروہ اور خدا کے ساتھ اُن کے ذاتی تعلقات

خدا کا کلام لوگوں کے خدا کے ساتھ ذاتی تعلقات کی بنا پر اُن کو تین گروہوں میں تقسیم کرتا ہے۔ان میں سے ہر ایک گروہ میں مختلف تبدیلیوں کا انحصار وراثتی طور پر تربیت، کردار، کسی کی خود کی تربیت، عمر، ثقافت، تعلیم وغیرہ ہوتا ہے۔مگر ان سب کے باوجود خدا کے متعلق صرف تین بنیادی رویہ جات ہوتے ہیں:

- بنا تعلق کے۔۔بائبل اس طرح کے شخص کو نفسانی کہتی ہے۔
- مکمل، حقیقی تعلق۔۔بائبل اس طرح کے شخص کو روحانی کہتی ہے۔
- منقسم یا مکار تعلق۔۔بائبل اس طرح کے شخص کو جسمانی یا نفسانی پکارتی ہے۔

یہ الفاظ، ''فطرتی''، ''روحانی'' اور ''نفسانی'' کا جائزہ اس طور پر بائبل مقدس میں نہیں پیش کیا جاتا۔یہ عام طور پر کسی شخص کے خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کو پیش کرتے ہیں۔

ان تین گروہوں کا 1 کرنتھیوں 2:14-16 اور 2 کرنتھیوں 3:1-4 میں ذکر ہے۔اس وقت ہم صرف انسان کے فطرتی پہلو کے موضوع پر بات کریں گے۔ یہ اس دُنیا میں رہتا ہے۔کلیسیا میں پائے جانے والے ان دونوں گروہوں پر جلدی سے ڈالی جانے والی ایک نظر سے ہم یہ بات محسوس کر سکیں گے کہ یہ مسئلہ اصل میں کہاں پوشیدہ ہے۔سب سے اہم غور طلب بات یہ ہے کہ آپ کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اس طرح ہمارا اپنے آپ کا جائزہ لینا یا ہمیں خود سے اپنا جائزہ لینے میں بھی مدد کرتا ہے۔ہم اپنی خود کی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہتے ہیں نہ کہ دوسروں کی زندگیوں کا۔

ایک گروہ یا دوسرے گروہ میں شمولیت کے بارے میں کیا اُصول ہوتے ہیں؟ ہم اس بات کو تسلیم کریں گے کہ ان تمام تینوں گروہوں میں مقام کا تعلق کسی کے اپنے ذاتی طور پر روح القدس کے ساتھ تعلق کے ساتھ ہوتا ہے۔

فطرتی انسان

''مگر نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبُول نہیں کرتا کِیُونکہ وہ اُس کے نزدِیک بے وُقُوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سَمَجھ سکتا ہے کِیُونکہ وہ رُوحانی طَور پر پرکھی جاتی ہیں'' (1 کرنتھیوں 2:14)۔

فطرتی انسان کا روح القدس کے ساتھ بالکل بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ اس دُنیا میں تو رہتا ہے مگر وہ خدا کے متعلق ہرگز نہیں جانتا یا پھر وہ خدا کے متعلق صرف تھوڑا سا ہی جانتا ہے۔

کلیسیا میں روحانی اور نفسانی

یہ دونوں گروہ زیادہ تر 1 کرنتھیوں 2 اور 3 باب کی طرح رومیوں 8:1-17 اور گلتیوں 4 اور 6 باب میں متعارف کروائے جاتے ہیں۔ہمیں اس بات پر دھیان رکھنا ہے کہ ان دونوں گروہوں کا روح القدس کے ساتھ

تعلق اس بات کی گواہی ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ خدا نے اس پر شرط عائد کر دی ہے کہ روح القدس آسمان سے رابطے کے لیے واحد ذریعہ ہے۔ (''زمانوں کی اُمنگ'' صفحہ نمبر 322؛ متی 12:32) ''روح القدس کے اثر میں دل کو کھولنا ہوگا ورنہ خدا کی برکات حاصل نہیں کی جا سکیں گی۔'' (Steps to Christ, p.69)

روحانی کلیسیائی ممبر

آیئے 1 کرنتھیوں 2:15-16 کو پڑھیں:

''لیکن رُوحانی **شخص** سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خُود کِسی سے پرکھا نہیں جاتا۔ خُدا کی عقل کو کِس نے جانا کہ اُس کو تعلِیم دے سکے؟ (یسعیاہ 40:13) **مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔''**

روحانی شخص حقیقی مسیحی ہوتا ہے۔ اُسے ''روحانی'' پکارا جاتا ہے کیونکہ وہ روح القدس سے معمور ہوتا ہے۔ یہاں پر بھی روحانی شخص کے طور پر روح القدس کے ساتھ تعلق کا ایک معیار ہوتا ہے۔ اُس کا روح القدس کے ساتھ اچھا اور ترقی کرتا ہوا تعلق ہوتا ہے۔ یسوع ''اُس کی زندگی کا مرکز'' ہوتا ہے؛ بعض اوقات ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یسوع ہمارے دل کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ روحانی شخص نے لازمی اور کامل طور پر اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کر دیا ہوتا ہے اور عام اُصول کے مطابق اُس کے ہر صبح اپنے آپ کو اور جو کچھ اُس کا ہے یا جو کچھ وہ رکھتا ہے وہ سب یسوع کے سپرد کر کے وہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ لودیکیہ کی کلیسیا کو پیغام میں اُن کو ''گرم'' دس کنواریوں کی تمثیل میں ان کو ''عقلمند'' پکارا جاتا ہے۔ رومیوں 8:1-17 اور گلتیوں 5 میں اس کے بارے میں مزید بیان کیا گیا ہے۔ وہ ''کثرت'' کی زندگی (یُوحنا 10:10) یا جیسے کہ پولس اسے بیان کرتا ہے: ''تاکہ تُم خدا کی معموری تک معمور ہو جاؤ۔'' (افسیوں 3:19؛ کلُسیوں 2:9)

جسمانی کلیسیائی ممبر

کوئی شخص تھوڑے عرصے یا بہت سالوں تک کلیسیا کا رُکن ہوسکتا ہے مگر پھر بھی وہ جسمانی ممبر ہی رہتا ہے۔اگرآپ یہ جان کر حیران ہوئے ہیں کہ آپ بھی ایک جسمانی شخص ہیں تو اس بارے میں پریشان مت ہوں بلکہ اس کے برعکس خوش ہو جائیں کیونکہ آپ اس کو فوری طور پر تبدیل کرنے کا ذریعہ رکھتے ہیں۔روح القدس کے ذریعے آپ زندگی بھر بڑی خوشی کا تجربہ کریں گے۔ میں اس بات پر قائل ہوں کہ زیادہ تر نفسانی مسیحی انجانے میں اس حالت میں مبتلا ہوتے ہیں اور وہ اپنے ایمان کا زیادہ تجربہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔بعض اوقات اُن کی لاعلمی میں اُن کا اپنا قصور نہیں ہوتا۔غور کریں: آپ روح القدس کے ذریعے مسیح میں عمر بھر ایک بڑی خوشی کا تجربہ حاصل کریں گے۔(یسوع یوحنا15:11 میں بیان کرتے ہیں ''مَیں نے یہ باتیں اِس لئِے تُم سے کہی ہیں کہ میری خُوشی تُم میں ہو اور تُمہاری خُوشی پُوری ہو جائے'')۔اس تبدیلی کے ذریعے قدم بہ قدم آپ کثرت کی زندگی کا تجربہ حاصل کریں گے(یوحنا10:10 میں یسوع بیان کرتے ہیں) اور آپ کے پاس ہمیشہ کی زندگی کے لیے ایک بہت اچھی اُمید ہوگی۔

دُعا: آسمانی باپ، مجھے اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنے کے قابل بنا۔اگر میں ایک نفسانی مسیحی ہوں تو مجھے اس کو اچھی طرح سمجھنے میں میری مدد فرما۔مجھے اُن تمام باتوں کے لیے رضامند بنا جن سے تُو خوش ہوتا ہے۔مہربانی فرما کر ایک خوش باش مسیحی زندگی، کثرت اور ہمیشہ کی زندگی کی طرف میری رہنمائی فرما۔مہربانی فرما کر میرے دل کو تازگی بخش دے۔شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری دعا کا جواب دے دیا ہے۔آمین

آئیں نفسانی کلیسیائی ممبر کے بارے میں جو کچھ پولس رسول نے 1 کرنتھیوں3:1-4 میں بیان کیا ہے اُسے پڑھیں: ''اور اَے بھائیو! مَیں تُم سے اُس طرح کلام نہ کرسکا جِس طرح رُوحانیوں سے بلکہ جَیسے جِسمانیوں سے اور اُن سے جو مسیح میں بچّے ہیں۔ مَیں نے تُمہیں دُودھ پِلایا اور کھانا نہ کھِلایا۔کیُونکہ تُم کو اُس کی برداشت نہ تھی بلکہ اَب بھی برداشت نہیں۔کیُونکہ ابھی تک جِسمانی ہو۔اِس لئِے کہ جب تُم میں حسد اور جھگڑا ہے تو کیا تُم جِسمانی نہیں ہُوئے اور اِنسانی طرِیق پر نہ چلے؟ اِس لئِے کہ جب ایک کہتا ہے کہ مَیں پَولُس کا ہُوں اور دُوسرا کہتا ہے کہ مَیں اپلّوس کا ہُوں تو کیا تُم اِنسان نہ ہُوئے؟''

کیا آپ یہاں پر واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ اس گروہ میں شامل ہونے والے کے لیے روح القدس کے

ساتھ ذاتی تعلق کا معیار ہے؟ ان چند آیات میں پولس رسول چار مرتبہ واضح کرتا ہے کہ وہ نفسانی ہیں۔ نفسانی ہونے کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ: یہ انسان جسمانی قوت میں زندگی بسر کرتا ہے؛ اُس کی یہ قوت اور اہلیت ایک عام شخص کی طرح ہوتی ہے۔ مزید برآں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روح القدس سے معمور نہیں ہے یا پھر مناسب طور پر روح القدس سے بھرپور نہیں ہوتا۔

کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس طرح کے لوگوں کا گروہ یہ ہے جو گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر یہ تو صرف اس گروہ کے کئی کاموں میں سے ایک کام کا عکس ہی ہوتا ہے۔ میں دوبارہ سے اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ان گروہوں کے مابین کافی زیادہ فرق پائے جاتے ہیں۔

پولس نفسانی لوگوں کو ’’پیارے بھائیو‘‘ کے طور پر مخاطب کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلیسیائی ممبران سے بات کررہا تھا۔ پولس اُن سے ’’روحانی لوگوں کی طرح‘‘ مخاطب نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: وہ روح القدس سے معمور نہ تھے یا پھر وہ مناسب طور پر روح القدس سے بھرپور نہ تھے۔ اُس کو اُن سے ’’مسیح میں شیرخوار بچوں کی طرح‘‘ مخاطب ہونا پڑا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایمان میں جتنے ترقی یافتہ ہونے چاہییے تھے نہ تھے۔ کسی شخص کو بائبل کا کافی علم ہوسکتا ہے مگر وہ پھر بھی روحانی طور پر ترقی نہیں کرتا۔ روحانی ترقی کے لیے ہمیں اپنے آپ کو مکمل طور پر مسیح کے وفادار اور روح القدس میں مسلسل زندگی گزارنے والا ہونا چاہیے۔

بہت سے جسمانی مسیحی غیر مطمئن، مایوسی، بے مقصدیت یا پھر وہ اپنی روحانی زندگی میں کی جانے والی مسلسل کوشش کو محسوس کرتے ہیں۔

دوسرے جسمانی مسیحی اس طرح کے عادی ہوسکتے ہیں یا پھر وہ اپنی اس حالت میں مطمئن محسوس کرتے ہوں گے۔ وہ یہ کہتے ہوں گے؛ ’ہم تو صرف گناہگار ہیں! ہم تو اس بارے میں کچھ بھی نہیں کرسکتے۔‘

پھر دوسرے نفسانی مسیحی جوشیلے ہوسکتے ہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں کہ وہ بائبل کی سچائیوں سے واقفیت رکھتے ہیں۔ نفسانی کلیسیائی ممبران بہت سرگرم ہوسکتے ہیں اور یہاں تک کہ وہ اپنی مقامی کلیسیاؤں میں یا کلیسیائی انتظامیہ کے طور پر رہنمائی کے عہدوں پر بھی فائز ہوسکتے ہیں۔ وہ خدا کے لیے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔

متی 7:22-23: ’’اُس دِن بہتیرے مُجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبُوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بَدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے نام سے بہُت سے مُعجِزے نہیں دِکھائے؟ اُس

وقت میں اُن سے صاف کہہ دُوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفِیت نہ تھی اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاوٗ۔‘

مسئلہ کہاں ہے؟ یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ اُن کو نہیں جانتا۔ اُن کا یسوع کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ اُن کا تعلق جھوٹا ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اُن میں حقیقی وفاداری نہ ہو یا پھر اس کو برقرار نہ رکھا گیا ہو۔ یسوع اُن کے دلوں میں روح القدس کے ذریعے نہیں رہتا۔ اس لیے اُن کا مسیح کے ساتھ ذاتی تعلق نہیں ہوتا۔ ’’اُن کا مسیح کے ساتھ تعلق ظاہری ہوتا ہے۔۔۔۔‘‘ (The Desire of Ages, p.676)۔ یسوع آپ میں کب نہیں ہوتا؟ میں نے اس کے متعلق کچھ سنجیدہ الفاظ پڑھے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں اُن کو واضح کروں میں یہ بات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اپنی زندگی کو روح القدس کے ساتھ گزاریں تو ہم مندرجہ ذیل باتوں سے آزاد ہو سکتے ہیں:

’’یسوع کی روح کے خلاف روح اُس کا انکار کر دے گی چاہے کوئی بھی اُس کا پیشہ کیوں نہ ہو۔ آدمی بُرا بولنے، بے وقوفانہ بات چیت، ایسے الفاظ بولنے سے جو سچے نہ ہوں یا مہربانہ نہ ہوں اُن کو بولنے سے مسیح کا انکار کر سکتے ہیں۔ زندگی کے بوجھ سے بچنے کے لیے، گناہگارانہ خوشی کی خاطر وہ اُس کا انکار کر سکتے ہیں۔ وہ دُنیا کے آرام کی خاطر، غیر مہذب رویہ، خود کی رائے سے محبت، اپنے طور پر انصاف پسند ہونے، شک کو بڑھانے، پریشانیوں کو مول لینے، اور تاریکی میں پرورش پانے سے اُس کا انکار کر سکتے ہیں۔ **ان تمام طریقوں سے وہ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ مسیح اُن میں نہیں ہے۔**‘‘ (The Desire of Ages, p.349)

خدا کے فضل سے یہ جلدی سے تبدیل ہوسکتا ہے۔ ہم دوبارہ اس موضوع کی طرف چوتھے اور پانچویں باب میں آئیں گے۔

اپنی زندگیوں کی سپردگی اور خدا کے ساتھ وفاداری کیوں اہم ہے؟

خدا کا کلام فرماتا ہے کہ: ’’پَس اَے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بَدَن اَیسی قُربانی ہونے کے لِئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یِہی تُمہاری معقُول عِبادت ہے۔‘‘ (رومیوں 12:1)

’’خدا چاہتا ہے کہ ہمیں جال سے آزاد کر کے (ہماری انا اور گناہ کے جال سے) صحت بخشے۔ لیکن اُس کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم میں پوری پوری تبدیلی ہو، ہماری پوری فطرت بالکل ہی بدل جائے اور ہم اپنے تئیں مکمل طور پر خدا کے سپرد کر دیں۔‘‘ (تقرب خدا، صفحہ نمبر 43)

ہماری انا، ناراضگی، حسد، بُرا محسوس کرنا وغیرہ ہوتی ہے۔ خدا ہمیں ایسے رویوں سے آزاد کرنا چاہتا ہے۔
''وہ (خدا) ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے تیئں اُسے سونپ دیں تا کہ وہ ہم میں اپنی مرضی پوری کرے۔ اب اس کا انحصار ہم پر ہے کہ چاہے تو ہم گناہ سے آزاد ہو کر اُس کے فرزند بن جائیں، اور جلالی آزادی حاصل کر لیں اور یا پھر ایسا نہ کریں۔'' (تقربِ خدا، صفحہ نمبر 43)

''پَس اَے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بَدَن اَیسی قُربانی ہونے کے لِئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یہی تُمہاری معقُول عِبادت ہے۔''

خدا ہماری بنیادی وفاداری کا جواب نئی پیدائش کے ساتھ دیتا ہے (یوحنا 3:1-21)۔ اس کے بعد اپنے آپ کو اُس کے سپرد ہی رکھنا ہوتا ہے (یوحنا 15:1-17)۔ ہم مزید اس کے بارے میں تیسرے باب میں بات کریں گے۔

موریس وینڈن اپنی زندگیوں کو خدا کے سپرد کرنے کے بارے میں بیان کرتا ہے:

جزوی طور پر تائب دِلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ اِس طرف ہو سکتے ہیں یا اُس طرف ہو سکتے ہیں۔ درمیان کوئی راستہ نہیں ہے۔

روزمرہ سپردگی کے بارے میں ایلن جی وائیٹ بیان کرتی ہیں:

صرف وہی مسیح کے ہم خدمت بنیگے جو کہیں گے اے خُداوند جو کچھ میں ہوں اور جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے، وہی خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں کہلائیں گے۔ (The desire of ages p.623)

پس کوئی شخص کلیسیا میں ہوتے ہوئے بھی کھویا ہوا ہو سکتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے! (دس کنواریوں کی تمثیل اور لودیکیہ کی کلیسیا کو پیغام بھی اس بات کو بیان کرتا ہے)۔

جسمانی مسیحیت کی پہچان کرنا اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟

چونکہ ایک جسمانی شخص کی زندگی ''مذہب'' سے بھرپور ہوتی ہے، وہ اس بات کو محسوس نہیں کرتا کہ اُس میں کسی اہم بات کی کمی پائی جاتی ہے یعنی: خدا کے ساتھ ایک اہم اور بچانے والا تعلق۔ اگر مسیح کو اپنی پوری زندگی پر حکمرانی نہ کرنے دی جائے تو وہ دروازہ پر کھڑا ہوا دستک دیتا رہتا ہے (مکاشفہ 3:20)۔ اور وہ کہتا ہے: اگر اس میں تبدیلی نہ ہوگی تو میں اُس کو منہ سے نکال پھینکوں گا۔

اوراس کے علاوہ کوئی چیز اس بارے میں کردارادانہیں کرتی ہے۔اپنے عقائد کی مضبوطی کے ذریعے جن کی بنیاد بائبل پر ہوتی ہے ان سے ہم مضبوط تبدیلی حاصل کر سکتے ہیں۔(اسی وقت پھر بھی ہم اپنے مستقبل کے بارے میں روشن خیال بھی رہنا چاہتے ہیں)۔ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہم سچائی پر ایمان رکھتے ہیں؛ یہ بات اثر انداز ہوتی ہے۔ ہمارے پاس بہت اچھی آگاہی ہے۔ہم اچھی باتوں کے بارے میں کہتے ہیں۔یہی وہ بات ہے جوجسمانی کی شناخت کرنے میں مشکل پیدا کرتی ہے۔اگر میں کبھی روح القدس کے ساتھ ہونے والی زندگی گزاروں تو کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟اگر نہیں تو کیا میں اس میں کوئی تبدیلی دیکھ سکتا ہوں؟

ایک پادری صاحب نے لکھا: ''مجھے ایک بہن کی فون کال آئی جو پچھلے 40 دِنوں سے دُعا میں حصہ لیتی تھی۔(40روز دُعا کے بارے میں خاص طور پر باب نمبر 5 میں درج ہے)۔اُس نے کہا کہ اس سے اُس کی زندگی تبدیل ہوگئی۔ **وہ اس بات پر حیران تھی کہ اُس کی روحانی زندگی میں مکمل طور پر جس چیز کی کمی تھی، وہ روح القدس ہے۔** میں خواہش کرتا ہوں کہ آپ اس کی گواہی کوسُن پاتے۔اُس نے کہا کہ اُس نے پہلی مرتبہ اپنی زندگی میں اس بات کومحسوس کیا کہ اُس کا خدا کے ساتھ تعلق ہے......۔دوسروں نے پہلے ہی اُس کی زندگی میں اس تبدیلی کومحسوس کرلیا تھا۔''ہم اس بات کو دیکھ سکتے ہیں کہ کوئی انسان اپنے میں کسی بات کی کمی کو دیکھ سکتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ اصل میں ہے کیا۔بہت سے لوگ مزید حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اسے کیسے حاصل کریں۔

میں شکرگزار ہوں کہ 1 کرنتھیوں3:1-4 میں لفظ''ابھی'' تین بار استعمال کیا ہے۔''کیونکہ ابھی تک جسمانی ہو۔''اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک جسمانی انسان کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ روحانی بن جائے۔ کسی کوبھی جسمانی ہی نہیں رہنا چاہیے۔چونکہ وہ کلیسیا میں ہے اس لیے اُس کے پاس اس بات کومحسوس کرنے اور تبدیل کرنے کا اچھا موقع ہوتا ہے۔آپ کیسے روحانی بن سکتے ہیں اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے۔

ایک دوسرا عنصر جو غور طلب ہے وہ حسد اور جھگڑا ہے یا جیسے کہ یوں بیان ہے کہ:''تُم میں حسد اور جھگڑا ہے۔'' یہ رویہ پولس رسول ثابت کرتا ہے کہ جسمانی کلیسیائی ممبران خدا کے روح میں زندگی نہیں گزار رہے بلکہ اس کی بجائے وہ جسمانی طور پر عمل کر رہے ہیں، جیسے کہ دوسرے لوگ کر رہے ہیں۔ وہ فطری لوگوں کی طرح عمل کرسکتے ہیں؛ اس کے باوجود وہ مذہبی لبادہ میں لپٹے ہوتے ہیں۔کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا میں پائی جانے

والی پریشانیاں جسمانی ذہنیت والے ممبران کی بدولت ہوتی ہیں؟(یہوداہ آیت19 دیکھیں) یسوع کے وقت میں کیا فریسی اور صدوقی ایک دوسرے کے حریف نہیں بنے ہوئے تھے؟ اس کا مطلب ہے کہ ماضی میں پہلے ہی بات چیت اور آزادی/ترقی کے مابین مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک گروہ بہت خاص تھا جبکہ دوسرا باتوں کو آسان سمجھتا تھا۔ مگر دونوں اس بات پر قائل تھے کہ اُن کے پاس بائبل کی حقیقی وضاحت اور طریقہ کار موجود ہے۔ مگر یسوع نے ہمیں یہ بات دکھائی ہے کہ دونوں گروہ ہی جسمانی تھے، مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں ہی روح القدس سے خالی تھے۔ یہی بات آج کے لیے بھی ممکن ہے۔ قدامت پسند مسیحی بھی جسمانی مسیحی ہو سکتے ہیں۔

بدقسمتی سے لوگ آج ''قدامت پرستی یا مذہبی آزادی/ترقی'' کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دکھائی دینے والا شخص اچھا دکھائی دیتا ہے۔ تاہم بائبل کے ''جسمانی اور روحانی'' تناظر میں ہمیں روحانی چھان بین کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی بھلائی کے لیے ہمیں یہ کرنا چاہیے۔ توجہ کریں کہ ہمیں گلتیوں6:7-8 میں جو کچھ واضح طور پر بتایا جا رہا ہے:

''......کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لِئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو رُوح کے لِئے بوتا ہے وہ رُوح سے ہمیشہ کی زِندگی کی فصل کاٹے گا۔''

جسمانی شخص یسوع کی پیروی کرنا چاہتا ہے اور اُس کو خوش کرنا چاہتا ہے مگر وہ مکمل طور پر اپنی زندگی کو یسوع کے سپرد نہیں کرتا یا اگر اُس نے ایسا کیا بھی ہوتا ہے تو کسی وجہ سے آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے ہٹتا جاتا ہے۔ (گلتیوں3:3؛ مکاشفہ2:4-5) اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ انجانے میں خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا چاہتا ہے اور اُس کی اپنی خواہشات بھی ساتھ ساتھ ہی رہتی ہیں۔ مگر اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ بالآخر وہ اپنی زندگی خود کے ہاتھوں میں اُٹھائے پھر رہا ہوتا ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ، اُس کے سینے میں دو روحیں ہوتیں ہیں۔ کیا ایسی صورتحال میں خدا روح القدس کو بھیج سکتا ہے؟ یعقوب4:3 اس بارے میں جواب دیتا ہے: تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اسلئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو۔'' میں اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جسمانی رویہ سے مانگنا۔ کیا اس طرح کی درخواست کے جواب سے صرف غرور میں اضافہ نہیں ہوگا؟ اسی طرح یہ کلیسیائی ممبر عام انسانی قوت اور اہلیت کے زیرِ اثر زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ مکاشفہ3:16 میں اس کو ''نیم گرم'' اور متی25 میں ''بے وقوف'' پکارا جاتا ہے۔

یسوع جسمانی کلیسیائی ممبران کو نیم گرم کیوں پکارتا ہے؟

ایسے کیوں ہوتا ہے کہ بہت سے مسیحیوں میں روح القدس کے ساتھ ہونے والے تجربے کی کمی ہوتی ہے؟اس سوال کے جواب کے لیے پہلے تو ہمیں لودیکیہ کے بارے میں جائزہ لینا ہوگا۔یسوع نے لودیکیہ کی کلیسیا کے ایمانداروں کو کیوں نیم گرم پکارا؟ اُس نے ہمیں واضح اشارہ دیا ہے کہ:''دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں''(مکاشفہ 3:20)۔اُن ایمانداروں کی زندگیوں میں یسوع مرکزی حیثیت نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی بجائے باطنی۔وہ دروازہ کے باہر کھڑا تھا۔وہ اندر کیوں نہ آیا؟ کیونکہ اُس کو دعوت نہیں دی گئی تھی۔وہ مجبور نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمارے چناؤ والے فیصلے کی قدر کرتا ہے۔

ایماندار یسوع کو دروازہ کے سامنے باہر ہی کیوں رہنے دیتے ہیں؟اس کے مختلف اسباب اور وجوہات ہوتیں ہیں۔کچھ تو اپنی روحانی زندگیوں میں صرف اپنی خالصتاً ذہانت اور فہم کے ہوائی جہاز پر ہی سوار رہتے ہیں جیسے کہ نیکدیمس فریسی،اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ حقیقت میں مسیحی زندگی ہے کیا۔(یوحنا 3:1-10 کے ساتھ مقابلہ کریں)۔دوسروں کے لیے شاگردیت کی ''قیمت'' بہت زیادہ ہوتی ہے،اس کے لیے اُنہیں بہت کچھ چھوڑنا ہوگا، جیسے کہ ''امیر دولتمند نوجوان'' تھا(متی 19:16-24 کے ساتھ مقابلہ کریں)۔یسوع کی پیروی کے لیے خودی کا انکار اور اپنی زندگی کو تبدیل کرنا(متی 16:24-25 کے ساتھ مقابلہ کریں)اور اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کرنا(رومیوں 12:1)ہوتا ہے۔یسوع کو باہر ہی رہنے دینا نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہوسکتا ہے،یعنی ذاتی طور پر یسوع کے ساتھ رفاقت میں نامناسب وقت۔

میں دہراتا ہوں:نیم گرم ہونے کا سبب مکاشفہ 3:20 میں اس طرح ہے:''دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا ہوں''۔یسوع اُن کی زندگیوں کا مرکز نہیں ہے بلکہ اس کی بجائے باطنی طور پر ہی ہے یا ایک طرف ہی رکھا گیا ہے۔اس لیے نیم گرم پن کا تعلق مسیح کے ساتھ ذاتی تعلق کے ساتھ ہوتا ہے۔انسان کا دوسرے شعبوں میں نیم گرم پن بالکل بھی قابلِ برداشت نہیں ہوتا۔

ایک مثال:کوئی شخص اپنی چھٹیوں پر کافی زیادہ صرف کرسکتا ہے اور اسی وقت وہ اپنی بیوی کو نظر انداز کرسکتا ہے۔وہ اپنے کام کے ساتھ وفادار ہے مگر وہ اپنی شادی شدہ زندگی میں نیم گرم رویہ رکھتا ہے۔کوئی شخص ایک وفادار کلیسیائی ممبر،ایک وفادار کلیسیائی رہنما یا پاسبان یا صدر ہوسکتا ہے مگر وہ بھی یسوع کے ساتھ اپنے تعلق میں نیم

گرم ہوسکتا ہے۔ انسان اپنے بہت سے کاموں کو پورا کرنے میں اتنا زیادہ مصروف ہوجاتا ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔ **یہ نیم گرم پن یسوع ختم کرنا چاہتا ہے۔** یہ افسوس والی بات ہے کہ انسان اپنے خدا کے کام میں اتنا مصروف ہوجائے (کلیسیا اور مشن کے کام میں) کہ وہ کام والے خداوند کو بھول ہی جاتا ہے۔

دس کنواریوں کی تمثیل

روحانی اور جسمانی **کلیسیائی ممبران** کے لحاظ سے یسوع کی دس کنواریوں والی **تمثیل** ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

- سبھی 10 کنواریاں تھیں
- سب کے پاس خالص بائبل کے عقائد موجود تھے
- سب کے پاس مشعلیں تھیں
- سب کے پاس بائبل تھی
- سبھی دولہا کے استقبال کو گئیں
- سبھی آمدِ ثانی کی منتظر تھیں
- سبھی سو گئیں
- سب نے آواز سُنی اور اُٹھیں
- سبھی نے اپنی مشعلوں کو تیار کیا
- سبھی کی مشعلیں جل رہی تھیں
- اُن میں سے پانچ نے یہ دیکھا کہ اُن کے مشعلیں بُجھنے لگیں تھیں

ان سبھوں نے اپنی مشعلوں کو تیار کیا تھا اور **تمام مشعلیں جل رہی تھیں؛ مگر جلتی ہوئی مشعلوں کو تیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایندھن استعمال ہو چکا تھا۔** کچھ ہی دیر بعد اُن میں سے پانچ نے دیکھا کہ **اُن کی مشعلیں بُجھنا شروع ہوگئیں ہیں۔** بے وقوف کنواریوں کی مشعلیں جو کہ صرف تھوڑے عرصے تک ہی جلتی رہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے پاس روح القدس بس تھوڑا سا ہی تھا۔ مگر یہ اُن کے لیے کافی نہ تھا۔ تیل بہت تھوڑا تھا۔ **صرف یہی ایک فرق تھا۔**

جب وہ پانچوں واپس آئیں اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو یسوع نے جواب دیا: **''میں تُم کو نہیں جانتا۔''** وہ تیل، روح القدس کو حاصل کرنے میں بہت زیادہ لیٹ ہوگئیں۔ دروازہ بند ہی رہا۔

یسوع اس بات کو بیان کرتا ہے کہ اُس کے ساتھ ہمارا ذاتی تعلق رُوح القدس کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہر کوئی جو روح القدس کی رہنمائی کے لیے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا اُن کو یسوع نہیں جانتا۔ رومیوں 8:8-9 میں بیان کیا جاتا ہے کہ: ''اور جو جسمانی ہیں وہ خُدا کو خُوش نہیں کر سکتے...... مگر جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں۔''

دراصل ہم روح القدس کے ذریعے ہی یسوع کے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے ہیں۔ 1 یوحنا 3:24 میں بیان ہے: ''اور جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے اور اِسی سے **یعنی اُس رُوح سے**

جواُس نے ہمیں دِیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے مجھے یقین ہے کہ میں روح القدس سے معمور ہوں تو اسی وقت یہ بھی یقین دہانی ہے کہ یسوع اور وہ مجھ میں ہیں۔

یہ ایک بہن کا تجربہ ہے جس نے 40 روز دُعا میں حصہ لیا۔ اُس کی زندگی میں روح القدس کی موجودگی کے ذریعے اُس نے خدا کے ساتھ اپنے تعلق کے تجربے کو بالکل ہی مختلف انداز سے کیا اور دوسروں نے اُس کی زندگی میں یہ تبدیلی دیکھی۔ جنوبی جرمنی سے ایک بہن نے مندرجہ ذیل الفاظ اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد لکھے ''اکٹھے کتاب، 40 روز، دوسری آمد کے لیے تیاری کے لیے دُعائیں اور پیغامات' جو کہ ڈینس سمتھ کی جانب سے لکھا گیا اور یہ کتابچہ اُس کی زندگی میں ایک عظیم اور لمبے عرصے تک برکت والا بن گیا۔ جیسے دوسرے کلیسیائی ممبران اور ہماری کلیسیا کی بہن کی طرف سے تجربہ کیا گیا اسی طرح ہماری زندگیوں میں کسی نہ کسی بات کی ہمیشہ سے ہی کمی تھی اور اب ہمارے پاس یہ تجربہ کرنے کا موقع ہے کہ یسوع ہماری زندگیوں میں کیسے داخل ہوا ہے اور ہم میں تبدیلی شروع ہو چکی ہے۔ وہ اب بھی ہم پر کام کر رہا ہے اور قدم بہ قدم ہمیں اُس کے نزدیک کھینچ لا رہا ہے۔''

ایک بھائی نے مندرجہ ذیل بات لکھی: کتابچہ ''شخصی بیداری کے لیے اقدامات'' نے گہرے طور پر مجھے چھوا ہے۔ دس کنواریوں کے باب میں اور خاص طور پر رومیوں 9:8 نے مجھے بہت زیادہ دھچکا دے دیا یعنی: ''مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اُس کا نہیں۔'' اچانک سے مجھے اس بات کا یقین نہ تھا کہ اگر مجھ میں بھی روح القدس ہے تو کیا وہ مجھ میں کام کر رہا تھا کیونکہ مجھ میں بھی واضح طور پر اس کے جواب میں ظاہر ہونے والے ''پھلوں'' کی کمی تھی۔ اس کے بعد ایک دوپہر میں نے اس کتابچہ کو پڑھنا ختم کر لیا اور یقینی طور پر ایک گہری مایوسی مجھ پر چھا گئی۔ تب میں نے صفحہ نمبر 108 پر لکھی ہوئی دُعا کو پڑھا اور پھر مجھ میں روح القدس کو حاصل کرنے کی ایک گہری خواہش اُٹھی تاکہ میرا دل تبدیل ہو جائے اور خدا باپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر دے.....اس کتابچہ اور ان الفاظ کے لیے جنہوں نے مجھے گہرائی سے تبدیل کر دیا ہے، آپ کا شکریہ۔''

جسمانی مسیحیوں کی سب سے افسوس والی بات یہ ہے کہ اگر وہ اپنی حالت کو تبدیل نہیں کرتے تو وہ کبھی بھی ہمیشہ کی زندگی کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ رومیوں 9:8 میں بیان ہے: ''مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اُس کا نہیں۔''

اب خلاصہ پیش کرتے ہیں: روحانی اور جسمانی کلیسیائی ممبر کے درمیان پایا جانے والا فرق صرف روح القدس کے ساتھ اُن کا رویہ ہوتا ہے۔ روحانی مسیحی روح القدس سے معمور ہوتا ہے۔ جسمانی مسیحی ایسا نہیں ہوتا یا

مناسب طور پر وہ روح القدس سے بھر پور نہیں ہوتا۔

کیا آپ کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ آپ جسمانی مسیحی ہیں مگر ناراض مت ہوں۔ خدا آپ کو اس کا علاج پیش کر رہا ہے یعنی: روح القدس۔

کچھ لوگوں میں روح القدس پر بہت ہی زیادہ زور دیا جاتا ہے؛ جب کہ دوسری طرف کچھ لوگ اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کاش کہ خدا ہماری رہنمائی فرمائے تا کہ ہم بائبل کے درمیانی راستے پر چل سکیں۔

فرق: ابتدائی کلیسیا اور آخری دور کی کلیسیا

جب ہم ابتدائی کلیسیا کا موازنہ آج کی کلیسیا سے کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی کلیسیا زبردست طریقے سے روحانی لوگوں سے مل کر بنی ہوئی تھی۔ اعمال کی کتاب اس بات کو بیان کرتی ہے کہ یہی ایک وجہ تھی کہ وہ بہت جلدی اور مثبت طور پر ترقی کر گئی۔ اس کے علاوہ اُن کے پاس کوئی مدد نہیں تھی۔ مگر اُن کے پاس روح القدس تھا۔ ہمارے پاس کثیر تعداد میں امداد موجود ہیں۔ مگر ہم میں روح القدس کی کمی پائی جاتی ہے۔

یاد کریں جو کچھ اے۔ ڈبلیو۔ ٹوزر نے کہا ہے: ''اگر ہماری کلیسیا سے روح القدس کو نکال دیا جائے تو جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں اُن میں سے 95 فیصد ایسے ہی جاری رہے گا اور کسی کو بھی اس تبدیلی کا پتا نہیں چلے گا۔ اگر ابتدائی کلیسیا میں سے روح القدس کو نکال دیا جاتا تو جو کچھ وہ کر رہے تھے اُس میں سے 95 فیصد کم ہو جاتا اور اس تبدیلی کو ہر کسی نے دیکھا ہوتا۔''

کیا ہم نے روح القدس کے بغیر رہنے کے بارے میں سیکھا ہے؟ کیا آپ کی کلیسیا بنیادی طور پر جسمانی مسیحیوں پر مشتمل ہے؟

اس کے نتیجے میں بھی کیا ہم اکثر بے یار و مددگار ہوتے ہیں اور بڑے نقطۂ نظر سے ہمیں کامیابیاں نہیں ملتیں؟ کیا جسمانی رویہ کے ساتھ کچھ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ ہماری بہت سی جگہوں میں کلیسیائی ترقی بہت سُست ہے؟ کیا بہت سے سنجیدہ مسائل جو مختلف علاقوں سے سامنے آتے ہیں وہ جسمانی رویہ جات کی بدولت ہوتے ہیں؟ ہم اس پر مزید غور کریں گے کہ ہماری ذاتی اور بنیادی طور پر باہمی مشکل روح القدس کی کمی ہے۔ ذاتی سطح پر ہم صرف خدا کی مدد سے ہی تبدیل ہو سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل عبارت خدمت گزار ہوتے ہوئے بھی ہر ایک فرد پر لاگو ہوتی ہے۔

جو ہانس میجر بیان کرتا ہے: ''پولس روحانی اور جسمانی، وہ جو رُوح القدس سے معمور ہیں اور وہ جن کی زندگیوں میں روح القدس کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے کے مابین فرق واضح کرتا ہے؛ ایسے لوگ روح القدس سے بپتسمہ یافتہ تو ہوتے ہیں مگر وہ روح القدس سے معمور نہیں ہوتے۔

ایک خادم کے لیے اس کا مطلب یہ ہے کہ: میرے پاس بائبل کی اہم تعلیم ہو سکتی ہے، بائبل کی بنیادی زبانوں پر کافی عبور ہو سکتا ہے اور بڑی مہارت سے تشریح کر سکتا ہوں؛ میں بائبل کی بڑی سچائیوں کے بارے میں کافی ذہانت رکھتا ہوں اور اُن کو سمجھتا ہوں اور میں نے مختلف ممالک سے بائبل کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے؛ میں شاندار اور حقیقت پسند وعظ اور منادی کر سکتا ہوں مگر ان کے باوجود میرا تمام علم اور صلاحیتیں روح القدس سے معمور نہیں ہیں۔ کتابیں، تعلیم، اچھے تکنیکی اوزار، حتیٰ کہ روح القدس سے بھرپور زندگی کی جگہ بھی کچھ رکھتا ہوں۔

منادی کرنا، لوگوں میں دُعا کرنا، کلیسیائی زندگی کو منظّم کرنا، بشارتی پروگراموں کے لیے تیاری کرنا، پاسبانی خدمت کرنا یہ سبھی باتیں روح القدس کے بغیر عملی طور پر اپنائی جا سکتی ہیں۔ ایلن۔ جی۔ وائیٹ اس خطرناک ممکنہ حالت کو اس طرح سے بیان کرتی ہیں: ''خداوند کے روح کے ظہور میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ خادم اس کے بغیر ہی خدمت کرنا سیکھتے ہیں۔'' (Testimonies for the Church, Vol.1,(1868) p.383)

جو ہانس میجر کئی سالوں سے ایک پاسبان، مناد، اور ایک تھیالوجیکل نظام کے تحت پروفیسر رہ چکا ہے۔ آخر میں اُس نے یورو افریقہ ڈویژن (جو کہ اب انٹر یورپین ڈویژن کے نام سے جانی جاتی ہے) بیرن، سوئٹزرلینڈ میں منسٹریل ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ اب وہ ریٹائر ہو چکا ہے اور فریڈنسو، جرمنی میں زندگی بسر کر رہا ہے۔''

اب خلاصہ پیش کرتے ہیں: روحانی اور جسمانی کلیسیائی ممبر کے درمیان پایا جانے والا فرق صرف روح القدس کے ساتھ اُن کا رویہ ہی ہوتا ہے۔ روحانی مسیحی روح القدس سے معمور ہوتا ہے۔ جسمانی مسیحی ایسا نہیں ہوتا یا مناسب طور پر وہ روح القدس سے معمور نہیں ہوتا۔

جسمانی مسیحیت میں بڑی رکاوٹ

بائبل کا عظیم اخلاق یعنی اپنے دُشمن سے محبت رکھنا، لوگوں کو ہر بات میں معاف کرنا، گناہ پر غالب آنا

وغیرہ وغیرہ، یہ باتیں صرف روح القدس کی قدرت کے وسیلے سے ہی حاصل ہوسکتیں ہیں نہ کہ انسانی کوشش سے۔ اسکی جسمانی مسیحیت میں بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ صرف انسانی قوت پر ہی محیط ہوتی ہے۔ہم اپنی ہی قوت سے خدا کی مرضی کو پورا نہیں کر سکتے۔اس عنوان کے حوالے سے آیئے بائبل میں سے چند آیات کو پڑھتے ہیں:

یسعیاہ 6:64 ''اور ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے۔''

یرمیاہ 23:13 ''حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکے تو تُم بھی جو بدی کے عادی ہو نیکی کر سکو گے۔''

حزقی ایل 36:26-27 ''اور میں تُمکو نیا دل بخشونگا اور نئی روح تمہارے باطن میں ڈالونگا اور تمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالونگا اور گوشتین دل تُمکو عنایت کرونگا۔''

رومیوں 7:8 ''اسلئے کہ جسمانی نیت خدا کی دُشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہوسکتی ہے۔''

ایلن وائیٹ نے واضح اور صاف طور پر بیان کیا ہے:

''وہ جو اپنی ہی کوششوں سے شریعت کو ماننے سے آسمان تک رسائی کے لیے کوشش کر رہا ہے، وہ ناممکن بات کے لیے کوشش کر رہا ہے۔انسان وفاداری کے بغیر نجات نہیں پا سکتا **مگر اُس کے کام ہی اُس کا سہارہ نہ ہوں؛ مسیح کو اُن میں کام کرنا چاہیے تا کہ وہ اُس کی مرضی اور اچھی خوشی کو حاصل کر سکیں**''۔

(Review and Herald, July 1, 1890)

میرا خیال ہے کہ یہ حوالہ جات واضح طور پر اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ ہم روح القدس کے بغیر خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ ہمارا بڑا مقصد یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ ہی خدا کی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کہ خدا ہمیں ان کو پورا کرنے کے لیے قوت مہیا کرتا ہے۔راستبازی ایمان کے وسیلہ سے ہے، اس تعلیم کی سمجھ بہت اہم اور نجات دینے والی ہے۔تاہم، یہاں پر ہم اس کو تفصیل سے بیان نہیں کر سکتے۔

جب کوئی اپنی قوت سے بڑھ کر کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کیا ہوسکتا ہے؟

جب میں اکثر یہ محسوس کرتا ہوں تو کیا ہوتا ہے: میں یہ نہیں کر سکتا! اب میں پھر سے ناکام ہو گیا ہوں! میرے خیال کے مطابق کچھ مقامات پر ہم مایوسی کا تجربہ کرتے ہیں۔

میرے خیال کے مطابق یہ مسئلہ بزرگوں کی نسبت نوجوان نسل میں زیادہ عام ہے۔ بڑی عمر والے لوگ فرض پورا کرنے والی مضبوط سوچ، خاندان میں وفاداری، سکول اور کاروبار کے حوالے سے عادی ہو چکے ہوتے

ہیں۔اس لیے وہ نوجوانوں کی نسبت آسانی سے مایوسی کا شکار نہیں ہوتے۔مگر یہ مسئلہ بڑوں اور نوجوانوں دونوں کو درپیش ضرور ہوتا ہے۔صرف نوجوان لوگ اس کو زیادہ حساس طریقے سے لیتے ہیں۔ایمان کے راستے پر اپنی ہی قوت کے بل بوتے پر چلنا جسمانی مسیحیوں کا ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے، چاہے وہ اس سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔

اس مسئلے کو ہم کیسے حل کرتے ہیں؟ کوئی شخص خدا کی مدد کے لیے مزید سنجیدگی سے دُعا کرسکتا ہے اور اسے زیادہ سختی سے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔دوسرا شخص یہ سوچتا ہے کہ ہمیں اتنا تنگ ذہن نہیں ہونا چاہیے۔اب وہ مسائل کو عام ہی سمجھنا شروع کرتا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ آزاد محسوس کرتا ہے۔دوسرا شخص مکمل طور پر اپنے ایمان سے دست بردار ہوجاتا ہے اور اپنے آپ میں بہتر محسوس کرسکتا ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ ظاہری طور پر یہ حل بالکل جھوٹے ہیں، کیونکہ اس کے نتائج جلدی یا بعد میں ظاہر ہوں گے۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ خدا کی شریعت کو سنجیدگی سے لیا جائے کیونکہ یہ محبت سے دیئے گئے ہیں اور یہ ہماری اپنی بھلائی کے لیے ہی ہیں۔تاہم ہمیں اس سلسلے میں خدا کی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ خوشی، قائلیت، قوت، ترقی اور کامیابی کو بڑھانے کے لیے روح القدس کی قوت میں زندگی بسر کی جائے۔

نمایاں مشکل

میرا خیال ہے کہ ہم اس کو جان چکے ہیں کہ ایسا زیادہ تر جسمانی مسیحیوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ یسوع کیوں نیم گرم پیروکار نہیں چاہتا کیا اس سے یہ بات مزید واضح نہیں ہورہی ہے؟ اُن میں وہ کثرت کی زندگی نہیں ہوتی جو خدا ہم کو دینا چاہتا ہے وہ ایک بُری مثال ہوتے ہیں اگرچہ اُن میں سے زیادہ اس بات سے واقف بھی نہیں ہوتے۔مسئلہ ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر اہم ہے۔"نصف ایمان والے مسیحی بے دینوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے جھوٹے الفاظ اور بے ایمانی والی خدمت سے بہت سے لوگ بھٹک جاتے ہیں"۔

(Bibl Commentary, Vol.7, p.963)

آرتھر جی۔ڈانیلیس کی لکھی ہوئی کتاب بنام 'مسیح ہماری راستبازی'، میں ہم مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھتے ہیں:

"مگر رسمی طور پر کچھ کرنا بہت فریب دہ اور تباہ کن ہوتا ہے۔یہ ایسی پوشیدہ، غیر متوقع چوٹی ہے جس پر سے کئی صدیوں کے دوران کلیسیا کے بکھرنے کا خدشہ رہا ہے۔پولس اس بارے میں ہمیں خبردار کرتا ہے کہ خدا کی قوت کے بغیر ہی (روح القدس سے معمور ہوئے بغیر) یہ 'دینداری کی وضع' (2 تیمتھیس 5:3) ہوتی ہے یہ اخیر دور

کے خطرات میں سے ایک ہے اور یہ ہمیں اس بات کی ہدایت کرتی ہے ہمیں اس طرح کا آرام طلب، خود کو دھوکہ دینے والا رویہ نہیں اپنانا چاہیے۔"

جسمانی مسیحیت کی طرف جانے والے ممکنہ عناصر

درج ذیل ایسے عناصر ہیں جو ممکنہ طور پر جسمانی مسیحیت کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں:

1۔لاعلمی ہم نے اپنے آپ کو رُوح القدس کے ماتحت زندگی گزارنے کے لیے وقف نہیں کیا یا پھر ہم نے اس کو عملی طور پر اپنانے کے لیے اس راز کو ابھی تک نہیں جانا۔

2۔بے اعتقادی یا ایمان کی کمی روح القدس سے معمور ہونے کے لیے اپنی زندگی کو مکمل طور پر یسوع مسیح کے تابع کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل لاعلمی کی وجہ سے بھی ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے کہ ہم اس بات سے خوف زدہ ہوں کہ خدا ہم سے ہماری مرضی کے خلاف ہمارے ساتھ سلوک کرے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کی محبت اور فہم پر اتنا زیادہ بھروسہ نہیں رکھتے۔

3۔غلط نظریات کوئی شخص یہ بات سوچ سکتا ہے کہ وہ روح القدس سے معمور ہے اگرچہ وہ اس بات میں سچے نہیں ہوتے یا اس کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔ یہ بہت اہم مسئلہ دکھائی دیتا ہے۔

4۔بہت زیادہ مصروف ہونا لوگ اتنے زیادہ اپنے کاموں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ اُن کے پاس یسوع کے ساتھ رابطہ برقرار رکھنے کا بھی وقت نہیں ہے۔ یا پھر وہ وقت تو نکالتے ہیں مگر خدا کے ساتھ رابطے میں اُنہیں کوئی ترقی نہیں مل پاتی۔

5۔پوشیدہ گناہ ہو سکتا ہے کہ تیاری میں کمی ہو، یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ شارٹ کٹ طریقہ، اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قوت کے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہ ہونا۔

6۔جذباتی طور پر عمل کرنا خدا کا کلام بیان کرتا ہے: "راستباز ایمان سے جیتا رہے گا"۔ کیا میں خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے فیصلے کرتا ہوں یا اپنے جذبات کے مطابق ہی کرتا ہوں؟ روجر مور نیو کی طرف سے بیان کردہ اِس عبارت نے مجھے متاثر کیا: "لوگوں کو اپنے ہی جذبات کی بات سُننے کی بجائے مسیح اور اُس کے نبیوں کے کلام کو سُننے میں اُنکی حوصلہ

افزائی کریں۔ بے یقینی طریقے سے لوگوں کی زندگیوں پر قبضہ کرلیتی ہے اور وہ ذاتی طور پراس بات سے بھی محسوس نہیں کرپاتے کہ اُن کے ساتھ کیا واقع ہورہا ہے۔‘‘

اگر میں پہلے سے ہی روح القدس سے معمور ہوں تو پھر مجھے کیوں روح القدس کو مانگنا چاہیے؟

ایک طرف تو روح القدس ہم میں رہنے کے لیے دیا گیا ہے۔ دوسری طرف ہمیں روح القدس کے لیے مسلسل مانگنا چاہیے۔ ہم اس ظاہری تردید کو کیسے حل کر سکتے ہیں؟

ایک طرف: یسوع نے یوحنا14: 17 میں فرمایا: ’’کیونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اور تُمہارے اندر ہوگا۔‘‘ اعمال2: 38 میں بیان ہے: ’’توبہ کرو اور تُم میں ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تُم روح القدس انعام میں پاؤ گے۔‘‘

دوسری طرف: جب یسوع نے دُعا کے بارے میں سِکھایا تو اُس نے لوقا11: 9-13 میں فرمایا: ’’مانگو تو تُم کو دیا جائیگا ......آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دیگا؟‘‘ افسیوں5: 18 میں بیان ہے: ’’روح سے معمور ہوتے جاؤ۔‘‘ دونوں صورتوں میں اصل یونانی حوالہ کے مطابق یہ مسلسل جاری رہنے والی درخواست ہی ہے۔

حل: ایلن جی وائیٹ کہتی ہے: ’’تاہم روح القدس کا عمل وتاثیر دونوں کلام مقدس سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جیسے مادی اور فطری دُنیا میں ہے ویسے ہی روحانی دُنیا کا حال ہے۔ جسمانی زندگی لمحہ بہ لمحہ الٰہی قوت کی بدولت زندہ وجاوید رہتی ہے تاہم یہ براہ راست معجزہ کی بدولت قائم نہیں بلکہ یہ ان برکات کے باعث ہے جو ہماری رسائی میں ہیں۔ پس روحانی زندگی کا انحصار بھی ان ذرائع پر منحصر ہے جو ذاتِ الٰہی کے مہیا کردہ ہیں۔ اگر مسیح کے حواریوں کو ’کامل بننا اور مسیح کے کامل قد کے اندازہ تک پہنچنا ہے‘ (افسیوں4: 13) تو اسے زندگی کی روٹی اور نجات کا پانی پینا ہوگا، اسے جاگتے اور دُعا کرتے رہنا اور ان ہدایات پر عمل پیرا رہنا ہوگا جو خداوند کے پاک کلام میں دی گئی ہیں۔‘‘ (Acts of the Apostles, p.284)

ہم نے پہلی پیدائش پر زندگی حاصل کرلی ہے۔ اس زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کھانا، پینا اور ورزش وغیرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہماری روحانی زندگی کے بارے میں بھی ہے۔ اپنے بپتسمہ پانی اور

روح (نئے سرے سے پیدا ہونا) کے وقت ہمیں روح القدس مل جاتا ہے لٰہذا یہ روحانی زندگی تا حیات ہم میں رہتی ہے۔اس روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان روحانی وسائل کو استعمال کیا جائے جو خدا نے مہیا کیے ہوئے ہیں: روح القدس، خدا کا کلام، دُعا، اپنی گواہی وغیرہ۔

یسوع نے یوحنا 15:4 میں فرمایا: ''تُم مجھ میں قائم رہو اور میں تُم میں۔'' ایلن جی وائیٹ اس حوالے سے بیان کرتی ہیں: ''مسیح میں قائم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلسل روح القدس کو حاصل کرنا، اُس کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کرنے والی زندگی ہے۔'' (The Desire of Ages, p.676)

یہی وجہ ہے کہ ہمیں روزانہ کی بنیاد پر ایمان سے روح القدس کو مانگنا ہے اور ہر صبح اپنے آپ کو خداوند کے سامنے جو کچھ ہم میں ہے یا جو کچھ ہم ہیں اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنا ہے۔

میں کس مقام پر کھڑا ہوں؟

اب اہم بات یہ ہے کہ اس بات میں فرق دیکھا جائے کہ میں کس گروپ میں ہوں۔ میں کس مقام پر کھڑا ہوں؟

جب میری پیاری ماں 20 برس کی تھی تو اُس نے بتایا کہ اُس نے ایک شخص کے سوال کا جواب اس طرح سے دیا کہ وہ ایمان میں دلچسپی نہیں رکھتی۔اُس نے پھر جواب دیا: اور اگر تُم اسی رات مر جاؤ تو کیا ہوگا؟ اس بات نے اُس پر کافی اثر ڈالا۔مگر اِس کا اثر بہت مُثبت تھا۔اس سے اُس نے مسیح اور اُس کی کلیسیا کے لیے ایک فیصلہ کیا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ سوال آج آپ کی بھی مدد کرے:

فرض کریں.....آپ آج ہی مر جائیں (ہارٹ اٹیک، حادثہ سے) تو.....!

کیا آپ کو مسیح میں ہمیشہ کی زندگی کی یقین دہانی ہے؟

بے یقینی میں نہ رہیں۔

کچھ آگاہی کے لیے

جب میں نے اس مسئلے کی اس بڑی مقناطیسی طاقت کو سمجھ لیا تو میں بہت زیادہ ڈر گیا۔ میں نے سوچا اور اس کے بارے میں دُعا کی کہ کیا واقعی مجھے یہ پیراگراف اس میں شامل کرنا چاہیے۔ میں یہ موقع اس لیے لے رہا ہوں کیونکہ اب یہ زندگی کی خوشیوں اور ہمیشہ کی زندگی کا معاملہ اور خاص طور پر اس کا اثر کلیسیا کی طرح شادی، خاندان اور کام پر بھی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کن پر لاگو ہوتا ہے۔ مگر میں ایسے لوگوں کے لیے مددگار بننا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے اسے اپنے اوپر بھی لاگو کیا ہوا ہے۔ بہت لازمی بات یہ ہے ہر وہ شخص جو جسمانی ہے اس بات کو محسوس کرے؛ ورنہ وہ خدا کی مدد سے تبدیل نہیں ہو سکے گا۔ خدا اپنی محبت میں ہمیں روح القدس کے ذریعے یسوع مسیح کے ساتھ قریبی تعلق کے ساتھ کثرت سے برکت دینا چاہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بڑے خطرے سے بچا جا سکتا ہے اور اس کی بدولت بے شمار برکات کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ اور شاندار بات یہ ہے کہ ہم فوری طور پر خدا کی مدد سے اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ (مزید وضاحت باب نمبر 3 اور باب نمبر 5 میں)۔

بائبل مقدس میں جسمانی مسیحیت کو کئی طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ انفرادی طور پر گروپ اور اُن میں شامل لوگوں کا نقطہ نظر مختلف ہو سکتا ہے مگر جسمانی مسئلہ وہیں رہتا ہے۔ مختلف وضاحتیں کچھ یوں ہیں:

- ''**بدن یا جسم میں**'' (رومیوں 8:1-17؛ 1 کرنتھیوں 3:1-4؛ گلتیوں 5:16-21 اور مزید حوالہ جات)
- ''**بے وقوف**''۔ دس کنواریوں کی تمثیل میں (متی 25:1-13)

''کلیسیا کی حالت کی نمائندگی بے وقوف کنواریوں سے ہوتی ہے، جیسے کہ لودیکیہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔''
(Review and Herald, Aug.19,1890)

- ''**نیم گرم**''۔ لودیکیہ کی کلیسیا کو پیغام (مکاشفہ 3:14-21)

''کاش کہ تُو سرد یا گرم ہوتا'' (مکاشفہ 3:15)، کیا یہ حیران کُن بات نہیں ہے؟ یسوع نیم گرم کی نسبت

سرد کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔اس میں اُس کی کیا وجہ ہے؟'' دو دِلے مسیحی بے ایمان لوگوں سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ اُن کے جھوٹے الفاظ اور بے ایمانی سے بہت سے لوگوں کو بھٹکا دیتی ہے۔ غیر مذہب لوگ اپنے آپ ظاہر کرتے ہیں۔ نیم گرم مسیحی دونوں گروہوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ نہ تو اچھے دنیاوی لوگ ہوتے ہیں نہ ہی اچھے مسیحی۔ شیطان اُنکو اُس کام کو کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے جو کہ اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔''

(SDA, Bible Commentary, Vo.7, P.963)

- ''نئے سرے سے پیدا نہ ہونا'' یا پھر اپنی پرانی حالت میں ہی رہنا، (یوحنا 3:1-21)۔

''اس دور میں نئے سرے سے پیدا ہونا بہت کم پائی جانے والی بات ہے۔ یہی تو ایک وجہ ہے کہ کلیسیا میں بہت زیادہ مشکلات پائی جاتی ہیں۔ زیادہ بلکہ بہت زیادہ مسیحی جو کہ مسیح کے نام کا دعویٰ کرتے ہیں وہ گندے اور ناپاک ہوتے ہیں۔ وہ بپتسمہ یافتہ ہوتے ہیں مگر زندہ ہی دفن ہوئے ہوتے ہیں۔ خودی نہیں مرتی، اور اسی وجہ سے وہ مسیح میں ایک نئی زندگی میں زندہ نہیں ہوئے ہوتے۔'' (SDA Bible Commentary Vol.6, p.1075)

- ''دینداری کی وضع''۔ ''وہ دینداری کی وضع تو رکھینگے مگر اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے'' (2 تیمتھیس 3:15) اس بارے میں آرتھر جی۔ ڈانیلیس مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے:

''مگر رسمی طور پر کچھ کرنا بہت گمراہ کن اور تباہ کن ہوتا ہے۔ یہ ایسی پوشیدہ، غیر متوقع چوٹی ہے جس پر سے کئی صدیوں کے دوران کلیسیا کے بکھرنے کا خدشہ رہا ہے۔ پولس اس بارے میں ہمیں خبردار کرتا ہے کہ خدا کی قوت کے بغیر ہی (روح القدس سے معمور ہوئے بغیر) یہ 'دینداری کی وضع' (2 تیمتھیس 3:5) ہوتی ہے یہ آخیر دور کے خطرات میں سے ایک ہے اور یہ ہمیں اس بات کی ہدایت کرتا ہے ہمیں اس طرح کی آرام طلب، خود کو دھوکہ دینے والا رویہ نہیں اپنا چاہیے۔'' (Christ our Righteousness, p.20)

اور ایلن جی وائیٹ کی طرف سے بھی کچھ ہلا دینے والی باتیں لکھی گئی ہیں:

- بہت کم۔ ''میرے خواب میں ایک پاسبان کسی بہت اہم عمارت کے سامنے کھڑا ہے اور جو اس میں داخل ہونے کے لیے آئے ہوتے ہیں اُن سے یہ بات پوچھتا ہے کہ 'کیا آپ نے روح القدس کو حاصل کیا ہے؟' اُس کے ہاتھ میں ایک پیمانہ تھا اور بہت کم لوگ اس عمارت میں داخل ہوئے۔''

(Selected Messages, Vol.1 p.109)

❁ **بیس میں سے ایک بھی تیار نہیں** ''یہ متبرک بات ہے جو میں کلیسیا کے سامنے بیان کرتی ہوں کہ کلیسیائی ریکارڈ میں درج شدہ لوگوں میں سے بیس میں سے ایک بھی نہیں ہے جو اپنے زمینی کام سے فارغ ہوا ہو اور حقیقت میں وہ عام گناہ گار کی طرح اس دنیا میں خدا اور اُس کی اُمید کے بغیر ہی رہتا ہے۔''

(Christian Service, p.41)

❁ **ہم اتنے سوئے ہوئے کیوں ہیں؟** ''کیوں اُسے کسی بڑی مزاحمت کا سامنا نہیں؟ کیوں مسیح کے سپاہی سو رہے ہیں اور دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کر رہے؟ کیونکہ اُن کا مسیح یسوع کے ساتھ بہت ہی کم حقیقی واسطہ ہے؟ کیوں کہ اُن میں مسیح یسوع کی روح کی انتہائی کمی ہے۔'' (The Great Controversy, p.507)

❁ **ایک بڑا خطرہ** ''میں یہاں پر زندگی کی بے یقینی اور کمزوری میں سکونت نہیں کروں گا بلکہ اس میں ایک خوفناک خطرہ ہے، یعنی مناسب سمجھ میں کمی کا خطرہ، یعنی اپنے آپ کو خدا کے روح القدس کی آواز کے تابع کرنے میں دیر کرنے خطرہ، گناہ میں ہی رہنے کا خطرہ؛ اسی طرح کی تاخیر یہ حقیقتاً ہے۔'' (Selected Messages, Vol.1, p.109)۔ گناہ کا ماخذ کیا ہے؟ ''اسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے'' (یوحنا 9:16)۔ وہ نشان جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں حقیقت میں وہ یسوع ہے جس کے حضور ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر تابع کرتے ہیں۔ یہ ہماری مکمل تابعداری کی بدولت ہی ہوسکتا ہے؛ ہر امر میں اُس کی پیروی کرنے میں رضامندی میں۔

میں اس بات کو دوبارہ سے کہنا چاہتا ہوں: اس بہت اہم مسئلے کے بارے میں اہم پیراگراف کو اس میں شامل کرنے کے بارے میں مجھے یہ موقع ملا کیونکہ اس کا اثر ہماری زندگی میں خوشیوں اور ہمیشہ کی زندگی پر پڑتا ہے اور خاص طور پر ہماری شادیوں، خاندانوں اور کلیسیاؤں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔

سوالات اور مزید سوالات

ایک اہم سوال تو یہ ہے کہ کیا آپ روح القدس سے معمور ہیں یا نہیں۔ مگر کب کوئی شخص رُوح القدس سے معمور ہوتا ہے؟ اس کے لیے لازمی باتیں کونسی ہیں؟ روح القدس سے بھرپور زندگی کے مثبت اثرات کیا ہیں؟ جب آپ غلط سوچ سوچتے ہیں کہ آپ روح القدس سے بھرپور ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

نشانیوں کے لیے شکر گزار ہونا

خداوند کا شکر ادا کرتے ہیں کہ بیداری کے موضوع کی طرف ہم اپنے آپ کو وقف کر رہے ہیں۔ میرے

خیال میں اب ہمارا عظیم اور حیرت انگیز خدا بیداری کے لیے ہمیں تحریک دیتا ہے۔اس کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟

- وہ ہماری کمزوری کو ٹھیک کرنا چاہتا ہے اور ہمیں لودیکیہ کی حالت سے بہتری میں ہماری رہنمائی فرمانا چاہتا ہے۔
- وہ ہمیں یسوع کی جلد آمدِ ثانی کے لیے تیار کرنا چاہتا ہے اور اس کے واقع ہونے سے پہلے کے خاص وقت کے لیے تیار کرنا چاہتا ہے۔
- وہ بند ہو جانے والی بیداری کی طرف لانا چاہتا ہے(مکاشفہ18:1-2) اس دُنیا میں'' جو خُدا کے حُکموں پر عمل کرتی ہے''(مکاشفہ17:12)اور''یِسُوع کی گواہی دینے پر قائم ہے۔''(مکاشفہ17:12)

آیئے خدا کا شکرادا کریں کہ ہر جسمانی مسیحی جلد روحانی مسیحیت میں تبدیل ہوسکتا ہے۔اور یہ کہ ہر کوئی جو روح القدس میں زندگی گزارتا ہے وہ یسوع کی معموری میں ترقی کرسکتا ہے۔اب ہمارا اگلا کام یہی ہے۔اب اس باب کے اختتام سے پہلے ایک اور تجربہ بیان کرتے ہیں۔

نئی قائلیت اور اندرونی خوشی

''کلیسیا کی ایک بہن نے مجھے کتابچہ بنام شخصی بیداری کے لیے اقدامات دیا۔ میں اس کتابچہ کی فہرست کو دیکھ کر بے بس ہوگیا۔ میں کافی عرصہ سے کچھ اس طرح کی چیز کا متلاشی تھا اور بالآخر یہ مجھے مل گئی ہے۔ تب میں نے اپنی روحانی زندگی کو بہتر بنانا شروع کر دیا اور اُسی وقت میں نے اس بات کو محسوس کیا کہ مجھے کچھ کرنا چاہیے: میں نے مکمل طور پر اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کر دیا۔اُسی وقت سے خداوند مجھے صبح جلدی جگا دیتا اور مجھے ذاتی عبادت کے لیے وقت ملتا۔ میں ہر روز میں40 روز والی کتاب سے ایک باب پڑھتا۔ یہ مزید گہرا اور واقفیت والا بن گیا۔روح القدس مجھ پر کام کررہا تھا۔40روز کتاب کو پڑھنے کے بعد میں نے40 روز کتاب کا دوسرا حصہ پڑھا۔اُسی وقت سے لے کر میں نے ان میں ہر ایک کتاب کو چار مرتبہ پڑھا۔ میں صرف خدا کی رفاقت کے لیے درخواست کرتا تھا۔اس کے نتائج شاندار تھے کیونکہ میری نئی قائلیت اور اندرونی خوشی ظاہر ہوئے بنا نہ رہ پائی۔اسی دوران مجھے خدا کے ساتھ حاصل ہونے والے تجربات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ میں اپنے تجربہ کو دوسروں کے ساتھ بیان کرنے کا موقع تلاش کرتا۔ یسوع کے ساتھ قریبی تعلق سے بہت سے کام ممکن ہوجاتے اور بلاضرورت مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو بھی یہ تجربہ حاصل ہو جس کا مجھے بھی تجربہ ہوا ہے۔

باب نمبر 3

ہمارے مسائل اور اُن کا حل!

ہم کیسے خوش اور مضبوط مسیحی کے طور پر ترقی کر سکتے ہیں؟

روح القدس ہماری زندگیوں کو کیسے بھرپور کر سکتا ہے؟

یسوع نے فرمایا:

''تُم مُجھ میں قائم رہو اور مَیں تُم میں۔'' (یوحنا 15:4)

''مسیح میں قائم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ رُوح القدس کو مسلسل حاصل کرنا، ایک ایسی زندگی گُزارنا جو اُس کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دے۔'' (The Desire of Ages, p.676)

ہماری جسمانی مشکل کے لیے الٰہی حل کے لیے یہ دو طرح کا طریقہ ایک ہی وقت میں خوش حال مسیحی زندگی کا ایک طریقہ ہے۔ کیوں؟ یسوع نے ان الفاظ کے بارے میں کچھ یوں کہا: ''مَیں نے یہ باتیں اِس لِئے تُم سے کہی ہیں کہ میری خُوشی تُم میں ہو اور تُمہاری خُوشی پُوری ہو جائے۔'' (یوحنا 15:11)۔ ان دونوں اقدام (مسلسل روح القدس کا حصول اور مکمل طور پر سپردگی) کے ذریعے مسیح ہم میں رہتا ہے اور کامل خوشی کا یہی طریقہ ہے۔ کلُسیوں 1:17 جلال کی بھرپوری کے بارے میں بات کرتا ہے: مسیح تُم میں۔ کیا یہ شاندار نہیں ہے کہ یسوع انگور کی تمثیل کو یوحنا 14 باب میں روح القدس کے وعدے کے ساتھ اور یوحنا 16 میں روح القدس کے کام کو مضبوطی سے جوڑتا ہے؟

اہم نقطہ یہ ہے کہ ہم (فرمانروائی کے طور پر) روزانہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں اس میں وہ سب کچھ بھی شامل ہو جو ہمارے پاس ہے اور یہ کہ ہمیں روزانہ کی بنیاد پر ایمان سے روح القدس کے نزول کے لیے دُعا کرنی چاہیے اور ایمان کے ساتھ اسے قبول کرنا چاہیے۔

اپنے آپ کو روزانہ کی بنیاد پر یسوع کے سپرد کرنا کیوں ضروری ہے؟

یسوع نے لوقا 9:23 میں کہا ہے کہ ''اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے اور

ہر روز اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔''

یسوع نے کہا کہ شاگردیت روزانہ کی بنیاد پر کیا جانے والا معاملہ ہے۔ اپنی خودی کا انکار کرنے کا مطلب ہے کہ یسوع کو اپنی زندگی پر کنٹرول دینا۔ صلیب اُٹھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں ہر روز مشکلات کا سامنا درپیش ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: روزانہ کی بنیاد پر اپنی انا کا انکار کرنا اور اپنے آپ کو بخوشی یسوع کے سپرد کرنا، جیسے کہ اس کے بارے میں پولس نے اپنے متعلق یہ کہا ہے کہ: ''میں ہر روز مرتا ہوں۔'' جب یسوع کے وقت میں کوئی بھی صلیب کو اُٹھاتا تو اُس پر موت کا حکم ہو چکا ہوتا تھا اور وہ اس حکم کی تکمیل کی جگہ کو جا رہا ہوتا تھا۔ اس لیے اس کا تعلق مشکلات کو قبول کرنے سے بھی ہے جو مسیح کی پیروی کرنے سے درپیش آتی ہیں۔

پیدا ہوتے وقت ہم نے جسمانی زندگی کو حاصل کیا ہے۔ اپنی زندگی اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ہم روزانہ کھاتے پیتے ہیں۔ جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے تو ہم نے روحانی زندگی حاصل کی۔ روحانی زندگی کو مضبوط اور صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے اندرونی انسان کا خیال رکھیں۔ اگر ایسا ہماری جسمانی زندگی کی طرح ہماری روحانی زندگی میں نہیں ہوتا تو ہم کمزور، بیمار اور یہاں تک کہ مر سکتے ہیں۔ نہ ہی ہم مزید کھانا کھا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم روح القدس کو اپنے لیے ذخیرہ کر سکتے ہیں۔

کتاب بنام ''ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے'' میں ایک بہت اہم نصیحت موجود ہے:

''جیسے مادی اور فطری دُنیا ہے ویسے ہی روحانی دُنیا کا حال ہے۔ جسمانی زندگی لمحہ بہ لمحہ الٰہی قوت کی بدولت زندہ و جاوید رہتی ہے تاہم یہ براہِ راست معجزہ کی بدولت قائم نہیں بلکہ یہ ان برکات کے باعث ہے جو ہماری رسائی میں ہیں۔ پس روحانی زندگی کا انحصار بھی ان ذرائع پر منحصر ہے جو ذاتِ الٰہی نے مہیا کر رکھے ہیں۔'' (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر 284)

کتاب بنام ''زمانوں کی اُمنگ'' کے اس بیان نے مجھے واقعی متاثر کیا ہے: ''ہمیں روزانہ کی بنیاد پر یسوع کی پیروی کرنا ہے۔ خدا اپنی طرف سے مدد کو کل پر نہیں ڈالتا۔''

ایلن وائیٹ نے کہا:

''یسوع کی پیروی کرنے کے لیے شروع سے ہی مکمل دلی، تبدیلی اور اس تبدیلی کو ہر روز دھرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔'' ''تاہم مکمل طور پر اپنے آپ کو وقف کرنا تبدیلی کی بدولت ہوتا ہے، اگر اس کی تجدید روزانہ نہ

کی جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا...‘‘ ’’اپنے آپ کو صبح کے وقت خدا کے حضور وقف کریں اس کو اپنی پہلی ترجیح بنائیں۔ آپ کی دُعا یہ ہو اِے خداوند مجھے مکمل طور پر تُو لے لے۔ میں اپنے تمام منصوبہ جات کو تیرے سامنے رکھتا ہوں۔ آج تُو مجھے اپنی خدمت کے لیے استعمال کر۔ میرے ساتھ رہ، اور میرا سارا کام تیری ہی طرف سے ہو۔‘ یہ روزانہ کی بنیاد پر کرنے والا کام ہے۔ ہر صبح اس دن کے لیے اپنے آپ کو خدا کے حضور وقف کردیں۔ اپنے تمام منصوبہ جات کو اُس کے سپرد کردیں تاکہ جس طرح اُس کی پروردگاری ظاہر کرے یہ اُسی طرح پورے ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے ہر روز یہ کہتے ہوئے اپنی زندگی کو خدا کے ہاتھوں میں دے دیں اور پھر آپ کی زندگی مزید بہتر ہوجائے گی‘ ‘اور مسیح کی زندگی کی مانند آپ کی زندگی ہوتی جائے گی۔

مورس وینڈرین نے کہا:

’’اگر آپ نے روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی تبدیلی کے بارے میں نہیں جانا تو یہ آپ کی زندگی کی بہت بڑی ناکامی ہوسکتی ہے Thoughts From The Mount of Blessing کے صفحہ نمبر 101 میں ایک وعدہ کیا گیا ہے کہ: ’’اگر آپ خداوند کی تلاش کریں گے اور روزانہ کی بنیاد پر تبدیل ہوتے جائینگے....تو آپ کے تمام شکوے جاتے رہیں گے، آپ کی تمام مشکلات جاتی رہیں گی، تمام پریشانی والی مشکلات جواب آپ کو درپیش ہیں حل ہوجائیں گئیں۔‘‘

روزانہ کی بنیاد پر اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کرنے کی تجدید کرتے ہوئے اُس کے ساتھ رہنا اتنا ہی ضروری ہے جیسے کہ ہم اُس کے پاس پہلی مرتبہ آئے ہیں۔

مورس وینڈرین نے مزید کہا ہے کہ: ’’خدا کے ساتھ تعلق میں مسلسل قائم رہنا سپردگی میں قائم رہنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے، لمحہ بہ لمحہ اُس پر بھروسہ رکھیں۔‘‘

ہمیں اس بات پر یقین ہوسکتا ہے کہ: جب ہم باہوش وحواس ہر صبح اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کرتے ہیں تو پھر وہ کچھ کررہے ہوتے ہیں جیسے وہ ہم سے چاہتا ہے کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ: ’’میرے پاس آؤ....‘‘ (متی 11:28) اور یہ کہ: ’’.....جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نِکال نہ دُوں گا۔‘‘ (یوحنا 6:37)۔

’’خداوند ہمارے لیے عظیم کام کرنا چاہتا ہے۔ ہم تعداد کی بدولت فتح حاصل نہیں کریں گے بلکہ اپنے آپ کو مکمل طور پر یسوع کے سپرد کرنے سے حاصل کریں گے۔‘‘ ہم اسرائیل کے خُدا اور اُس کی قوت پر بھروسہ

کرنے سے آگے بڑھ سکیں گے۔'' (Sons and Daughters of God, p.279)

ایسا بڑا کام جو خدا ہمارے ذریعے ظاہر کر سکتا ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کر دیتے ہیں جیسا کہ جان ویسلے بیان کرتا ہے: ''خدا لوگوں کی ایک پوری فوج کی نسبت جنہوں نے اپنے آپ کو 99 فی صد خدا کے سپرد کیا ہو اُس ایک شخص کے ذریعے جس نے اپنے آپ کو 100 فیصد خدا کے سپرد کر دیا ہو، فتح دے سکتا ہے۔''

ایلن وائیٹ نے لکھا: ''صرف وہی جو مسیح کے ہم خدمت بنیں گے، وہ جو یہ کہیں گے کہ اے خداوند جو کچھ ہمارا ہے وہ تیرا ہی ہے، خدا کے بیٹے اور بیٹیاں کہلائیں گی۔'' (The Desire of Ages, p.523) ''وہ تمام جو جان، جسم اور روح کو خدا کے لیے وقف کر دیں گے وہ مسلسل جسمانی اور ذہنی قوت کی اہلیت حاصل کریں گے۔... روح القدس دل اور دماغ میں اپنی اعلیٰ قواء کو کام کرنے کے لیے دیتا ہے۔ خدا کا فضل اُن کی خوبیوں کو فروغ دیتا ہے اور اُن کو بڑھاتا ہے اور روحوں کو بچانے کے حوالے سے ہر طرح کی الٰہی فطرت اُن کی مدد کے لیے کامل طور پر آتی ہے....اور اپنی انسانی کمزوری کے باوجود وہ قدرت والے کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔''

(The Desire of Ages,p.827)

''روزانہ'' وقف کرنے'' یا'' وفاداری'' یا'' اپنی زندگی کی سپرداری'' یا'' تبدیلی'' کے مضمون کے بارے میں بہت کچھ موجود ہے۔''

کسی شخص کو روزانہ روح القدس کے نئے بپتسمہ کے لیے کیوں مانگنا چاہیے؟

روح القدس سے معمور ہونے کی درخواست درحقیقت میں یسوع کو اپنے ساتھ رکھنے کی درخواست ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ مجھ میں روح القدس کے ذریعہ رہتا ہے۔ مگر روزانہ کیوں؟

ایلن جی وائیٹ نے ''ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے'' میں لکھا ہے: ''وہ کارگزار جنہوں نے خود کو خدا کے لیے وقف کر رکھا ہے ان کو یہ جان کر بڑی تشفی ہوگی کہ مسیح یسوع بھی اپنی اس زمینی خدمت کے دوران خداوند کے فضل کی تازہ رسد کے لیے روزانہ التجا کیا کرتا تھا.........اُس کے اپنے نمونہ سے ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ایمان سے کی گئی دُعا انسانوں کے لیے روح القدس کی مدد مہیا کرے گی اور خصوصاً اُس وقت جب اُن کی گناہ کے خلاف جنگ ہوگی۔''

اگر یسوع کے لیے یہ بات روزانہ کی بنیاد پر اتنی ضروری تھی تو پھر ہمارے لیے کیوں نہیں ہے۔

2 کرنتھیوں 4:16 میں ایک اہم عبارت پائی جاتی ہے:

''.............پھر بھی ہماری باطِنی اِنسانیّت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔''

ہمارے اندرونی انسان کو ہر روز حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے، کس طرح اس کی روزانہ تجدید ہوسکتی ہے؟ افسیوں 3:16-17، 19 کے مطابق یہ روح القدس کے ذریعے ہوتا ہے: ''کہ وہ اپنے جلال کی دَولت کے مُوافق تُمہیں یہ عِنایت کرے کہ تُم اُس کے رُوح سے **اپنی باطِنی اِنسانیّت میں بہُت ہی زورآور ہو جاؤ**۔ اور اِیمان کے وسِیلہ سے مسیح تُمہارے دِلوں میں سکُونت کرے تا کہ تُم محبّت میں جڑ پکڑ کے اور بُنیاد قائم کر کے..........تا کہ تُم خُدا کی ساری معمُوری تک معمُور ہو جاؤ۔''

نتیجے کے طور پر:

- اِس کو ایک ضروری اُصول بنالیں کہ روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کی تجدید کے لیے دُعا کی جائے۔
- اس کے نتیجے میں مسیح ہم میں رہتا ہے۔
- وہ ہمارے اندرونی انسان کو اپنے جلال کی کثرت کے مطابق قوت دیتا ہے۔ خدا کی قوت ایک مافوق الفطرت قدرت کے طور پر دیتا ہے۔
- خدا کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈالتا ہے۔
- اور یہ زندگی کا راستہ ہے ''خدا کی معموری کے ساتھ۔'' (دیکھیں یوحنا 10:10؛ کلسیوں 2:10)

افسیوں 5:18 میں ایک اور اہم حوالہ پایا جاتا ہے: ''.....بلکہ رُوح سے معمُور ہوتے جاؤ۔'' اس بات کو نوٹ کرلیں کہ یہ ایک نصیحت سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ ایک الٰہی حکم ہے۔ ہمارا خدا ہم سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ ہم روح القدس کی خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں۔ یونانی ماہرین کہتے ہیں کہ یہ حوالہ بہت گہرائی سے بیان کرتا ہے، اور اس بارے میں میں جوہانس میجر کی بیان کردہ بات کو بیان کر رہا ہوں: ''آیئے اپنے آپ کو یکساں اور مسلسل طور پر روح القدس کے نئے پن سے بھرپور کریں۔''

ہماری سبت اسکول سٹڈی گائیڈ بیان کرتی ہے کہ: ''روح القدس کے بپتسمہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر روح القدس کے زیرِ اثر کر دینا، مکمل طور پر اُس سے معمور ہو جانا۔ یہ صرف ایک بار کیا جانے والا تجربہ

نہیں بلکہ یہ ایک ایسا کام ہے جسے مسلسل دھرایا جانا چاہیے جیسے کہ پولس افسیوں 18:5 میں یونانی کے فعل ''معمور'' کے ذریعے اسے بیان کرتا ہے۔

پولس رسول نے یہ بات افسیوں 5 باب میں لکھی ہے، اگرچہ اُس نے یہ بات 13:1 میں بھی لکھی ہے: ''.....اوراُس پر اِیمان لائے پاک مَوعُودہ رُوح کی مہر لگی۔'' افسس والوں نے روح القدس کو ثبوت کے طور پر حاصل کرلیا تھا۔ اس کے باوجود بھی یہ بات اُن کے لیے اہم تھی کہ: ''روح القدس سے قوت پاؤ'' اور ''اپنے آپ کو مسلسل اور لگاتار روح القدس کی تجدید سے معمور کرتے جاؤ۔'' باب نمبر 30:4 میں وہ ہمیں خبردار کرتا ہے کہ ہم روح القدس کو رنجیدہ یا اس کی بے حُرمتی نہ کریں۔

ایلن وائیٹ نے لکھا:

''ہر کارگزار کو روزانہ روح کے بپتسمہ کے لیے خداوند خدا سے منت کرنی چاہیے'' (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر 50)

''خدا کی راستبازی کے حصول کے لیے ہمیں روح القدس کی قوت سے روزانہ کی بنیاد پر تبدیل ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم الٰہی فطرت کے حصہ دار بن جائیں۔ یہ روح القدس کا کام ہے جو سب کو ترقی بخشتا، دل کو پاک کرتا، اور سرفرازی بخشتا ہے۔'' (Selected Messages 1, p.374)

ایک دوسری جگہ پر خداوند نے اُس کے ذریعے کہا: ''وہ جو پاک صحائف سے خدا کے کلام کی حیثیت سے متاثر ہوئے ہیں اور وہ اس کی تعلیمات، روزانہ سیکھنے سے، رواز نہ روحانی برکت اور قوت حاصل کرنے سے پیروی کے خواہش مند ہیں، جو ہر ایک سچے ایماندار کو روح القدس کے تحفہ کے طور پر مہیا کیا جاتا ہے۔''

(The Signs of the Times, March 8,1910)

مزید اُس نے کہا: ''ہمیں روزانہ کی بنیاد پر یسوع کی پیروی کرنا ہے۔ خدا اپنی طرف سے مدد کو کل پر نہیں ڈالتا۔'' (The Desire of Ages, p.313)

ایک اور جگہ پر یوں ہے کہ: ''ہماری ترقی کے لیے الٰہی ایجنسی سے ہمارا تعلق ہونا لازمی بات ہے۔ ہم خدا کے روح کو دیکھ سکتے ہیں مگر دُعا اور مسلسل روح القدس کو مانگنے سے ہی ایسا ہو سکتا ہے۔''

(The Review and Herald, March 2,1897,par.5)

مُجھے یہ حیران کُن عبارت بھی ملی: ''آپ کو اُس محبت کے بپتسمہ کی ضرورت ہے جس نے رسولوں کے دور میں اُن سب کو یک دل کر دیا تھا۔'' (Testimonies to the Church, Vol.8, p.191)

رومیوں 5:5 واضح کرتا ہے کہ خدا کی محبت روح القدس کے ذریعے ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔ یہی بات ہم افسیوں 3:17 میں بھی دیکھتے ہیں۔ روح القدس کا روزانہ کا بپتسمہ (روح القدس سے معمور ہونا) روزانہ کی بنیاد پر محبت کے بپتسمہ (خدا کی اگاپے محبت) کا سبب بھی بنتا ہے۔ مزید گلتیوں 5:16 میں بیان ہے کہ اس کے نتیجے میں گناہ کی قوت ٹوٹ جاتی ہے۔

شخصی عبادت کی اہمیت

اگر میں روازنہ کی بنیاد پر اپنے آپ کو یسوع کے تابع کرتا ہوں اور روح القدس سے معمور ہونے کی درخواست کرتا ہوں تو ذاتی عبادت کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

روزانہ کی عبادت اور سبت کو پاک ماننا روحانی زندگی کی بنیاد ہے۔

ہم نے پہلے ہی بائبل کی آیات اور مختلف طرح کی کہی ہوئی باتیں پڑھ لیں ہیں۔ وہ یہ بات واضح کرتی ہیں کہ اندرونی شخص روز بروز نیا ہوتا ہے۔ اس سے روزانہ کی جانے والی ذاتی عبادت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

پاک مقدس میں عبادت کی خدمات کی ساری بنیاد صبح اور شام کو گزرانی جانے والی قربانیاں تھیں۔ سبت والے دن ایک جلائی جانے والی قربانی گزرانی جاتی تھی (گنتی 28:4،10)۔ جلائی جانے والی قربانی کی کیا اہمیت تھی؟

''جلائی جانے والی قربانی گناہگار کا مکمل طور پر اپنے آپ کو خداوند کے تابع کرنے کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس میں انسان اپنے لیے کوئی بھی چیز نہیں رکھتا بلکہ وہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر ایک چیز کا مالک خدا ہے۔''

''صبح و شام کی قربانی کا وقت پاک سمجھا جاتا تھا یہ اوقات ساری یہودی قوم میں عبادت کے مقررہ اوقات، مانے جانے لگے......اس دستور میں مسیحیوں کے لیے صبح اور شام کی دُعا کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ حالانکہ خدا رسومات کے سلسلہ پر، جو عبادت کی روح سے خالی ہو، فتوے دیتا ہے، اور وہ اُن پر نہایت شفقت سے نگاہ کرتا ہے جو اُسے پیار کرتے ہیں اور جو صبح اور شام اُن گناہوں کی معافی کے لیے جو اُن سے سرزرد ہوئے معافی طلب کرنے کے لیے جھُکتے اور اُن برکات کے لیے اپنی درخواستیں پیش کرتے ہیں جن کی اُنھیں ضرورت ہے۔'' (قدیم آبائی بزرگ وانبیاء صفحہ نمبر 353)۔

کیا آپ نے غور کیا ہے کہ سبت کا تعلق ہماری روحانی زندگی کے ساتھ ہوتا ہے؟(1) کیا یہ بات واضح نہیں کہ یہ تب ہوتا ہے جب ہم ہر روز یسوع مسیح کے تابع ہوتے ہیں جو رُوح القدس کے وسیلہ ہمارے اندر سکونت کرنا چاہتا ہے۔

کیا آپ نے اہم روحانی اُصول کو اپنایا ہے: کہ خدا کو ہر روز ہر چیز پر اختیار دینا؟ یسوع نے زیتون کے پہاڑ پر یہ فرمایا: ''بلکہ تُم پہلے اُسکی بادشاہی اور اُسکی کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُمکو مل جائینگی۔''(متی 33:6)

خدا کی بادشاہی اُس وقت آپ میں ہوتی ہے جب آپ کے دل میں یسوع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں روزانہ اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنے اور اپنے دُعائیہ وقت میں اُس سے روح القدس کو مانگنا چاہیے۔ جب ہم خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو وہ ایک فیصلہ کُن وقت ہوگا: کیا ہمارا یسوع کے ساتھ ذاتی نجات دینے والا تعلق ہے اور کیا ہم اُس کے ساتھ ہیں؟ (دیکھیں یوحنا 15: 1-17)۔ اپنے ایمان کی بڑھوتری کے لیے کیا یہ آپ کی خواہش نہیں ہے؟

وہ جو بہت تھوڑا یا کم وقت خدا کے ساتھ گزارتا ہے یا جس کی عبادت کا وقت نامناسب ہے تو شائد ہفتہ میں ایک یا دو بار ہی قوت حاصل کر پائے گا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی ہفتہ میں ایک بار کھانا کھائے۔ کیا ہفتہ میں ایک ہی بار ایسا کرنا آپ کی نشوونما کے لیے نامناسب نہیں ہوگا؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسیحی جو عبادت کے بغیر ہی رہتا ہے وہ جسمانی مسیحی ہوتا ہے؟

مسیح کی راستبازی کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ہر روز رُوح القدس کی قدرت سے تبدیل ہونے کی ضرورت ہے تاکہ اُس کی الٰہی فطرت کا حصہ بن سکیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اس حالت میں رہے تو وہ بچایا ہوا نہیں ہے۔ اگر ہم محض جسمانی مسیحی ہیں تو ہماری عبادت محض ایک فرض ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم روحانی ہیں تو عبادت کرنا ہماری اشد ضرورت بن جائے گی۔

سالوں پہلے میں نے جیم ویلس کی طرف سے لکھا ہوا ایک کتابچہ بنام 'میں ڈاکو تھا' پڑھا۔ وہ مجرم تھا جو تبدیل ہو گیا۔ اُس نے پورے دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کیا مثال کے طور پر ڈاکے، چوری وغیرہ۔ اُس نے شاندار الٰہی مداخلت کا تجربہ کیا۔ اس سے میں متاثر ہوا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: میں تو ہر طرح سے ٹھیک ہی کر رہا ہوں مگر میں نے ایسا تجربہ نہیں کیا ہے۔ تب میں نے خداوند سے دُعا کی: (1) اے آسمانی باپ میں بھی اپنے دیدہ و دانستہ اور نادانستہ، تمام گناہوں کا اقرار کرنا چاہتا ہوں۔ مزید یہ کہ میں صبح ایک گھنٹہ جلدی اُٹھوں گا دُعا کروں

گا اور بائبل پڑھوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کیا تُو میری زندگی میں بھی مداخلت کرے گا۔"

خدا کا شکر ہو! اُس نے میری زندگی میں بھی مداخلت کی۔ اُس وقت سے لے کر خاص طور پر میری صبح کی عبادت کے ساتھ سبت کی عبادت بھی میری زندگی میں خدا کے ساتھ قائم ہوگئی۔

روزانہ کی بنیاد پر سپرداری روح القدس سے اپنی زندگیوں کی روازنہ کی بنیاد پر بھرپوری ہماری تبدیلی کے لیے کارآمد ہوگی۔ ایسا ہماری ذاتی عبادت کے دوران ہوتا ہے۔

روح اور سچائی سے عبادت کرنا

آیئے عبادت کی حقیقت کے بارے میں سوچیں۔ بنی نوع انسان کے لیے خدا کے آخری پیغام میں حیوان کی پرستش کرنے کی نسبت اپنے خالق کی عبادت کرنے کا موازنہ کیا گیا ہے (مکاشفہ 14:6-12)۔ عبادت کا ظاہری نشان سبت (خالق کی عبادت کرنا) ہے۔ یوحنا 4:23-24 میں باطنی عبادت کے رویہ کو دکھایا گیا ہے: "وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی سے کرینگے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں۔"

روح سے عبادت کرنے کا مطلب ہے کہ رُوح القدس سے معمور ہونا اور باہوش وحواس عبادت کرنا۔

سچائی سے عبادت کرنے کا مطلب ہے کہ مکمل طور پر یسوع کے تابع ہونا جو سچا اور برحق ہے۔ یسوع نے فرمایا: "حق ...مَیں ہُوں (یوحنا 14:6) اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کے ذریعے خدا کے کلام اور رہنمائی میں زندگی گزارنا کیونکہ اُس نے فرمایا ہے: "تیرا کلام سچّائی ہے۔" (یوحنا 17:17)۔ اور زبور نویس نے زبور 119:142 میں فرمایا ہے: "تیری شریعت برحق ہے"۔ اگر اب ہم حقیقی عبادت نہیں کرتے تو کیا ہم ایک ایسے موقع پر جہاں پر ناکامی کا خطرہ ہو نہیں ہیں؟ جسمانی مسیحیوں کے لیے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہم سب خدا کی مدد میں ترقی کرنا اور اُس کے بارے میں جاننے کے خواہش مند ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جھوٹے عقائد کی پیروی کرنا ترقی میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔

بپتسمہ اور روح القدس

کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ بپتسمہ یافتہ ہیں اس وجہ سے وہ روح القدس سے معمور ہیں اور اب سب

کچھ ٹھیک ہے اور مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈی۔ ایل۔ موڈی نے اس کے بارے میں کچھ کہا ہے: ’’بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اگر وہ ایک ہی بار معمور ہو چکے ہیں تو اب وہ ہمیشہ کے لیے معمور ہو چکے ہیں۔ میرے دوستو! ہم سوراخ دار برتن ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ہم مسلسل چشمہ کے نیچے رہیں تا کہ بھرے رہیں۔‘‘

جوزف۔ ایچ ویگنر نے کہا:

’’ایسے تمام معاملات میں جہاں پر روح القدس کا تحفہ ایک ثبوت کے طور پر دیکھا جاتا ہے وہاں پر توبہ کرنے والے گناہگار کو جسمانی تحفظ کی جھوٹی تسلی دی جاتی ہے۔ وہ اپنے بپتسمہ کو خدا کی طرف سے فضل کے طور پر سمجھتا ہے۔ بپتسمہ یافتہ ہونا اور اُس کے دل میں روح القدس کا نہ ہونا اُس کی علامت یا گواہی ہوگا.....‘‘

بپتسمہ واقعی ایک متاثر کُن فیصلہ ہوتا ہے، یہ خدا کی مرضی سے روشناس کراتا ہے، یہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہمیں ماضی کے کسی واقعہ کو اس کے ثبوت کے طور پر دیکھنا نہیں چاہیے ہم تو ماضی میں روح القدس سے معمور ہو چکے ہیں حال کو دیکھیں کہ آیا اِس وقت، ہم رُوح القدس سے معمور ہیں یا نہیں۔

کچھ لوگ بپتسمہ لینے سے پہلے ہی روح القدس حاصل کر لیتے ہیں، مثال کے طور پر کُرنیلیس اور اُس کا غلام اور ساؤل۔ دوسروں نے روح القدس اپنے بپتسمہ کے بعد حاصل کیا، مثال کے طور پر سامری یا افسس میں 12 آدمی۔ اگر کوئی پہلے، موقع پر یا بپتسمہ پانے کے بعد روح القدس کو حاصل کرتا ہے تو ایک ہی بات ہے اور یہ کہ یہ ہمارے دِلوں میں ابھی سے ہے۔ یہ بات اہم نہیں ہے کہ ماضی میں ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے بلکہ یہ کہ آج ہمارے حالات کیسے ہیں۔

میں آپ کو دوبارہ سے یاد کروانا چاہتا ہوں: ہم نے پیدائش کے وقت اپنی جسمانی زندگی حاصل کی۔ ہماری زندگی روزانہ کھائے جانے والے کھانے، پینے، ورزش، نیند وغیرہ کی وجہ سے قائم رہتی ہے۔ ورنہ ہم زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکیں۔ جسمانی زندگی کی طرح یہی اُصول ہماری روحانی زندگی کے بارے میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہم نے روح القدس کی بدولت نئی زندگی کو حاصل کیا ہے یعنی جب ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر یسوع کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ہماری روحانی زندگی روح القدس، دُعا، خدا کے کلام کے ذریعے ٹھیک رہتی ہے۔ ای۔ جی۔ وائیٹ نے کہا ہے کہ: ’’جسمانی زندگی لمحہ بہ لمحہ الٰہی قوت کی بدولت زندہ و جاوید رہتی ہے تاہم یہ براہ راست معجزہ کی بدولت قائم نہیں بلکہ یہ ان برکات کے باعث ہے جو ذاتِ الٰہی نے مہیا کر رکھے ہیں۔‘‘ (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر 284)

نہ ہی جسمانی اور نہ ہی روحانی زندگی ہم میں خود سے قائم رہتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم خدا کے مہیا کردہ وسائل کو استعمال کریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ: جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو روح القدس ہمارے ساتھ رہنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ مگر اُس کے ہمارے ساتھ رہنے کا دارومدار ہمارے اُن وسائل پر ہوتا ہے جو خدا نے ہمیں مہیا کیے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان وسائل کو بروئے کار نہ لائیں تو کیا ہم اچھے نتائج کی توقع رکھ سکتے ہیں؟

ان ''وسائل'' میں سب سے اہم وسیلہ روح القدس ہے۔ مزید دُعا بہت اہم ہے، خدا سے اُس کے کلام کے ذریعے رابطہ میں رہنا، عبادت میں حصہ لینا اور دوسری باتیں بھی شامل ہیں۔

میرا خیال ہے کہ ہم اس بات سے متفق ہو سکتے ہیں کہ باطنی انسان کے لیے روزانہ کی بنیاد پر حفاظت لازمی ہوتی ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم کو شرمناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم نہ ہی مزید کچھ کھا سکیں گے اور نہ ہی ہمارے پاس روح القدس کا ذخیرہ ہوگا۔ ''خدا اپنی مدد کو کل پر نہیں چھوڑتا'' (The Desire of Ages, p.313)۔ میرے خیال میں یہ واضح ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر اپنے آپ کو یسوع کے سپرد کرنا ضروری ہے اور یہ کہ ہمیں روزانہ اپنی زندگیوں میں روح القدس کو دعوت دینی چاہیے۔

یہ دونوں معاملات ایک ہی مقصد کے لیے ہوتے ہیں، یہ ایک سکے کے دو حصے ہوتے ہیں، یہ کہ یسوع مسیح کے ساتھ ایک قریبی تعلق رکھنا۔ اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنا۔ میں اپنے آپ کو اُسے دیئے دیتا ہوں اور روح القدس کو مانگنے کی بدولت میں اُس کو اپنے دل میں آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ بائبل کی دوسری آیات جیسے 1 یوحنا 3:24 (یوحنا 14:17، 23) میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے کہ یسوع روح القدس کی بدولت ہم میں سکونت کرتا ہے: ''اور اس کے وسیلے سے ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ اُس روح کے وسیلہ سے جو اُس نے ہمیں دی ہے، ہم میں قائم ہے۔''

روح القدس کے اثرات

جب روح القدس مجھ میں ہے تو پھر وہ مجھ میں وہ کچھ کرتا ہے جو یسوع نے بھی کیا۔ رومیوں 8:2 میں کہا گیا ہے: ''کیونکہ زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔'' ہم ''روح کی شریعت'' کی وضاحت کو اس طرح سے بیان کر سکتے ہیں کہ جب ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تو وہ روح القدس کے ذریعے کام کرتا ہے۔ صرف روح القدس ہی اُس زندگی کو مجھ میں لا سکتا ہے

جو یسوع کے ذریعے مجھے حاصل ہے۔ ای۔ جی۔ وائیٹ اسے اچھے طریقے سے واضح کرتی ہیں: ''روح القدس **ایک دوبارہ سے پیدا کرنے والے ایجنٹ کے طور پر دیا گیا ہے اور یسوع کی قربانی کے بغیر اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں** ہے.....روح القدس کی بدولت ہی دُنیا کے نجات دہندہ کی طرف سے جو کچھ ہمارے دِلوں میں لکھا جاتا ہے ہوتا ہے۔ یہ روح القدس کی بدولت ہی ہوتا ہے کہ دل پاک بنتے ہیں۔ روح القدس کی بدولت ایماندار الٰہی فطرت کے حصہ دار بنتے ہیں.....خدا کی قدرت اُن کے مطالبہ اور قبولیت کی منتظر ہوتی ہے۔''

(The Desire of Ages, p.671-672)

تھامس۔ اے۔ ڈیوس اس مرحلے کو اس طرح بیان کرتا ہے: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کے کام کے پُر اثر ہونے کا دارومدار روح القدس پر ہوتا ہے۔ جو کچھ یسوع نے کیا یعنی گتسمنی باغ میں، صلیب پر، جی اُٹھنے اور آسمان پر اُس کی کاہن کے طور پر خدمت، اس کے بغیر ناکام ہو جاتی۔ یسوع کے کام کے نتائج دُنیا کے بڑے مذاہب یا اصلاحی رہنماؤں کے کاموں سے کچھ زیادہ نہ ہوتے۔ اگرچہ یسوع نمونہ کے طور پر ان سب سے بڑھ کر تھا مگر وہ اپنی مثال اور تعلیمات سے انسانیت کو بچا نہیں سکتا۔ لوگوں کو تبدیل کرنے کے لیے اُن میں کام کرنا لازمی ہے۔ یہ کام صرف رُوح القدس کی بدولت ممکن ہے۔ جسے لوگوں کے دلوں میں بھیجا گیا ہے۔ اور یہ یسوع کے ذریعے ممکن ہوا۔

آپ روح القدس سے معمور ہیں کیا یہی ایک وجہ ہمارے لیے کافی ہے؟

''جب خدا کا روح ہمارے دلوں پر حکومت کرتا ہے تو ہماری زندگی خودبخود تبدیل ہو جاتی ہے۔ بدی کے خیالات دور ہو جاتے ہیں۔ غُصے ، حسد اور لڑائی کی جگہ مہر و محبت، خوشی و شادمانی اور حلیمی لے لیتی ہے۔'' (زمانوں کی اُمنگ، صفحہ نمبر 173)۔

روح القدس سے بھرپور زندگی کے اور بھی بہت سے قابلِ قدر نتائج ہیں مگر اس کے بغیر بہت سی کمیاں اور ناکامیاں بھی ہوتی ہیں۔ روح القدس کے بغیر زندگی کے درمیان پائے جانے والے فرق کے بارے میں مزید وضاحت باب نمبر 4 میں بیان ہوگی۔

کیا میں روح القدس سے معمور ہوں؟

روح القدس کی معموری کے حوالہ سے برائے مہربانی مندرجہ ذیل سوالات اپنے آپ پوچھیں:

- کیا میری زندگی میں روح القدس کے ہونے کے کوئی ظاہر ہونے والے اثرات پائے جاتے ہیں؟ مثال کے طور پر کیا آپ کے لیے یسوع حقیقت اور اہمیت رکھتا ہے؟ (یوحنا15 :16)
- کیا میں نے اپنے باطن سے روح القدس کی آواز کو سُننا شروع کیا ہے؟ کیا وہ میری زندگی کے بڑے اور چھوٹے فیصلوں میں میری رہنمائی کر سکتا ہے؟ (رومیوں8 :14)
- کیا میرے ساتھ کام کرنے والوں کے لیے میرے دل میں نئی قسم کی محبت اُبھری ہے؟ کیا روح القدس نے ہمدردی اور لوگوں کے بارے میں احساس پیدا کیا ہے اُن کے بارے میں جو میرے دوستوں میں شامل بھی نہیں ہیں؟ (گلتیوں5 :22؛ یعقوب2 :8،9)
- کیا میں بار بار اس بات کا تجربہ کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں روح القدس میری مدد کرتا ہے؟ کیا وہ مجھے کسی ایسے شخص کے دل تک جو پریشانیوں اور مشکلات میں گھرا ہوا ہو، رسائی کے لیے باموقع الفاظ مہیا کرتا ہے؟
- کیا روح القدس مجھے ہمت مہیا کرتا ہے کہ میں یسوع کو دوسروں میں بیان کر سکوں اور اُنہیں اُس کی طرف لانے میں اُنکی رہنمائی کر سکوں؟
- کیا مجھے اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ اُس نے میری دُعائیہ زندگی میں کیسے مدد کی ہے اور کیا خدا کے سامنے اپنے دل کے خیالات کو گہرائی سے بیان کرنے میں میری مدد کی ہے؟

جب ہم ان سوالات کے متعلق سوچیں گے تو ہم دیکھیں گے کہ ہمیں روح القدس میں ترقی کرنے، اُسے بہتر طور پر جاننے اور اُس سے مزید محبت کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔

ایک بھائی نے لکھا: میرے اور میرے باپ کے مابین صلح ہو چکی ہے۔ شخصی بیداری کے لیے اقدامات اور ’’40 روز‘‘ کتابوں کو پہلی اور دوسری بار پڑھنے کے بعد میں نے روح القدس سے معمور ہونے کا ایک شاندار تجربہ کیا ہے۔ میرے لیے خاص طور پر یہ بہت خوشگوار تجربہ تھا کہ کیسے روح القدس کام کرتا ہے اور وہ میری زندگی کے ہر پہلو میں کیسے کام کرنا چاہتا ہے۔

باپ اور بیٹے میں صلح

گواہی: میرا اپنے باپ کے ساتھ تعلق کچھ خراب ہی رہا۔ بچپن اور جوانی سے یہ میری خواہش اور دُعا رہی ہے کہ

میرا میرے باپ سے تعلق بہتر ہو سکے۔مگر یہ مسلسل بدتر سے بدترین ہی ہوتا چلا گیا۔مزید چھ سے سات سال گزر گئے۔خدا نے میرے دل میں بہت بڑا خلا پیدا کر دیا۔جب روح القدس کے لیے پڑھ اور دُعا کر رہے تھے تو مجھے اور میری بیوی کو خدا کے ساتھ بہت بڑے تجربات ہوئے۔ہم نے اپنے خاندان اور خاص طور پر اپنے باپ کے لیے دُعا کی۔اس دوران میں نے اپنے باپ سے محبت کی ایک نئی قوت حاصل کی۔میرے بچپن سے ہی جو کچھ اُس نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اُن سب کو معاف کرنے کے قابل بن گیا۔اب میں اور میرا باپ دوست ہیں۔اُس نے بھی مزید روحانی بننا شروع کر دیا ہے اور اُس نے دوسرے لوگوں کو خدا کے متعلق بتانا شروع کر دیا ہے۔اب دو سال بعد بھی میرا اپنے باپ کے ساتھ تعلق بہت اچھا ہے۔اس تجربہ کے لیے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔میں اپنے آپ کو بہت کمزور اور عام طور پر اکیلا محسوس کرتا تھا۔مگر جب سے میں نے روح القدس کے لیے روزانہ دُعا کرنی شروع کی تب سے میں ایک نئی اور شاندار قسم کی زندگی اور خدا کے ساتھ تعلق کا تجربہ کر رہا ہوں۔

دُعا: اے خداوند یسوع میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تُو مجھ میں روح القدس کے ذریعے رہنا چاہتا ہے۔تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ روزانہ کی بنیاد پر تائب دِلی کا ایمان اور محبت بھرا تعلق ترقی کر رہا ہے۔خداوند میری مدد فرما تاکہ میں روح القدس اور اُس کے کام کے بارے میں بہتر طور پر جان سکوں۔میں وہ جاننے کا خواہش مند ہوں جو وہ میرے، میرے خاندان اور میری کلیسیا کے لیے کرنا چاہتا ہے اور ہم اس یقین دہانی کو حاصل کر سکتے ہیں جب ہم روزانہ روح القدس کے لیے مانگتے ہیں تو ہم نے روح القدس حاصل کر لیا ہے۔اس بات کے لیے تیرا شکر کرتا ہوں۔آمین

افسیوں 5:18 کے مطابق ایک حکم ''روح سے معمور ہوتے جاؤ''

ہم افسیوں 5:18 میں دیکھ سکتے ہیں کہ یہ درخواست اہمیت رکھتی ہے۔مزید ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ حکم ہر ایک کے لیے ہے۔اور ہم یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ روح القدس کی معموری کی تلاش کرنا ہمارا فرض ہے۔مگر اصل یونانی حوالہ اس کو مزید واضح کر دیتا ہے۔

جو ہانس میجر نے اس حوالہ سے بیان کیا ہے: '' نئے عہد نامہ کے خطوط میں ایک حوالہ ہے جو واضح طور پر روح القدس کی معموری کے بارے میں بات کرتا ہے: 'روح سے معمور ہوتے جاؤ' (افسیوں 5:18)۔رسولوں

کے اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ روح القدس سے معمور ہونا ایک تحفہ ہے جو کہ ایک خاص حالات میں بھرپور قوت سے استعمال ہونے والا عمل ہوتا ہے۔ تاہم پولس روح القدس سے معمور ہونے کو ایک حکم کے طور پر بیان کرتا ہے جو زندگی کے حالات سے بالکل مُبرا ہے اور یہ مسیح کے سبھی پیروکاروں پر لاگو ہوتا ہے۔ مختصر اِس اہم حکم کو چار اہم عناصر میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ فعل 'معمور' (plerein) اہم انداز میں استعمال ہوا ہے۔ پولس یہاں پر سفارش یا دوستانہ نصیحت نہیں کرتا۔ وہ ہدایت نہیں دیتا کہ کوئی شخص اس بات کو قبول یا رد کرسکتا ہے۔ وہ ایک بااختیار رسول کی حیثیت سے حکم دیتا ہے۔ حکم ہمیشہ سے ہی کسی کی رضامندی سے ہی لاگو ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسیحی روح القدس سے معمور ہے تو اس کی زیادہ تر ذمہ داری خود اُس پر عائد ہوتی ہے۔ مسیحی روح القدس سے معمور ہونے کی کوشش کرنے کے حکم کے تحت ہیں۔ انسان ہوتے ہوئے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم روح القدس سے معمور ہوتے جائیں۔

2۔ یہ فعل جمع کے صیغہ میں استعمال ہوا ہے۔ یہ حکم کلیسیا میں کسی ایک فرد پر جس کو خاص فرائض دیئے گئے ہوں، عائد نہیں ہوتا۔ روح القدس سے معمور ہونا کچھ خاص لوگوں کے لیے ہی خاص شرف والی بات نہیں ہے۔ یہ بلاہٹ اُن سب لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جن کا تعلق کلیسیا سے ہے، ہر وقت اور ہر جگہ۔ کوئی بھی اس سے مُبرا نہیں۔ پولس کی نظر میں یہ بات ایک عام حیثیت رکھتی ہے کہ ہر ایک مسیحی کو روح القدس سے معمور ہونا چاہیے۔

3۔ فعل، زمانہ مجہول میں ہے۔ یہ اس طرح سے نہیں کہتا کہ: 'خود کو روح سے بھرلو' بلکہ 'روح القدس سے معمور ہوتے جاؤ' کوئی شخص خود اپنے آپ کو روح القدس سے معمور نہیں کرسکتا۔ یہ تو صرف روح القدس کا ہی کام ہوتا ہے۔ یہاں پر اس کی قدرت موجود ہے۔ مگر کسی کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہیے تا کہ روح القدس اُس کو معمور کرسکے۔ اُس کی اپنی رضامندی کے بغیر یہ روح القدس اُس میں کام نہیں کرتا۔

4۔ یونانی اصطلاح میں یہ زمانہء حال میں ہے۔ اس اصطلاح کا زمانہ حال میں ہونا ایک موقع کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک ہی بار کیئے گئے عمل والے زمانہ کی نسبت یہ ایسا موقع ہے جسے مسلسل دہرایا جانا چاہیے۔ اس کے مطابق روح القدس سے معمور ہونا صرف ایک ہی بار کیا جانے والا تجربہ نہیں ہے، یہ ایک جاری رہنے والا تجربہ ہوتا ہے۔ مسیحی ایک ایسا برتن ہے جسے صرف ایک بار بھر دینا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کو مسلسل بھرتا رہنا چاہیے۔ یہ جملہ اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے: 'اپنے آپ کو مسلسل اور لگاتار روح القدس کی معموری سے نیا کرتے جائیں۔''

روح القدس سے معمور ہونا جو ہمیں بپتسمہ کے وقت دیا جاتا ہے (مکمل سپرداری کے ساتھ پانی اور روح القدس سے دیا جانے والا بپتسمہ)، اگر اس کو برقرار نہ رکھا جائے تو یہ ضائع ہوسکتا ہے۔ اگر یہ ضائع ہوجائے تو اسے دوبارہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ روح القدس سے معمور ہونا دہرانا چاہیے تاکہ روح القدس ہماری زندگی کے تمام شعبہ جات پر اپنا قبضہ جمالے اور ہماری روحانی زندگی کمزور نہ ہوجائے۔ روح القدس سے معمور ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم مقدار میں اُس کو زیادہ لے لیں بلکہ روح ہمارے اندر زیادہ سے زیادہ سرائیت کر جائے۔ اسی وجہ سے پولس نے تمام ایمانداروں کو مسلسل روح القدس سے معمور ہونے کا حکم دیا۔ یہ ایک مسیحی کے لیے عام حالت ہوتی ہے۔ بپتسمہ ایک دفعہ اور معموری کی مسلسل ضرورت ہے۔

خداوند نے خود سے یہ حکم دیا ہے:

"اپنے آپ کو مسلسل اور دوبارہ سے روح القدس سے معمور کرتے ہوئے نئے بنتے جاؤ۔"

باب نمبر 4

متوقع اختلافات!

روح القدس سے معمور زندگی کا ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جب ہم روح القدس کے لیے دُعا نہیں کرتے تو ہم کیا کچھ کھو بیٹھتے ہیں؟

جسمانی اور روحانی مسیحیت کے درمیان فرق

جسمانی مسیحیت کے نتائج تو پہلے ہی علیحدہ سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں کچھ نتائج ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

- انسان اس حالت میں نجات یافتہ نہیں ہوتا (رومیوں 8:6-8؛ مکاشفہ 3:16)۔
- خدا کی محبت، اگاپے محبت اُس شخص میں نہیں ہوتی۔ (رومیوں 5:5؛ گلتیوں 5:22)

اُن کا مکمل طور پر انحصار انسانی محبت پر ہی ہوتا ہے، جسمانی خواہش ختم نہیں ہوتی (گلتیوں 5:16)۔

- یہ شخص روح القدس کی قوت سے بھرپور نہیں ہوتا۔ (افسیوں 3:16-17)
- مسیح ایسے شخص میں نہیں رہتا۔ (1 یوحنا 3:24)
- ایسے شخص کو یسوع کی گواہی کے لیے قوت حاصل نہیں ہوتی (اعمال 1:8)۔
- ایسا انسان انسانی فطرت سے عمل کرتا ہے (1 کرنتھیوں 3:3) جس کی وجہ سے اُس میں حسد اور پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
- ایک اُصول کے طور پر ایسے انسان کے لیے اس کو قبول کرنا مشکل تر ہوتا ہے۔
- اُن کی دعا نا مناسب ہو سکتی ہے۔
- یہ انسان صرف انسانی صلاحیت سے ہی دوسروں کو معاف کرتا ہے اور اُس میں حسد کو برداشت کرنے کی اہلیت موجود نہیں ہوتی۔

جسمانی مسیحی اکثر فطری انسان کے طور پر عمل کرتا ہے۔ پولس بیان کرتا ہے: ”تو کیا تم جسمانی نہ ہوئے

اور انسانی طریق پر نہ چلے؟''(1 کرنتھیوں3:3)۔کئی بار اُس کے اعمال روحانی انسان کے طور پر ہوتے ہیں اگرچہ وہ اپنی ہی قوت اور اہلیت سے اس طرح سے رہ رہا ہوتا ہے۔

روحانی مسیحی خدا کی معموری کا تجربہ کرتا ہے:

''کہ وہ اپنے جلال کی دَولت کے مُوافق تُمہیں یہ عِنایت کرے کہ تُم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی اِنسانیّت میں بہُت ہی زورآور ہو جاؤ۔اور اِیمان کے وسِیلہ سے مسِیح تُمہارے دِلوں میں سُکُونت کرے تاکہ تُم محبّت میں جڑ پکڑ کے اور بُنیاد قائِم کرکے۔سب مُقدّسوں سمیت بخُوبی معلُوم کرسکو کہ اُس کی چَوڑائی اور لمبائی اور اُنچائی اور گہرائی کِتنی ہے۔اور مسِیح کی اُس محبّت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تُم خُدا کی ساری معمُوری تک معمُور ہو جاؤ۔ اَب جو اَیسا قادِر ہے کہ اُس قُدرت کے مُوافِق جو ہم میں تاثِیر کرتی ہے ہماری دَرخواست اور خیال سے بہُت زِیادہ کام کرسکتا ہے۔کلِیسیا میں اور مسِیح یِسُوع میں پُشت در پُشت اور ابدُ الآباد اُس کی تمجِید ہوتی رہے۔آمِین۔'' (افسیوں3:16-21)

جسمانی مسیحیت کے اثرات

مجھے اپنے خاندان اور اپنی اُن کلیسیاؤں کے لیے افسوس ہے جن میں مَیں نے روح القدس کی کمی میں ہی پاسبان کے طور پر خدمت کی ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی سچ ہے کہ جب تک ہم اپنے آپ کی رہنمائی نہیں کرتے تب تک ہم کسی دوسرے کی رہنمائی نہیں کرسکتے۔ہمیں یہ بھی محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ خاندان اور کلیسیا میں موجود کوئی بھی شخص جس میں روح القدس کی کمی ہو، اس کی وجہ سے یہ کمی مزید بڑھتی ہی جاتی ہے۔

بچے اور نوجوان

جسمانی مسیحیت ایک آزاد مسیحی زندگی میں فروغ پا رہی ہے۔لوگ لاعلمی میں بہتر نیت سے وہ کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو وہ خود نہیں کرسکتے اور پھر وہ اس سے دور چلے جاتے ہیں۔کیا یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے بہت سے نوجوانوں کو کھو رہے ہیں؟ نتیجے کے طور پر کیا وہ جسمانی مسیحی بن گئے ہیں اور پھر اُنہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ کیا یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ اس بات کو سنجیدگی سے نہیں لیتے یا وہ مزید چرچ میں نہیں آتے یا وہ کلیسیا کو چھوڑ چکے ہیں؟

کچھ عرصہ پہلے ایک بزرگ بھائی نے اپنی کلیسیا کو بتایا: ''آج ہماری زندگیوں میں اور ہمارے نوجوانوں کی زندگیوں میں جو مشکلات ہیں اُن کی کوئی وجہ ہے: نئی نسل روح القدس کے کام اور اُس کی معموری کو سمجھنے میں ناکام ہو چکی ہے۔''

آیئے میں آپ کو نیم گرمی کے اثرات (اپنے آپ کو مکمل طور پر یسوع کے تابع نہ کرنا) کو یاد کرواتا ہوں: ''نصف دل والے مسیحی بے ایمان لوگوں سے بدتر ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے دھوکہ باز الفاظ اور بے ایمانی والی حالت سے بہت سے لوگ بھٹک جاتے ہیں۔۔ بے ایمان اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں۔ نیم گرم مسیحی دونوں گروہوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ نہ تو اچھے دنیادار ہوتے ہیں نہ ہی اچھے مسیحی۔ شیطان اُن کو ایسا کام کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے جو کوئی اور نہ کر سکے۔''

تاہم اگر ہم روحانی زندگی گزارتے ہیں تو ہم اپنے بچوں کی رہنمائی خدا کی مدد سے کر سکتے ہیں۔ ایلن وائیٹ نے بہت اچھا کہا ہے:

''ہم نے اپنے بچوں کو دُعا کرنا سکھائی کیونکہ آپ کے پاس روزانہ روح القدس کا بپتسمہ حاصل کرنے کا یہ ایک موقع ہوتا ہے۔ آیئے مسیح آپ کو اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے مددگار کے طور پر استعمال کر سکے۔ دُعا کے ذریعے آپ ایک تجربہ حاصل کر سکیں گے جو آپ کے بچوں پر کی جانے والی خدمت کو مزید کامیاب بنا دے گی۔''

(Child Guidance, p.69)

ہم اپنے بیٹوں کو دُعا کرنا سکھاتے ہیں۔ مگر کیا ہمیں روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کے حصول کے لیے دُعا کرنا نہیں سیکھانا چاہیے؟ یا کیا ہمیں خود سے اِسے جاننا نہیں چاہیے؟ اُس وقت میں اور میری بیوی اس کے بارے میں جانتے نہ تھے۔ میں خدا کا شکرگزار ہوں کہ اب میں یہ بات جان گیا ہوں کہ ہم میں کس طرح سیکھنے کی کمی تھی۔ مگر اس کے نتیجے میں کتنا نقصان ہوا؟

اُن لوگوں کے کیا ہی اچھے بچے ہوں گے جو والدین اپنے آپ کو روزانہ کی بنیاد پر یسوع کے سپرد کرتے اور روح القدس کے لیے دُعا مانگتے ہوں گے۔

ماحول- الٰہی محبت یا صرف ایک دوسرے کے ساتھ دیکھنے میں ٹھیک ہونا؟

شادی شدہ زندگیوں اور خاندانوں، کلیسیا کے ماحول اور جسمانی یا روحانی مسیحیوں سے رفاقت سے کیا

فرق پڑتا ہے، اگر ایک منظّم زندگی میں خدا کی قدرت کی کمی ہو، اگر خدا کی محبت اور گناہ کی قدرت کو توڑا نہ گیا ہو یا پھر اگر خدا کے فضل سے یہ سبھی باتیں ہم میں موجود ہوں؟

قدامت پسند جسمانی مسیحی قابلِ تنقید ہوتا ہے۔ یہ اچھی بات نہیں ہوتی۔ اگر چہ ہم کو خدا سے اچھی طرح سے بات کرنا ہوتی ہے مگر اس موقع پر ہم کو یہ بات بھی محسوس کرنی چاہیے کہ تبدیلی تب ہی ہوگی جب یہ اندرونی طور پر آئے گی۔

آزاد خیال انسان کو غیر سنجیدہ دُنیاوی طریقوں کو اپنانے والا نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ خدا اس کو برکت نہیں دے سکتا۔

جوزف کیڈر نے آج کلیسیا کی حالت کو اس طرح بیان کیا ہے: ''غفلت، سطحی پن، دُنیا داری، سخی پن میں کمی، خادم غصے میں ہوتے ہیں، نوجوان نسل کا کلیسیا کو چھوڑنا، خود کا کمزور انتظام، بنا اصل نتائج کے منصوبے بنانا، مضبوط اور وفادار انسانوں میں کمی ہے۔''

ہماری مشکل کی وجہ یسوع کے ساتھ رابطہ میں کمی (یوحنا15:1-5) اور انسانی کوششوں پر بہت زیادہ بھروسہ ہے (زکریاہ 4 : 6)۔ کیڈر روح القدس سے معمور زندگی میں اس بات کے حل کو بھی دیکھتا ہے (اعمال1:8)۔

یسوع نے ہمیں ایک نیا حکم دیا:

''مَیں تُمہیں ایک نیا حُکم دیتاہُوں کہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو کہ جَیسے مَیں نے تُم سے محبّت رکھّی تُم بھی ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ اگر آپس میں محبّت رکھّو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔''

اس کا مطلب یہ ہے مسیح کی طرح محبت رکھنا: الٰہی محبت (اگاپے) کے ذریعے محبت کرنا۔ جب ہم روح القدس سے معمور ہوں گے تب ہی ہم ایسا کر سکیں گے۔

''خداوند کے لیے اعلیٰ اور بے پناہ محبت اور اپنے بھائی بندوں سے بے لوث چاہت ہی آسمانی باپ کی طرف سے سب سے بڑا تحفہ ہے۔ یہ محبت محض جذبات ہی نہیں بلکہ الٰہی اُصول اور ضابطہ ہے جو ایک دائمی قوت ہے۔ اس محبت کو غیر مخصوص شدہ دل (سبھی جو روح القدس سے معمور نہیں ہوتے) اسے کسی طرح بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف دل میں ملتی ہے جس میں یسوع رہتا ہے۔'' (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر551)

میرے خیال میں اگر ہم ایک دوسرے سے ''صرف'' اچھا رہتے ہی ہیں یا پھر ہم اس سے بھی آگے

بڑھتے ہیں اور خدا کی محبت سے اُن کو محبت کرتے ہیں۔ ای۔ جی۔ وائیٹ ایک اہم نشانی دیتی ہیں:

''عاجزی اور پُرسکون زندگی والا رویہ رکھنے سے ننانوے فیصد تک وہ مشکلات ہماری زندگی کے خطرے کا باعث ہوتی ہیں اُن سے ہم بچ سکتے ہیں۔'' (Testimonies for the Church, Vol.4, p.348)

خدا کا کلام 1 تھسلنیکیوں 1:3-8 میں مادی زندگی کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہے۔ یہ آیات دوسری باتوں کے علاوہ ازدواجی رشتے میں پاکیزگی سے رہنے کے متعلق بیان کرتی ہیں۔ اس کا موازنہ نامختون لوگوں کی جسمانی خواہشوں سے کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ زندگی کی پاکیزگی کو تین بار بیان کرتا ہے اور روح القدس کے بارے میں بھی تو ہم یہ محسوس کرسکتے ہیں کہ اسی طرح روح القدس کو ہماری ازدواجی زندگی کو بھی تبدیل کرنا چاہیے۔ ہمارے لیے عظیم خوشی اور ہماری ازدواجی زندگی کی خوشحالی خدا کا مقصد ہے۔ کیا یہ ہمیں اس بات کو واضح طور پر بیان نہیں کردیتا ہے کہ ظاہری طور پر کسی سے محبت ظاہر کرنے کی نسبت خدا اس بارے میں ہماری مدد کرنا چاہتا ہے؟

یسوع نے اپنے شاگردوں کے اتحاد کے لیے دُعا کی: ''تا کہ سب ایک ہوں یعنی جِس طرح اَے باپ! تُو مُجھ میں ہے اور مَیں تُجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دُنیا اِیمان لائے کہ تُو ہی نے مُجھے بھیجا۔'' (یوحنا 21:17)

ولیم جی۔ جوہانسن کہتے ہیں: ''بہت سے ایڈوینٹسٹ لوگوں کو ابھی بھی اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ مسیح کے ساتھ ایک ہونے کا کیا مطلب ہے۔ شاید ماضی میں ہم اس کی اہمیت کو جاننے سے قاصر رہے ہوں یا پھر ہم کسی غلط راستے پر نکل گئے ہوں۔''

''جب خدا کے لوگ روح القدس میں ایک ہوں گے تو ہر طرح کا فریسی پن، ہر طرح کی خودغرضی جو یہودی قوم کا گناہ رہا ہے، وہ اُن کی زندگیوں سے خارج ہو جائے گا۔''

جب ہم روح القدس سے معمور ہو جاتے ہیں تو مسیح ہم میں ہوتا ہے۔ روحانی مسیحیت میں ہماری خداوند کے سامنے پیش کی جانے والی دُعاؤں کا جواب بھی شامل ہوتا ہے۔ ای۔ جی۔ وائیٹ فرماتی ہیں: ''جب خدا کے لوگ روح القدس میں ایک ہوں گے تو ہر طرح کا فریسی پن، ہر طرح کی خودغرضی جو یہودی قوم کا گناہ رہا ہے، وہ اُن کی زندگیوں سے خارج ہو جائے گا.... خدا اُن بھیدوں کو اُن پر آشکارہ کرے گا جو کئی زمانوں سے پوشیدہ تھے۔ وہ اُن پر ظاہر کرے گا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی ہے اور وہ دولت مسیح ہے جو جلال کی

اُمید ہے'(کلُسیوں27:1)۔''(Selected Messages, Book 1, P.386)

درست صلاح کاری

اگر یہ عمل خدا کی محبت سے نہ کیا جاتا تو یہ تخلیقی اصلاح پر کیسا اثر ڈالتا؟ اس سلسلے میں کلیسیا میں کونسے فیصلہ جات کیئے جائیں گے جس میں بہت سے جسمانی مسیحی پائے جاتے ہیں یا پھر یہاں تک کہ موجودہ پاسبان یا صدر بھی اس زمرے میں شامل ہو؟ ایک پاسبان کے طور پر جب میں اپنے کام پر سوچتا ہوں تب مجھے اس بات کا تاثر ملتا ہے کہ روحانی کلیسیائی ممبران گرے ہوئے جسمانی کلیسیائی ممبران کو دوبارہ واپس لاتے ہیں۔اور جب کوئی شخص توبہ کرتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے تب یہ اصلاح کا مرحلہ مکمل ہوجاتا ہے۔بعض اوقات جسمانی مسیحی اصلاح کو سزا کے طور پر استعمال کرنا ظاہر کرتے ہیں اور یہاں تک کہ اپنے اختیار کو غلط استعمال بھی کرتے ہیں (متی18:15-17؛1 کرنتھیوں3:1-4؛2 کرنتھیوں3:10؛یعقوب19 آیت)۔

اٰخیر زمانہ کے لیے خدا کا نبوتی کلام

خدا اپنے نبیوں کے ذریعے اہم باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرتا رہا ہے(عاموس3:7)۔اسی طرح سے اُس نے ایلن وائیٹ کے ذریعے اس اخیر دور میں اپنا اہم نبوتی پیغام مہیا کیا ہے۔اگرچہ ماضی کی نسبت اب بہت سی باتیں مختلف ہوگئیں ہیں کیونکہ ماضی میں خدا سے وقت کے مطابق ہدایات حاصل کرنا بہت اہم اور لازمی حیثیت رکھتا تھا۔آج ہم اس کو ایک ''موجودہ حالت'' پکار سکتے ہیں۔ایلن وائیٹ کے مطابق یہ پیغامات یسوع کی آمد تک کارآمد ہیں۔ چونکہ اس کی اصلاح میں طرز زندگی کی تبدیلی،سرزنش، ملامت وغیرہ ہیں،اس لیے ان باتوں کو ایک جسمانی شخص کی نسبت روحانی انسان جلد قبول کرسکتا ہے۔(لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اگر کوئی ان باتوں کو اہمیت دیتا ہے تو وہ خودبخود روحانی بن جاتا ہے)۔استثنا18:19 کے حوالے کے متعلق عقل مندی سے سوچنا ہوگا کہ''اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جنکو وہ میرا نام لے کر کہیگا نہ سُنے تو میں اُنکا حساب لونگا۔''

اس سے ہم پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ایک سچے نبی کی طرف سے دیا جانے والا پیغام اُن کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ کوئی سچا نبی ہے؟ خدا کا کلام اس سلسلے میں پانچ جانچنے والے نقاط مہیا کرتا ہے۔ایک سچا نبی ان پانچ نقاط پر پورا اُترنا چاہیے۔

1۔ اُن کی طرزِ زندگی۔ ''اُنکے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لوگے'' (متی 7:15-20)

2۔ پیشن گوئیوں کا پورا ہونا: استثنا 18:21-22 (کچھ خاص پیشن گوئیوں سے ہٹ کر مثال کے طور پر یوناہ نبی کے بارے میں)

3۔ خدا کی وفاداری کے لیے بلاہٹ (خدا کا کلام)۔ استثنا 13:1-5

4۔ یسوع کو ایک حقیقی انسان اور حقیقی خدا کے طور پر ماننا۔ 1 یوحنا 4:1-3

5۔ بائبل کی تعلیمات سے متفق ہونا۔ یوحنا 17:17

خدا کے سبھی احکام جن میں نبیوں کی طرف سے دی گئی اصلاح بھی شامل ہے، یہ سبھی کچھ ہماری اپنی بھلائی کے لیے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ قابلِ قبول حیثیت رکھتی ہیں۔ تب ہی روحانی لوگ خدا کی قدرت کی پیروی کر سکیں گے اور خوشی کے ساتھ مزید جانیں گے کہ اس سے زندگی میں کامیابی ملتی ہے۔ ''خداوند اپنے خدا پر ایمان رکھو تو تُم کامیاب کئے جاؤ گے۔ **اُسکے نبیوں کا یقین کرو تو تُم کامیاب ہوگے**'' (2 تواریخ 20:20)

سبت اسکول گائیڈ میں زندگی اور روح القدس اور خدا کے سچے نبی کے کلام کے مابین پایا جانے والا فرق یوں بیان کیا گیا ہے: ''جو بھی نبوتی کلام کو رد کرتا ہے وہ اپنے لیے روح القدس کی ہدایات کو روک دیتا ہے۔ آج کے حالات اُس وقت کے حالات سے کچھ مختلف نہیں ہیں، جب لوگوں کا خدا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور منفی اثرات کے تحت ہی رہتے تھے۔''

منصوبہ بندی / حکمتِ عملی

ایک اہم بات یہ ہے کہ کلیسیا اور مشن کے کام میں دی جانے والی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے بہتر حل اور طریقوں کی تلاش کی جائے۔ یہ ہماری منصوبہ بندی اور حکمتِ عملی کا سوال ہے۔ اس میں خاص کام کلیسیا کو روحانی طور پر مضبوط کرنا اور مزید روحوں کو بچانا شامل ہے۔

میں 65 سالوں سے بپتسمہ یافتہ ہوں اور خادم کی حیثیت سے 43 سال تک کام کرتا رہا۔ ہم نے پروگرام اور منصوبہ بندی کو بہت زیادہ ترقی دی۔ ہم نے سخت محنت کی۔ اس حوالہ سے مجھے ڈیوائٹ نیلسن کے وہ الفاظ یاد آئے ہیں جو اُس نے 2005ء کی جنرل کانفرنس سیشن میں بیان کئے تھے۔

''ہماری کلیسیا نے قابلِ تحسین منصوبے اور پروگرام بنائے ہیں لیکن اگر ہم بالآخر اپنی روحانی دھوکہ

بازی (روح القدس کی کمی) کو تسلیم نہ کریں گے جو کئی سالوں سے ہمارے خادموں اور رہنماؤں پر قبضہ جمائے ہوئے ہے تو ہم برائے نام مسیحیت سے کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔''

اسی موقع پر ڈینس سمتھ کہتے ہیں۔

''میں منصوبہ بندی، پروگرام اور طریقہ کار کے خلاف نہیں ہوں۔ مگر مجھے اس بات کی فکر ہے کہ ہم خدا کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے عام طور پر ان باتوں پر انحصار کرتے ہیں۔ منصوبہ سازی، پروگرام اور طریقہ کار خدا کے کام کو مکمل نہیں کر سکیں گے۔ عظیم مُبلغ، شاندار مسیحی اجتماع، سیٹلائٹ کے ذریعے پیش کیے جانے والے پروگرام خدا کے کام کو مکمل نہیں کر سکیں گے۔ خدا کا روح اس کام کو مکمل کرے گا، خدا کا روح جو روح سے معمور آدمیوں اور عورتوں کے ذریعے سے بولتا اور کام کرتا ہے۔''

بپتسمہ / روحوں کو جیتنا

بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ روح القدس لوگوں کو مسیح کے لیے جیتنے کے لیے لازمی حیثیت رکھتا ہے (دیکھیں اعمال کی کتاب)۔ جرمنی میں ایک طرف وہ کلیسیائیں ہیں جو ترقی کر رہی ہیں جبکہ دوسری طرف وہ کلیسیائیں ہیں جو کم یا ڈوبتی جا رہی ہیں۔ دُنیا بھر میں پچھلے 60 سالوں میں ہماری کلیسیا کے ممبران میں بیس فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ جرمنی کی اس حالت کی ہم کئی وجوہات بیان کر سکتے ہیں۔ مگر میرے لیے ایک بات تو واضح ہے: بڑی وجہ روح القدس کی کمی ہے۔ فطری طور پر یہ مسئلہ ہمیں اپنے زیر اثر کئے ہوئے ہے۔ ہم اپنے بہت سے منصوبے اور پروگرام بڑھا کر اُن میں ترقی کر سکتے ہیں۔ (1) ہم دیکھ چکے ہیں کہ اپنی بہترین کوششوں کے باوجود بھی، روح القدس کی کمی کی وجہ سے ہم نے بہت سا وقت اور پیسہ ضائع کیا۔ اور ہم ناکامی کی راہوں پر چلے گئے۔ ایلن جی وائیٹ کے یہ دو اقوال اس بارے میں وضاحت کرتے ہیں:

''اُن کلیسیائی ممبران کے باعث جو کبھی تبدیل نہ ہوئے تھے بلکہ وہ ایک ہی بار تبدیل ہوئے اور پھر واپس چلے گئے تو اب خداوند اس وجہ سے بہت سی روحوں کو سچائی کی طرف نہیں لاتا۔ اس مجبوری کے تحت وقف ہونے والے ممبران (جسمانی مسیحی) کا نئے مسیحیوں پر کیسا اثر ہوگا؟''

(Testimonies for the Church, Vol.6, 370)

''اگر ہم اپنے آپ کو خدا کے سامنے عاجز کرتے اور مہربان اور مہذب اور نرم دل اور رحم دل ہوتے تو

اب جہاں پر ایک ہی تبدیل شدہ شخص ہے وہاں پر ایک سو لوگ سچائی کی طرف تبدیل ہو چکے ہوتے۔''

(Testimonies for the Chruch, Vol.9,p.189)

دوسری طرف ہم اُن لوگوں کو بپتسمہ دے دیتے ہیں جو مناسب طور پر تیار نہیں بھی ہوتے۔ ای۔ جی۔ وائیٹ نے بیان کیا:

''اس دور میں نئی پیدائش کا تجربہ ایک انوکھا معاملہ بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلیسیا میں بہت سی مشکلات پائی جاتیں ہیں بہت سے لوگ جو مسیح کے نام کے دعوے دار ہیں وہ ناپاک اور مکروہ ہوتے ہیں۔ وہ بپتسمہ یافتہ تو ہوتے ہیں مگر وہ زندہ ہی دفن ہو چکے ہوتے ہیں۔ خودی نہیں مری، اور اسی وجہ سے وہ مسیح میں نئی زندگی کے ساتھ زندہ نہیں ہوئے۔'' (MS 148)

یہ 1897ء میں لکھا گیا۔ آج کے حالات کیسے ہیں؟ مسئلہ یہ ہے: ''جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' (یوحنا 5:3)۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہر دور میں ہم میں روح القدس کی کمی رہی ہے۔

روح القدس اور لوگوں تک رسائی کرنا

خدا ہمیں رُوح القدس اور منادی کے مطلب کو سمجھنا بتاتا ہے: ''روح القدس کی مسلسل مدد اور موجودگی کے بغیر خدا کے کلام کی منادی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہی ایک ایسا اُستاد ہے جو الٰہی سچائی کو سکھاتا ہے۔ جب روح القدس کے ذریعے سچائی دل میں اُترے گی تب ہی زندگی میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ کوئی خدا کے کلام کے پیغام کو پہنچا سکتا ہے، وہ اُس کے سبھی اِحکام اور وعدوں سے بھی واقف ہوسکتا ہے مگر جب تک اس سچائی کو روح القدس گھر مہیا نہ کرے تو کوئی بھی روح اُس کونے کے سرے کے پتھر پر نہ گرے گی اور ٹوٹے گی۔ کسی بھی طرح کی تعلیم سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جبکہ خدا کے روح کے تعاون کے بغیر کوئی بھی روشنی کا منبع نہیں بن سکتا۔''

(The Desire of Ages, p.671)

منادی کرنا صرف ایک واعظ کو سُنانا ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ لیکچر سُننے، بائبل کا مطالعہ کرنے اور کیئر گروپ میں شمولیت سے ایسا ہوسکتا ہے۔

رینڈی میکسویل کہتا ہے:

’’مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم زندہ خدا سے رابطہ کرنے کی پیاس کے باعث مر رہے ہیں۔‘‘

روح القدس کی کمی خوف کا باعث بھی ہوتی ہے کیا یہ کہنے میں ایمیلیو کچنلی سچا ہے جب اُس نے یہ کہا؟:’’ہم گناہ آلودہ دُنیا کے نشیب وفراز سے بچنے میں کامیاب کیوں نہیں ہوتے؟ ہماری قائلیت میں کچھ غلطی پائی جاتی ہے۔ہم کشمکش سے خوفزدہ ہوتے ہیں، اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات سے خوفزدہ ہوتے ہیں، ہم مشکلات سے خوفزدہ ہوتے ہیں، ہم کام کے چھوٹ جانے سے خوفزدہ ہوتے ہیں، ہم اپنے وقار کے کھو جانے کے خطرے میں ہوتے ہیں۔اس لیے ہم خاموش اور چھپے رہتے ہیں۔ہم محبت بھرے اور پُر زور انداز میں انجیل کی منادی کرنے سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔‘‘

انجیل کی منادی کرنے کا حل اعمال 31:4 میں موجود ہے:’’جب وہ دُعا کر چکے تو جِس مکان میں جمع تھے وہ ہِل گیا اور وہ سب رُوح القُدس سے بھر گئے اور خُدا کا کلام دِلیری سے سُناتے رہے۔‘‘

روح القدس اور ہماری شائع کردہ تحریریں

ہماری اشاعت کے بارے میں کچھ یوں کہا جاتا ہے:’’اگر لکھنے والے کے ساتھ خدا کی نجات ہے تو وہی روح پڑھنے والا بھی محسوس کرے گا۔خدا کے روح سے تحریر شدہ ایک پیپر سے فرشتے خوش ہوتے ہیں اور یہی تاثر پڑھنے والے پر بھی پڑتا ہے۔مگر ایسا تحریر کردہ پیپر جو مکمل طور پر خدا کے جلال میں لکھا ہوا نہیں ہوتا، جس میں وفاداری شامل نہیں ہوتی اس سے فرشتے بھی افسردہ ہوتے ہیں۔وہ دور ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والے کو اس سے متاثر نہیں کرتے کیونکہ خدا اور اُس کا روح اس میں نہیں ہوتا۔الفاظ تو اچھے ہوتے ہیں مگر اس میں خدا کے پاک روح کے اثر کی کمی ہوتی ہے۔‘‘(PH. 016,p.29)

میں دوبارہ سے اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں: جو کچھ ہم کرتے وہ بُرا نہیں ہوتا۔کسی بھی طرح سے نہیں۔ہم نے بہت اہم اور اچھی بات کو بڑھالیا ہے؛ خدا نے یقینی طور پر جہاں تک ممکن ہو برکت دی ہے۔مگر اہم سوال یہ ہے: کیا ہم ان ذمہ داریوں کو روحانی یا جسمانی مسیحی کے طور پر نبھاتے ہیں؟ ایک بات تو یقینی ہے: جب ہم جسمانی حیثیت سے ان کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم بہت سا وقت یونہی ضائع کر دیتے ہیں؛ ہم بہت سے ایسے کام کریں گے جن کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

روح القدس: نہ پہلی نہ پچھلی بارش

''پہلی بارش یعنی روح القدس سے معمور ہونا ہمیں روحانی بڑھوتری دلاتی ہے جو لازمی حیثیت رکھتی ہے تاکہ ہم پچھلی بارش سے فائدہ اُٹھا سکیں۔''

''پچھلی بارش، زمین کی فصل کی کٹائی کے لیے روحانی فضل کی نمائندگی کرتی ہے جو کلیسیا کو ابن آدم کی آمد کے لیے تیار کرتی ہے۔لیکن اس سے پہلے کہ پہلی بارش نہ برسے، زندگی کا کوئی وجود نہیں ہوتا؛ سبز کونپلیں موسمِ بہار میں بڑھ نہیں سکیں۔اس سے پہلے کہ پہلی برسات اپنا کام نہیں کر لیتی تو پچھلی برسات کاملیت کا کوئی پھل نہیں لا سکتی۔''

(The Faith I live By, p.333)

روح القدس اور بائبل کی راستبازی

''یہ (بائبل کی راستبازی) یسوع پر ایمان، خدا کے روح کی قوت کی بدولت ہی مکمل ہو سکتی ہے۔''

(The Great Controversy, p.469)

کیا کوئی بڑا کام روح القدس کے بغیر ہو سکتا ہے؟

کیا بڑے ادارے، کامیاب منادی کے پروگرام اور بہت اچھی منصوبہ بندی روح القدس کے بغیر ترقی کر سکتی ہے؟ ساؤتھ افریقہ کا ایک بڑا مشنری، اینڈریو مری نے اس واقعہ کو ممکنہ طور پر جانا ہے اور یہ بات حقیقت پر مبنی ہے جب اُس نے یہ لکھا:

''میں جو کچھ خدا کی کتاب اور خدا کی بادشاہت میں ہے اُس کے بارے میں منادی کر سکتا ہوں، لکھ سکتا ہوں، سوچ یا غور اور اس باتوں پر توجہ کرنے والا ہو سکتا ہوں مگر اس کے باوجود بھی مجھ میں روح القدس کی کمی ہو سکتی ہے۔میں پریشان ہوں کہ اگر آپ مسیح کی کلیسیا میں منادی کرتے ہیں اور پھر بھی آپ پوچھتے ہیں، تو افسوس! کلام کی منادی میں بہت کم تبدیل کرنے والی قوت ہوتی ہے، بہت زیادہ کام کرنا اور ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں بہت کم کامیابی کا ہونا، خدا کا کلام ایمانداروں کو پاکیزگی اور راستباز بنانے میں بہت کم اثر رکھتا ہو تو جواب مل جائے گا: ایسا روح القدس کی قوت کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس انسانی زندگی (دیکھیں گلتیوں 3:3) سے بہتر کوئی اور نہیں ہو سکتی اور انسانی قوت نے روح القدس کی جگہ لے لی ہے۔''

روح القدس اور صحت

''پَس اَے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اپنے بَدَن اَیسی قُربانی ہونے کے لِئے نذر کرو جو زِندہ اور پاک اور خُدا کو پسندِیدہ ہو۔ یہی تُمہاری معقُول عِبادت ہے۔'' (رومیوں 12:1)

''کیا تُم نہیں جانتے کہ تُم خُدا کا مَقدِس ہو اور خُدا کا رُوح تُم میں بسا ہُؤا ہے؟ اگر کوئی خُدا کے مَقدِس کو برباد کرے گا تو خُدا اُس کو برباد کرے گا کِیُونکہ خُدا کا مَقدِس پاک ہے اور وہ تُم ہو۔'' (1 کرنتھیوں 3:16-17)

''کیا تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا بَدَن رُوح القُدس کا مَقدِس ہے جو تُم میں بسا ہُؤا ہے اور تُم کو خُدا کی طرف سے مِلا ہے؟ اور تُم اپنے نہیں۔ کِیُونکہ قیمت سے خرِیدے گئے ہو۔ پَس اپنے بَدَن سے خُدا کا جلال ظاہِر کرو۔'' (1 کرنتھیوں 6:19-20) خروج 15:26 بھی دیکھیں۔

وہ لوگ جو روح القدس سے معمور ہوتے ہیں وہ خدا کا مقدس ہوتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے صرف سوچنے سے ہٹ کر اپنی زندگی میں ان کے لاگو ہونے کا جائزہ لیا ہے؟ مقدس خدا کی سکونت کی جگہ ہوتا ہے۔ خدا نے موسیٰ کو فرمایا: ''اور وہ میرے لئِے ایک مُقدس بنائیں تاکہ مَیں اُنکے درمیان سکُونت کُروں۔'' (خروج 25:8)

اگر ہم اس عبارت کو سنجیدگی سے دیکھیں تو پھر اپنی صحت اور اپنے طرزِ زندگی کا خیال رکھنا ہماری زندگی کا ایک اہم اصول بن جائے گا۔ ہمارا بدن خدا کا ہے۔ کیا آپ خدا کی چیز کا محتاط انداز سے خیال رکھنا چاہتے ہیں؟ جی ہاں ہم اپنے بدنوں کو احتیاط اور درحقیقت خدا کی ہدایات کے مطابق ان کا خیال رکھنا چاہتے ہیں! یہ بات کچھ اُصول اپنانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ جو کوئی روح القدس سے معمور ہوتا ہے وہ عام طور پر اس اُصول کو خوشی سے اپنے اوپر لاگو کر سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جسمانی، جذباتی اور روحانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ وہ جو روح القدس سے معمور نہیں ہوتا وہ نقصانات اُٹھائے گا۔ خدا ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم اُس کی خدمت اور اپنی خوشی کے لیے اپنی جسمانی اور روحانی صحت کو ممکنہ طور پر برقرار رکھیں۔ اس سلسلے میں روح القدس سے معمور نہ ہونے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جب یسوع روح القدس کے ذریعے سے ہم میں رہتا ہے تب وہ ''خُداوند تیرا شافی'' (خروج 15:26) ہو گا۔ انسان کی شفا ہمیشہ سے خدا کے جلال کے لیے ہوتی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا الٰہی ڈاکٹر ہر کسی کو شفا دیتا ہے؟

''کمبوڈیا کی ایک مہاجر بزرگ خاتون مشنری ہسپتال میں آئی جو کہ تھائی لینڈ میں مہاجروں کے لیے تھا۔

وہ بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والا لباس پہنے ہوئی تھی۔ اُس نے ڈاکٹر یسوع سے علاج کروانے کے بارے میں پوچھا۔اس لیے اُنہوں نے اُسے یسوع کے متعلق بتایا۔اُس نے اُس پر بھروسہ کیا اور اُس کا جسم اور روح شفایاب ہوگئے۔جب وہ واپس کمبوڈیا میں آنے والی تھی تو وہ 37 لوگوں کو یسوع کے لیے جیتنے کے قابل ہوگئی۔''

وفادار حزقیاہ کی بیماری کے دوران خداوند نے اُس کو یہ پیغام بھجوایا: ''دیکھ میں تجھے شفا دونگا'' (2 تواریخ 20:1-11)۔مگر خدا نے اُسے اپنے کلام سے ہی شفا کیوں نہ دی بلکہ اُسے انجیروں کی ٹکیہ اُس پر لگانے کا کام دے دیا؟ کیا یہ ایسے ہوسکتا ہے کہ خدا فطری طور ہماری شرکت کا متوقع ہو یا پھر ہماری غذا، ورزش، آرام وغیرہ میں تبدیلی کرنے سے؟ خدا نے پولس کو شفا کیوں نہ دی اور اُس کے ''جسم میں ایک کانٹا'' رہنے دیا؟ پولس نے خود سے کہا ہے: ''جب مَیں کمزور ہوتا ہُوں اُسی وقت زورآور ہوتا ہُوں۔'' (2 کرنتھیوں 12:7-10)۔ای۔جی۔ وائیٹ بیان کرتی ہیں: ''خدا کے روح کا اثر ایک مریض یا مریضہ کے لیے حاصل ہونے والی بہترین دوائی ہوتا ہے۔آسمانی صحت بخشش ہے اور جتنا زیادہ اچھے طریقے سے آسمانی اثر کو جانا جاتا ہے اُتنی زیادہ فضول عقائد سے شفا ملتی ہے۔'' (Medical Ministries, p. 12)

کیا یہ شاندار اور اہم بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے جو ایک کاروباری شخص کی طرف سے لکھی گئی ہے؟ اُس نے بیان کیا ہے کہ کیسے سبھی اچھے صحت سے متعلقہ سیمینارز سے اُسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔مگر چونکہ اُس نے روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کے لیے دُعا کرنا شروع کی تو اُس نے اچھا طرزِ زندگی اختیار کیا اور سبزی کھانے والی عادت کو اپنایا۔کیا یہ بات واضح نہیں کرتی کہ روح القدس سے معمور ہونا ہمیں قائلیت دے سکتی ہے اور خوشی کے ساتھ صحت مند طرزِ زندگی کو اپنانے میں حوصلہ دے سکتی ہے؟

ایک بہن نے اس تجربے کو پڑھا۔اُس نے لکھا: یسوع کے حضور مکمل تابعداری کے ذریعے خدا نے ایک لمحے میں میری زندگی کو تبدیل کر دیا۔دُعا کرنے کے بعد میں اگلی صبح کچن میں گئی، کافی مشین کے ساتھ کھڑی ہوئی، میں نے اپنے سر کو جھٹکا اور اپنے آپ سے یہ کہا: نہیں اب میں آئندہ کافی نہیں پیئوں گی۔ یہ بات میں نے کبھی سوچی بھی نہ تھی کیونکہ جب بھی میں نے کافی چھوڑنے کی کوشش کی تو مجھے پانچ دنوں تک شدید قسم کا سر درد رہا، یہ اس کو چھوڑنے کی شدید علامات تھیں۔اس بار تو میں نے یہ سوچا بھی نہیں کہ اس کو چھوڑنے کے کیا اثرات ہوں گے۔ میں تو صرف یہ ہی جانتی ہوں کہ اب میں آئندہ سے کافی نہیں پیئوں گی۔آج مجھے کافی پینے کی کوئی خواہش نہیں

ہے۔جن باتوں نے میری زندگی کوتبدیل کیا یہ اُن میں سے ایک ہے۔(جو بھی تمبا کواور شراب نوشی یا کسی اور طرح کی منشیات سے چھٹکارا پانا چاہتا ہے میں ''اینڈریز بریف'' پانچویں کے بارے میں سفارش کرتی ہوں۔(1) یہ شراب نوشی ،تمبا کونوشی ،نشہ کے عادی افراد کے لیے اور ہراُس شخص کے لیے ہے جوآزاد ہونا چاہتا تھا۔ یہ بڑی تفصیل سے دُعااور وعدوں کے ذریعے رہائی کو بیان کرتی ہے۔(یہ صرف جرمن میں دستیاب ہے)

روح القدس سے بھرپور زندگی صحت کو بہتر طور پر ترقی دیتی ہے۔صحت کا یہ مسئلہ تبدیل کرنے والی معلومات سے جُڑا ہوا ہے۔ڈان میکن ٹوش،سی اے،ویمیار، نیوسٹارٹ گلوب پروگرام کے ڈائریکٹر بیان کرتا ہے:

''آج کے دور کی اشد ضرورت سادہ صحت سے متعلقہ تعلیم کا نہ ہونا ہے، اِن کو ہم پہلے ہی جانتے ہیں۔ جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ صحت کی اُن معلومات کو اُس قوت سے عملی طور پر اپنایا جائے، کیونکہ وہ قوت تبدیل کرنے والی ہوتی ہے۔''

ڈاکٹر ٹیم ہوائے کہتا ہے:

''صحت کی تعلیم ہی محض میڈیکل مشنری کام نہیں ہے۔خدا کی شریعت سے نجات کی نسبت صحت کی تعلیم تندرستی ہرگز نہیں دیتی۔صحت یا نجات کو سمجھنے کے لیے خدا کی تبدیل کرنے والی قدرت کا تجربہ کرنا چاہیے۔''

آخر میں میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں: ایمان کی شفا کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا کوئی اس کی توقع روح القدس کے بغیر کرسکتا ہے؟(مرقس16:17-18؛یعقوب5:14-16)۔

یسوع کی آمدِ ثانی کی تیاری

آمدِ ثانی کے لیے روح القدس کے ذریعے یسوع کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے کے علاوہ اورکوئی وسیلہ نہیں ہے۔اگر یسوع روح القدس کے ذریعے مجھ میں رہتا ہے تو پھر میں اُس کے فضل سے تیار ہوں۔اس بات کو تین باتیں بیان کرسکتی ہیں۔(روح کا بپتسمہ اور دُنیا کے آخری واقعات کی معلومات ڈینس سمتھ کی طرف سے موجود ہے۔)

مسیح کے ساتھ ذاتی تعلق

یسوع نے فرمایا:''اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''(یوحنا17:3)۔''جانیں'' کا انگریزی زبان کی نسبت بائبل میں گہرا مطلب پایا جاتا ہے۔اس کا

مطلب مکمل، پائیدار اور محبت بھری وفاداری ہے۔ یہ صرف روح القدس کے ساتھ ہی زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ خیال مندرجہ ذیل عبارت میں بیان کیا گیا ہے:

''ہمارا خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق ہونا چاہیے۔ ہمیں روح القدس کے بپتسمہ سے اوپر سے حاصل ہونے والے ایک قدرت کے لباس سے ملبس ہونا چاہیے تا کہ ہم اعلیٰ معیار تک پہنچ سکیں کیونکہ اس کے سوا ہمارے لیے اور کہیں مدد نہیں ہے۔'' (Review and Herald, April 5,1892)۔ دس کنواریوں کی مثال میں یسوع نے بیوقوف کنواریوں کو کہا: ''میں تمکو نہیں جانتا''۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ تیل کی کمی، جو کہ روح القدس کی کمی کی نمائندگی کرتا ہے (متی 25:1-13)۔ وہ لوگ جنہوں نے یسوع کو مصلوب کیا وہ پرانے عہد نامے کو کافی جانتے تھے۔ مگر اپنی جھوٹی وضاحتوں کی وجہ سے وہ یسوع کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق پر نظر نہیں کرتے تھے۔

کیا آپ اس بات سے آگاہ ہیں کہ اخیر دور کے حالات میں خدا کے ساتھ رابطے کی اشد ضرورت ہوگی؟

راستبازی ایمان کے وسیلے

بنی نوع انسان کے لیے خدا کے آخری وقت کے تین فرشتوں کے پیغام میں ''ابدی خوشخبری'' (مکاشفہ 14:6-7) کی منادی کی بات ہوتی ہے۔ اس پیغام میں کیا بات اہم ہے کہ تمام دُنیا اس کو سُنے یا اُس کو اسے سُننا چاہیے؟ یہ کہ یسوع پر ایمان رکھنے سے فضل ہی سے نجات ملتی ہے (افسیوں 2:8-9)۔ وہ جو اس آخری دور کے پیغام کی قدرت سے منادی کرتے ہیں وہ اس پیغام کا اپنے اوپر بھی تجربہ کریں گے۔ اُن کو یسوع جو گناہوں سے معاف کرنے اور نجات دینے والا ہے، اُس پر ایمان رکھنے کے وسیلہ ہی نجات کا تجربہ کرنا ہوگا۔ یہ صرف ایسی زندگی کے وسیلہ سے ہوسکتا ہے جو یسوع مسیح کی وفاداری سے روح القدس سے بھرپور ہوتی ہے۔ خدا کے احکام پر وفادار رہنے سے یسوع کی ہم میں سکونت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ دُنیا اپنے پیغام کے ساتھ ہی ختم ہوجائے گی (مکاشفہ 18:1)۔

حق کے لیے محبت

حق سے محبت، خدا کے کلام کو پڑھنے اور اس کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کے حوالے سے آج ہماری زندگیوں میں روح القدس سے بھرپور یا خالی زندگی کے کیا اثرات ظاہر ہوں گے؟ 2 تھسلنیکیوں 2:10 میں بیان

ہے کہ ''اس واسطے کہ اُنہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے اُنکی نجات ہوتی۔'' وہ جن کی غلط رہنمائی نہ کی جائے اُن کے دلوں میں حق کے لیے محبت ہوتی ہے۔اس محبت کو ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ جب ہم میں روح القدس رہتا ہے تبھی ہم اس کو حاصل کر سکتے ہیں۔افسیوں3:17 میں بیان کیا گیا ہے کہ ہم روح القدس کے ذریعے ''محبت میں جڑ پکڑتے جائیں۔'' یوحنا16:13 میں روح القدس کو'روحِ حق'' کہا گیا ہے۔اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حق کو محبت کرنے کے لیے روحانی مسیحی ہونا ضروری ہے۔حق،اُس کے کلام اور نبوتی تحریروں سے محبت کرنے میں کیا آج ہمارے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے؟ اپنے پہلے کے وقت کو تصور کریں:''صرف وہی جو پاک نوشتوں کے بہ دل و جان شاگرد رہے ہیں اور جنہوں نے صداقت کی محبت کو قبول کیا ہے اس قوی دھوکے سے محفوظ رہیں گے۔بائبل کی شہادت سے یہ حضرات شیطان کے بہروپیا پن کی شناخت کرلیں گے۔سب پر کڑے امتحان کا وقت آئے گا۔آزمائشوں کے چھاج سے حقیقی مسیحی ظاہر ہو جائینگے۔کیا خُدا کے لوگ اُس کے کلام کو اتنی مضبوطی سے تھام لیں گے کہ وہ اپنے حواس خمسہ کے ثبوت پر مائل نہ ہو جائیں گے؟'' (عظیم کشمکش،صفحہ625)

خدا ہمیں حق کے بارے میں سب کچھ جاننے کو نہیں کہتا بلکہ وہ ہمیں حق کو محبت کرنے کے لیے کہتا ہے۔

روح کے پھل یا جسم کے کام

رُوح القدس کی قوت کا مطلب اپنی روح میں مسیح کی زندگی رکھنا ہے۔ہم مسیح کو نہ دیکھتے ہیں نہ اُس سے بات کرتے ہیں مگر روح القدس ہمارے قریب دوسرے مددگار کی حیثیت سے ہوتا ہے۔یہ ہر اُس شخص پر کام کرتا ہے جو یسوع کو قبول کرتا ہے۔جو روح کی معموری کو جانتے ہیں وہ روح کے پھل ظاہر کرتے ہیں.....''

گلتیوں5:22 ''محبت۔خوشی۔اطمینان تحمل۔مہربانی۔نیکی۔ایمانداری۔حلم۔پرہیز گاری۔'' افسیوں5:9 ''ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی''۔

گلتیوں5:16-21 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ روح القدس کے ذریعے گناہ کی قوت ٹوٹ جائے گی۔

''....رُوح کے مُوافِق چلو تو جِسم کی خواہش کو ہر گز پُورا نہ کرو گے۔کیُونکہ جِسم رُوح کے خِلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جِسم کے خِلاف اور یہ ایک دُوسرے کے مُخالِف ہیں تاکہ جو تُم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔اور اگر تُم رُوح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں رہے۔(رومیوں7:23؛8:1 بھی دیکھیں) اب جِسم کے کام تو ظاہِر ہیں یعنی حرامکاری۔ناپاکی۔شہوت پرستی۔بُت پرستی۔جادُوگری۔عداوتیں۔جھگڑا۔حسد۔غُصّہ۔تفرقے۔

خُدائیاں ۔ بِدعتیں ۔ بُغض ۔ نشہ بازی ۔ ناچ رنگ ۔ اَور اِن کی مانِند ۔ اِن کی بابت تُمہیں پہلے سے کہہ دیتا ہُوں جَیسا کہ پیشتر جتا چُکا ہُوں کہ اَیسے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارِث نہ ہوں گے۔'' (گلتیوں 5:16-21)

روح کے پھل

''روح کے پھل لانے سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ روح القدس کی طرف سے دی ہوئی نعمتیں جیسے کہ یہ 1 کرنتھیوں 12:28 اور افسیوں 4:11 میں درج ہیں: رسول، نبی، اُستاد، معجزے دکھانے والے، شفا دینے والے، مددگار، مُنتظم، طرح طرح کی زبانیں بولنے والے۔ یہ نعمتیں ''مقدس لوگوں کو خدمت گزاری'' کے قابل بناتی ہیں..... یہ کلیسیا کے لیے ایک گواہی اور رہنماؤں کے لیے ایک رہبری مہیا کرتی ہیں۔'' روح القدس اس کے علاوہ بھی ہمیں دوسرے مقاصد کے لیے نعمتیں دیتا ہے: ''سب روشن ضمیروں کے دل میں ایسی سمجھ رکھی ہے کہ جن چیزوں کا میں نے تجھ کو حکم دیا ہے اُن سبھوں کو وہ بنا سکیں۔'' (خروج 31: 2-6) یا پھر ماہرین بننا (1 تواریخ 12:28، 19)۔

جب ہم یسوع کے شاگرد بننا چاہتے ہیں تو ہم ہر چیز جو ہم رکھتے ہیں اُس کے سپُرد کر دیتے ہیں۔ پھر ہماری تمام نعمتیں اور صلاحیتیں ورثہ کے طور پر ہمیں ملتی ہیں جیسے کہ ہم نے یہ بات سیکھی ہے۔ وہ ہمیں مزید صلاحیتیں بھی دے سکتا ہے یا پھر وہ ہماری موجودہ قابلیتوں کو ہی بہتر یا نکھار سکتا ہے۔

اگر ہم میں رُوح القدس کی کمی ہو گی تو کیا ہم میں روح کے پھل ہوں گے؟

خُدا کا انتخاب یا لوگوں کا انتخاب؟

دُنیا بھر میں ہماری کلیسیا میں ایک جمہوری ساخت پائی جاتی ہے۔ مگر ایسا کبھی سوچا بھی نہیں گیا تھا کہ یہ اتنی مشہور ہو جائے گی۔ ذاتی طور پر ہمارے پاس کسی کے بارے میں ووٹ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کوئی خدا کی آواز کو سُنے اور اپنے ووٹ کو اس کے مطابق ڈالے۔ خدا کی آواز کو سُنتے ہوئے ووٹ ڈالنا خدا کی مرضی بن جاتا ہے۔ کسی بھی طرح کی بورڈ میٹنگ میں جانے سے پہلے ہم یقینی طور پر دُعا کرتے ہیں۔ عام طور پر ووٹ ڈالنے سے پہلے اپنی ذاتی دُعا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے تا کہ ہر کسی پر یہ بات واضح ہو جائے کہ خدا اُن سے کس طرف ووٹ ڈالنے کو کہتا ہے۔ نحمیاہ نے کہا: ''اور میرے خدا نے میرے دل میں ڈالا.....'' (نحمیاہ 7:5)۔ اور ای۔ جی۔ وائیٹ نے نحمیاہ باب نمبر 1 کے حوالے سے کہا ہے: ''اور جیسے ہی اُس نے دُعا کی تو ایک پاکیزہ مقصد اُس کے دماغ میں بن

رہا تھا...۔''

کیا ایک جسمانی مسیحی خدا کی آواز کو سُن سکتا ہے؟ اگر اُس نے باہوش وحواس اور مکمل طور پر اپنے آپ کو خداوند کے سپرد نہ کیا ہو تو پھر وہ یقینی طور پر اس کا جواب بھی نہیں حاصل کر پائے گا (زبور 18:66؛ 12:25)۔ اگر وہ جو جسمانی مسیحی ہے وہ اپنے فہم کے مطابق مکمل وفاداری سے ووٹ ڈالتا تو وہ بڑی عاجزی سے اپنے آپ سے کہتا ہے کہ یہ چناؤ ٹھیک ہے۔ مگر خود سے انسان کی طرف سے بنائے گئے منصوبے سودے بازی اور گناہ ہوتے ہیں۔

خدا کے کام پر رہنماؤں کا ایک اچھا تاثر پڑتا ہے۔ یہ واقعی کافی فرق ڈالتا ہے اور اس کا اُن بھائیوں اور بہنوں پر رہنما ہوتے ہوئے کافی اثر ڈالتا ہے جو خدا کے طرف سے بلائے جاتے ہیں اور انسانوں کے ووٹ سے چُنے جاتے ہیں۔

دُعا کے بارے میں کتاب پڑھتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ ہمیں خدا سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اُس راستہ کو دکھائے جس کا ہمیں چناؤ کرنا چاہیے (زبور 8:32)۔ خدا کی دھیمی سی آواز کو سُننے سے میری زندگی مکمل طور پر بدل گئی۔ میں نے اپنا یہ تجربہ ایک کتاب جس کا عنوان ''کاروباری نمائندے سے ایک پاسبان تک'' ہے میں بیان کیا ہے (یہ صرف جرمنی میں ہی موجود ہے)۔

گُرٹ ہیسل کی طرف سے پیش کیا جانے والا ایک اچھا پیغام بھی ہے ''میں صحیح فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں؟'' (صرف جرمنی میں ہی موجود ہے)۔ اور ہینری ڈرومونڈ کی طرف سے سالوں پہلے پیش کیا جانے والا پیغام: ''میں خدا کی مرضی کو کیسے جان سکتا ہوں؟'' (صرف جرمنی میں ہی موجود ہے)۔

ایک تجربہ جو 23 اکتوبر 2014ء میں ہوا بیان کرتا ہوں: آسٹریلیا، کرنتھیا میں 'کنٹری لائف انسٹی ٹیوٹ آسٹریا' نے ایک فیصلہ کیا: کیا ہمیں مزید عمارت بنانی چاہیے یا نہیں؟ اس بات کے حق اور اس کے خلاف بہت ساری باتیں تھیں۔ اہم سوال یہ تھا: اس مسئلے میں خدا کی مرضی کیا ہے؟ ہم نے اس پر مزید بات نہ کی بلکہ ہم نے دس روز تک خداوند سے دُعا کی تا کہ ہم اُس کی آواز کو سُن سکیں تا کہ وہ ہمیں 23 اکتوبر (نیو سٹارٹ پروگرام کے مہمانوں کے آمد کے بعد) کی میٹنگ پر اس بات کا جواب دے سکے، کہ ہمیں مزید عمارت بنانی چاہیے یا نہیں۔

20 سے زائد شرکاء کی ایک دُعائیہ عبادت ہوئی۔ دُعا میں شامل ہونے کے بعد ہر کسی نے خدا سے خاموشی سے یہ دُعا مانگی کہ وہ اُن کو یہ بات بتائے کہ کیا اُن کو عمارت بنانی چاہیے یا نہیں۔ تو اس بارے میں ایک گروہ کی صورت میں درج

ذیل جواب بیان کیا گیا: ''اگر تو وہ چاہتے ہیں کہ یہ عمارت بنانی چاہیے تو وہ کاغذ پر'+' لکھیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ عمارت تعمیر نہ ہونی تو اُنہیں '-' لکھنا چاہیے، اگر وہ اس بارے میں کوئی جواب نہیں دینا چاہتے تو اُنہیں 'o' لکھنا ہے اور اگر وہ اس سوال کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہیں تو اُنہیں '?' لکھنا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں خدا کا شاندار جواب تھا: 14 کا جواب '+' (ان میں سے 4 '+?' تھے)، 6 کا جواب 'o' اور 4 لوگوں کے کاغذ خالی تھے۔ (اس کے علاوہ دو مزید جوابات بھی تھے جو واضح نہ تھے اور اس میں شامل نہ کیے گئے۔) تاہم خدا کی رہنمائی واضح تھی کہ ہمیں یہ عمارت تعمیر کرنی چاہیے۔ میں اس بات پر قائل ہو گیا ہوں کہ ہم اخیر دِنوں میں زیادہ سے زیادہ خدا کی رہنمائی حاصل کریں گے۔

یوایل 2:28-29 کے بارے میں ای۔جی۔وائیٹ کا یہ بیان واضح کرتا ہے: ''چاہیے کہ وہ فرداً فرداً ہمارے ہر ایک کے دل سے کلام کرے۔ جب ہم دُنیا کے ہنگاموں سے دور خداوند کے ساتھ لو لگاتے ہیں تو اُسکی آواز ہمیں بڑی واضح طور پر سُنائی دیتی ہے۔ خداوند فرماتا ہے ''خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خداوند ہوں'' زبور 46:10۔ (The Desire of Ages, p.363)

پیسہ

روپے پیسے کے حوالے سے روحانی اور جسمانی مسیحیوں کے درمیان کونسے فرق پائے جاتے ہیں؟ کیا ہم اپنے آپ کو اپنے وسائل کے مالک سمجھتے ہیں یا پھر خدا کے مختار کے حیثیت سے؟ ''دولت کی محبت اور ظاہری شان و شوکت نے اس دُنیا کو چوروں اور ڈاکوؤں کی کھوہ بنا دیا ہے۔ کلام مقدس میں لالچ اور ظلم و ستم کو بیان کیا گیا ہے جو یسوع کی دوسری آمد سے کچھ ہی وقت پہلے ظاہر ہو۔'' (Prophets and Kings, p.65)

خدا کا خوف ماننے والوں کو خدا کے فرشتے بچاتے ہیں

خدا کا خوف ماننے والوں کو خدا کے فرشتے بچاتے ہیں۔"خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اُسکا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے اور اُن کو بچاتا ہے۔"''مسیح کے ہر ایک پیروکار کے لیے ایک نگہبان فرشتہ تعینات کیا گیا ہے۔ یہ آسمانی نگہبان راستبازوں کو شیطان سے پناہ دیتے ہیں۔'' (The Great Controversy, p.512)۔جب یہاں پر خدا کا خوف ماننے والوں کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کا مطلب مسیح کے پیروکار اور خدا کی پناہ میں رہنے والے راستباز لوگ، یہ بات ہر ایک اُس شخص پر لاگو ہوتی ہے جو اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہے؟ کیا یہی بات اُن لوگوں پر بھی سچ ثابت ہوتی ہے جنہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے سپرد نہ بھی کیا ہو؟ ایسا کچھ بچوں پر بھی لاگو ہوتا ہے کیونکہ یسوع نے متی18:10 میں فرمایا:''خبر دار اِن چھوٹوں میں سے کِسی کو ناچیز نہ جاننا کِیُونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ آسمان پر اُن کے فرِشتے میرے آسمانی باپ کا مُنہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔'' داوٗد جس نے زندگی میں مکمل طور پر خدا پر بھروسہ کیا وہ اس بات کو جانتا تھا کہ اُسے کسی طرح کا کوئی ڈر نہیں ہے۔اُس نے کہا''خُداوند میری روشنی اور میری نجات ہے۔ مجھے کس کی دہشت؟ خُداوند میری زندگی کا پُشتہ ہے۔ مجھے کس کی ہیبت؟''(زبور1:27)

(میں سفارش کرتا ہوں کہ آپ کتاب بنام''عظیم کشمکش'' کے باب نمبر31 کے اُس حصے کو پڑھیں جو اچھے فرشتوں کی خدمت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔اس میں خدا کے ہر ایک فرزند کے لیے ایک بڑی خوشی پائی جاتی ہے۔)

اختتامی خیالات

ہم نے صرف کچھ ہی حصوں پر بات کی ہے۔ زندگی اور ایمان کے بہت سے پہلو ابھی باقی ہیں جن کو اس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ان سب کے لیے مندرجہ ذیل عبارت حقیقت پر مبنی ہے:

جب ہم اس فرق کو دیکھتے ہیں تو زندگی میں کوئی بھی ایسا پہلو باقی نہیں بچتا جس میں روح القدس سے فائدہ نہ ہو۔اور روح القدس کے بغیر زندگی میں کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس میں اس کے نہ ہونے سے نقصان نہ ہو۔کیا یہ بات ہمارے لیے روزمرہ طور پر اپنی زندگیوں کو خدا کے حضور وفادار بنانے اور روح القدس سے معمور

ہونے کی درخواست کرنے کے لیے کافی نہیں ہے؟

’’کچھ سال پہلے بوئنگ 707 نامی جہاز ٹوکیو سے لندن کے لیے روانہ ہوا۔ اس نے اپنے سفر کا آغاز بہت اچھے انداز سے کیا۔ مطلع صاف اور شفاف تھا۔ بہت جلد مسافر جاپان میں پائے جانے والے پہاڑی سلسلے فیوجی کو دیکھ پائے۔ اچانک سے پائلٹ کو ایک خیال آیا کہ وہ جہاز کو اس پہاڑ کے گرد چکر لگوائے تاکہ مسافر اس انوکھے منظر کا نظارہ لے سکیں۔

عام سواریوں والے جہاز کی بجائے اُس نے اسے منظر پیش کرنے والا جہاز بنا دیا۔ اس نظارہ پیش کرنے والے جہاز کا پائلٹ بہت جلد زمینی کنٹرول سنٹرل کی طرف سے گھِر گیا اور جو اُسے دیکھ رہا تھا اُس کی نظر مکمل طور پر اُسی پر لگی ہوئی تھیں۔ پائلٹ نے اپنے نیچے اُس پہاڑ کو نزدیک سے دیکھا۔ اُس کے خبردار کرنے والا الٹی میٹ نے اُسے 4000 میٹر کی دوری بتائی۔ جو وہ دیکھ نہیں سکتا تھا یہ بات تھی آندھی اور آندھی کے انبھار، جو فیوجی پہاڑ کے اردگرد پھیلی ہوئی تھی۔ بوئنگ 707 جہاز کا آندھی کے ساتھ کوئی مقابلہ نہ تھا۔ یہ جہاز ہوا میں ہی کریش ہوا اور تمام مسافر مر گئے۔‘‘

جسمانی مسیحی ’’نظارہ پیش کرنے والے جہاز‘‘ کی طرح زندگی گزارتا ہے۔ وہ اپنے لیے ہی تمام فیصلے کرتا ہے۔ اچھی نیت ہونے کے باوجود بھی وہ ناکام ہو جائے گا۔ روحانی مسیحی روح القدس کے ذریعے ایک محبت بھرے اور اُس کا خداوند جو اُن کی محفوظ منزل کی طرف محافظت کرتا ہے، پر بھروسہ کرنے والے تعلق میں زندگی گزارتے ہیں۔

دعا: اے آسمانی باپ تیرے شکرگزار ہیں کہ روح القدس کے ذریعے یسوع کی موجودگی نے ہم میں اور ہمارے کام میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ ہماری آنکھوں کو روح القدس کے کام دیکھنے کے لیے مزید کھول دے۔ مجھے اُس کے ذریعے سے زندگی کی بھرپوری عطا فرما جو یسوع ہمیں دینا چاہتا ہے۔ برائے مہربانی اگلے باب میں اس مسئلے کے حل والی بات کو جاننے اور اس کو عملی طور پر اپنانے میں میری مدد فرما۔ تیرا شکر ہو۔ آمین۔

باب نمبر 5

عملی تجربے کا راز!

خدا کی طرف سے میں اپنے لیے اس کے حل کا کیسے تجربہ کر سکتا ہوں اور اسے اپنے اوپر لاگو کر سکتا ہوں؟
مجھے کیسے دُعا کرنی چاہیے تا کہ مجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ میں روح القدس سے معمور ہو رہا ہوں؟

دُعا اور روح القدس سے معمور ہونا

یہ اہم بات ہے کہ ہم ایمان کے ذریعے آگے بڑھتے جائیں اور یہ کہ ہم ایمان کے ساتھ روح القدس کے لیے دُعا مانگیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں روح القدس کے لیے دُعا مانگنے کے بعد اس بات پر ایمان اور یقین رکھنا چاہیے کہ خداوند نے ہماری دُعاؤں کا جواب دے دیا ہے اور جب ہم اُس سے دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں تو وہ ہمیں روح القدس مہیا کر دیتا ہے۔

گلتیوں 3:14 میں بیان ہے: ''...اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جسکا وعدہ ہوا ہے۔''

خدا نے ہمیں عظیم مدد مہیا کی ہے تا کہ ہم آسانی سے اپنے آسمانی باپ پر ایمان رکھ سکیں۔ ہم اسے ''وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا'' کہتے ہیں۔

وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا

یہاں میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں میرا بچہ فرنچ زبان سیکھنے میں اتنا اچھا نہ تھا۔ میں اپنے بچے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا تھا کہ وہ فرنچ زبان سیکھنے سخت محنت کرے۔ میں نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر اُس کا نتیجہ اچھا آیا تو میں اُسے 20 ڈالر دوں گا۔ بچے نے سخت محنت کرنا شروع کر دی۔ میں نے بھی فرنچ سیکھنے میں اُس کی مدد کی اور اُس نے واقعی بہت اچھا نتیجہ حاصل کیا۔ اب کیا ہوا ہے؟ جب بچہ سکول سے گھر واپس آتا تو وہ سامنے والے دروازہ سے داخل ہوتا اور یہ پکارتا: ''ابو، 20 ڈالر!'' وہ اس بات کے بارے میں اتنا پُر یقین کیوں تھا کہ وہ 20 ڈالر وصول کر لے گا؟ کیونکہ اس کے ساتھ ایک وعدہ کیا گیا تھا اور اس نے وہ مطالبہ پورا کر دیا تھا۔ دراصل یہی بات آج بھی بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

مگر ایسے بھی ہوسکتا تھا کہ اُس لمحے میرے پاس 20 ڈالر موجود ہی نہ ہوتے۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ خدا کے پاس اپنے وعدے کے مطابق کچھ موجود نہ ہو؟ ناممکن!

یا پھر ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ میں اپنا وعدہ توڑ دوں اور کہوں: ''میں نے تعلیم کے بارے میں لکھی جانے والی ایک کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ اپنے بچے کو پیسے کے لالچ سے پڑھائی کرنے کے لیے قائل نہیں کرنا چاہیے۔ اس لیے میں آپ کو 20 ڈالر نہیں دوں گا۔'' کیا خدا بعد میں اپنا ارادہ تبدیل کر دیتا ہے؟ ناممکن ہے!

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جب ہمیں خدا کی طرف سے کوئی وعدہ ملتا ہے اور ہم اس کے مطالبات کو پورا کر دیتے ہیں تو پھر ایک ہی بات پیچھے بچتی ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اُس کے کیے وعدہ کو قبول کریں۔

خدا کے وعدوں سے وہ ہمیں ایک حقیقی سمت کی طرف جانے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے، مثال کے طور پر روح القدس کو حاصل کرنا جو ہماری زندگیوں میں خدا کی قدرت مہیا کرتا ہے۔ وہ اس بات کو ہمارے لیے آسان بنانا چاہتا ہے کہ ہم اُس پر ایمان رکھیں۔ اعتقاد رکھنا ایمان کا دل ہوتا ہے۔

اب ہم بائبل مقدس میں سے کچھ اہم حوالے 1 یوحنا 5:14-15 میں سے وعدوں کے ساتھ دُعا کرنے کے بارے میں پڑھیں گے:

''اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ اگر اُسکی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سُنتا ہے۔''

خدا سرعام وعدہ کرتا ہے کہ وہ اُن دعاؤں کا جواب دے گا جو اُس کی مرضی کے موافق مانگی گئی ہوں۔ خدا کی مرضی اُس کے احکام اور وعدوں میں بیان کی گئی ہے۔ ہم اپنی دُعاؤں پر توکل کر سکتے ہیں۔ مزید 15 آیت پر غور کریں:

''اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔''

اِس کا کیا مطلب ہے؟ ہماری وہ دُعائیں جو خدا کی مرضی کے موافق ہوتی ہیں اُسی لمحے جب ہم اُن کو خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو اُن کا جواب مل جاتا ہے۔ مگر جذباتی لحاظ سے عام طور پر ہم اس بات کو محسوس نہیں کر پاتے۔ ہماری دُعاؤں کا جواب ایمان کے ذریعے ملتا ہے نہ کہ جذبات سے۔ جذبات دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔

منشیات اور شراب نوشی کرنے والے لوگوں کے ساتھ میں نے دُعا کرتے ہوئے یہ سیکھا ہے: جب

اُنہوں نے اس سے (منشیات) سے خلاصی کے لیے دُعا کی تو اُنہیں پتا ہی نہیں چلا۔ اُنہوں نے ایمان کے ساتھ دُعا کا جواب پایا۔ تھوڑی دیر بعد اُنہوں نے محسوس کیا کہ اب مزید اُنہیں تمبا کو نوشی یا شراب نوشی کے لیے طلب محسوس نہیں ہو رہی۔ اس لمحے اُنہوں نے اپنی دُعا کا عملی طور پر جواب حاصل کر لیا۔

مسیح نے مرقس 11:24 میں بیان کیا ہے: ''اِس لِئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ **جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔''**

ای۔ جی۔ وائیٹ نے کہا ہے: '''' خدا کی برکت کے کسی ظاہرہ مشاہدے کی توقع رکھنا ضروری نہیں۔ انعام اُس کے وعدے میں شامل ہے اور اس یقین کے ساتھ مشغول رہیں کہ جو وعدہ خدا نے کیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر قادر ہے اور **جو انعام ہم کو اس وقت حاصل ہے، ہمیں اشد ضرورت کے وقت مل جائے گا۔''** (تعلیم، صفحہ نمبر 258)

اس لیے ہمیں ظاہری ثبوت کے لیے ہی تلاش کرتے نہیں رہنا ہے۔ یہاں پر اس کا یقینی طور پر مطلب جذباتی تجربہ ہے۔ روجر۔ جے مارنیو نے کہا: ''یہ روحیں (بدروحیں) لوگوں کو مسیح اور اُس کے نبیوں کی نسبت اپنے جذبات کی آواز کو سننے میں حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ وہ لوگوں کی زندگیوں پر قبضہ جما لیتی ہیں اور اُن کو علم بھی نہیں ہوتا کہ اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہوتا ہے۔

وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا خدا کے خزانے ہمارے لیے کھول دیتا ہے۔ ہمارا آسمانی باپ نہ بند ہونے والا اکاؤنٹ ہمارے لیے کھول دیتا ہے۔ ''وہ (شاگرد) اگر اس کے وعدوں پر ایمان رکھیں تو بڑی چیزوں کی توقع رکھ سکتے ہیں۔'' (The Desire of Ages, p.668)

دو طرح کے وعدے

اسی طرح سے یہ بات اہم ہے کہ بائبل کے وعدوں کے مابین فرق کو احتیاط سے دیکھیں: ''**روحانی وعدے**، گناہوں کے معافی کے لیے، روح القدس کے لیے، اُس کا کام کرنے کے لیے، ہمیشہ موجود ہیں (دیکھیں اعمال 2:38-39)۔ مگر عارضی برکات کے لیے وعدے حتیٰ کہ زندگی کے لیے بھی وقتی طور پر دیئے جاتے ہیں اور وقتی طور پر ہی کام کرتے ہیں، جیسے خدا کی پروردگاری اس کو بہتر سمجھتی ہے۔''

ایک مثال: یسعیاہ 43:2 ''جب تو سیلاب میں سے گذرے تو میں تیرے ساتھ ہونگا اور جب تو ندیوں میں سے گزرے تو وہ تجھے نہ ڈبائینگی۔ جب تو آگ پر چلے گا تو تجھے آنچ نہ لگیگی اور شعلہ تجھے نہ جلائیگا۔'' خدا نے اپنا

وعدہ شاندار انداز میں اُس وقت پورا کیا جب تین دوست آگ کی بھٹی میں تھے (دانی ایل 3 باب)۔

مگر دوسری طرف اصلاح کار ہس اور جیروم کانسٹنس میں جل گئے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی دُعائیں سُنی نہ گئیں۔ مگر اس کے برعکس کیا اُن کو ظاہری طور پر جیسے ہم سوچتے ہیں کہ اُن کی دُعاؤں کا جواب ملا؟ کیوں؟ ایک پاپائی منصب پر فائز لکھاری نے ان اموات کو یوں بیان کیا ہے: ''جب اُن دونوں کا آخری وقت آیا تو اُنہوں نے سب کچھ ثابت قدمی سے برداشت کیا۔ وہ جلنے کے لئے یوں تیار ہوئے جیسے کسی شادی کی ضیافت پر جانے کو ہیں۔ اُنہوں نے کسی طرح کا واویلا نہ کیا۔ جب شعلے بھڑکے، وہ گیت گانے لگے۔ اور آگ کی شدت اُن کے گیتوں میں کمی واقع نہ کر سکی''۔ (The Great Controversy, p. 109)۔ اگر کوئی جل رہا ہو تو صرف چیخ و پکار ہی کر سکتا ہے۔ اُن کا رویہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جیسے اُن کے ساتھ تھا، صرف اس طور پر ہی نہیں جو ہمیں دکھائی دے۔ اس سے مجھے دیکھنے کو ملتا ہے کہ عارضی وعدوں کی پھر بھی ہمارے لیے ہی اہمیت ہوتی ہے۔

جواب کے لیے شکرگزاری کرنا

اب ایک اہم پہلو کی طرف آتے ہیں: جب ہمارے مانگنے کے وقت ہمیں جواب مل جاتا ہے تو خدا کا اس جواب کے لیے شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ اس وقت کا ہمارا شکریہ ادا کرنا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ اُس نے ہماری دُعا کا جواب دیا ہے اور یہ کہ جب ہمیں اس کی اشد ضرورت تھی تو یہ پوری ہوگئی۔ کچھ ایماندار کسی بات کے لیے دُعا کرنے کے فوراً بعد ہی کوئی جواب حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر کچھ لوگوں کے لیے یہ ایلیاہ کے تجربہ کی طرح ہوتا ہے: خداوند آندھی، زلزلہ یا آگ میں نہ تھا، بلکہ وہ ایک دھیمی سی آواز میں تھا (1 سلاطین 19:11-12)۔ ایسا مجھے بھی تجربہ ہوتا ہے۔

بہت دیر بعد میں نے سوچا کہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ پھر میں نے اچانک سے محسوس کیا کہ بہت سی باتیں مجھ میں رونما ہوئیں جن کو میں نے خود سے محسوس نہ کیا۔

میری سوچ کی تبدیلی

اس کا مطلب یہ ہے: اس وقت میرے لیے اپنی ایسی سوچ کو تبدیل کرنا ضروری تھا: ''..... عقل نئی ہونے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ...'' (رومیوں 12:2)۔

اب ایسا کہنا دُرست ہے: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری دُعا کا جواب دیا ہے۔ میری درخواست کا جواب دینے کے لیے آپ کا شکریہ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے اس کا صحیح وقت پر تجربہ کیا۔

یہ **خوش اسلوبی نہیں**۔اس خوش اسلوبی سے میں اپنے آپ کو ترغیب دیتا ہوں۔ جب میں نے کسی وعدے کے ساتھ دُعا کی تب میں نے اپنی سوچ کی تبدیلی کی الٰہی بنیادوں کو حاصل کیا کیونکہ ایمان کے ذریعے مجھے پہلے ہی اس کا جواب مل چکا ہے۔اس صورت حال میں اگر میں اپنی سوچ کو تبدیل نہ کروں تو پھر میں اس صورت میں خدا کو یہ ظاہر کروا رہا ہوں کہ میں اُس پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ میں اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہوں۔اس رویے سے میں خدا کو جھٹلاتا ہوں اور پھر اس طرح سے کچھ بھی حاصل نہ کروں گا۔

یہ بھی اہم بات ہے کہ جب میں کسی بات کو دیکھتا نہیں تو میں اس کے مطابق ہی عمل ظاہر کرتا ہوں۔خدا ہمیشہ ایمان رکھنے والی بات کو اہمیت دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ رکھیں۔ دریائے یردن کو پار کرتے ہوئے منظر کا تصور کریں۔ کاہن سب سے پہلے پانی میں داخل ہوئے اور پھر پانی تقسیم ہوگیا۔نعمان کو شفا پانے سے پہلے سات بار پانی میں غوطے لگانے تھے۔

ہوسکتا ہے کہ آپ یوں کہہ رہے ہوں: ''میں ایسا نہیں کرسکتا۔ میں تو ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔'' برائے مہربانی اس بات کو یاد رکھیں کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ہم بیان نہیں کرسکتے۔اب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہوا ہے کہ بجلی کیا ہے اگرچہ ہم سبھی اس کو استعمال کررہے ہیں۔اب تک ہم اس بات سے غافل ہیں کہ بچے کیسے بولنا شروع کرتے ہیں۔مگر وہ سبھی یہ سیکھتے ہیں۔''اس دُنیا میں بھی ہم ایسی عجیب چیزوں کو دیکھتے ہیں۔جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے کہ جب ہم روحانی عالم میں بھیدوں کو نہ سمجھ سکیں؟'' (تعلیم، صفحہ نمبر 107)

آیئے امثال 3:5-6 کے متعلق سوچیں: ''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُسکو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کریگا۔'' یہاں پر ہم خدا کی طرف سے واضح کردہ مطالبات کو دیکھتے ہیں جن کے بعد وہ ہماری راہوں پر رہنمائی کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ ہر ایک مطالبہ ایک حکم بھی ہے۔اگر ہم کو اس بات کا یقین ہے کہ ہم اس مطالبہ کو پورا کررہے ہیں تو پھر یقین کے ساتھ اس بات پر راضی ہوسکیں گے کہ خداوند ہماری دُعا کا جواب فوری دے گا۔'' ....لیکن اگر آپ اس بات پر راضی ہوگئے تو خدا کا آپ کے لیے کام مکمل ہوگا.....''

(Thoughts from the Mount of Blessing, p.142)

یہ فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے: جب ہم خدا سے وعدے کے ساتھ مطالبات کو پورا کرتے ہوئے دُعا کرتے ہیں اور پھر اس کے جواب میں شک کرتے ہیں تو کیا ہم اس بات سے باخبر ہوتے ہیں کہ ہم کیا کررہے

ہیں؟ خدا کو جھوٹا بنا رہے ہوتے ہیں۔ کسی بھی طرح کے حالات میں کیا ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اس صورت حال میں یہ دُعا کریں: خداوند میں ایمان رکھتا ہوں، میری بے اعتقادی میں میری مدد فرما۔ پھر بھروسہ کریں!

وعدوں کے ساتھ دُعا کرنے کے بارے میں ای۔ جی۔ وائیٹ کی کتاب بنام ''تعلیم'' کے باب 'دُعا اور ایمان' میں ایک اہم نصیحت کی گئی ہے۔

روح القدس کے لیے دُعا کرنا

میرے خیال میں روح القدس سے معمور ہونے کے لیے ہم میں بہترین صلاحیتیں ہیں۔ مگر ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا کہ ہمیں خدا کی مرضی کو اپنی مرضی کے تحت نہیں بنانا چاہیے بلکہ اُس کے وعدوں اور اُس کی قدرت پر یقین ہونا چاہیے۔

روح القدس کے حصول کے لیے وعدہ

خداوند نے روح القدس کو حاصل کرنے کے لیے شاندار وعدہ کیا ہے:

لوقا 13:11 ''پس جب تُم بُرے ہوکر اپنے بچّوں کو اچھّی چیزیں دینا جانتے ہو تو **آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوحُ القُدس کیُوں نہ دے گا؟''**

کیا یہاں پر ہمارے آسمانی باپ نے ایک مضبوط وعدہ نہیں کیا ہے؟ اس شاندار وعدے میں مطالبہ یہ ہے: مانگو! تاہم یسوع کا یہاں پر ایک ہی دفعہ مانگنے کا مطلب نہیں ہے بلکہ **مسلسل** طور پر اس درخواست کو دھرانا ہے۔

یہاں پر سیاق وسباق دیکھنا اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں دوسرے حوالہ جات کو بھی پڑھنا چاہیے مثال کے طور پر:

اعمال 32:5 ''اور ہم اِن باتوں کے گواہ ہیں اور رُوح القُدس بھی جِسے خُدا نے اُنہیں بخشا ہے جو اُس کا حُکم مانتے ہیں''

یہاں پر جس بات کا مطالبہ ہے وہ ہے: **فرمانبرداری!** ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہم اپنی تائید کے لیے صرف ایک ہی حوالہ کا سہارا نہیں لے سکتے: ہم کو وعدے کے سیاق وسباق پر بھی توجہ کرنی ہے۔ اس میں یہ نہیں کہ ہم اُس بات کے لیے جو ہماری خوشی کا باعث ہو صرف اُسی کے لیے فرمانبردار ہوں۔ اس کی بجائے ہمیں اُس کے ساتھ فرمانبردار ہونا ہے: یعنی ہمارے نجات دہندہ اور دوست کے ساتھ۔ فرمانبرداری خوشی پیدا کرتی ہے۔ ہر صبح ایک فرمانبردار دل کے لیے دُعا مانگیں۔ اس بات کے لیے دُعا مانگیں کہ خدا آپ کو ہر اُس بات کے لیے رضامند بنائے اور اس میں آپ کی مدد فرمائے جو وہ آپ سے کروانا چاہتا ہے۔ اس سے ایک اچھا تاثر پیدا ہو جاتا ہے۔

یوحنا 37:7 ''اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے۔''

اس میں روح القدس کی خواہش کا ہونا شامل ہے۔اگر آپ میں خواہش نہیں ہے یا پھر آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ کے پاس بہت کم موجود ہے تو آپ اس خواہش کے لیے دُعا کر سکتے ہیں۔ یہ ایسی درخواست ہے جو خدا کی رضا کے موافق ہے،جس کا فوری طور پر جواب ملے گا۔ جب ہم اپنے خالق خدا سے مانگتے ہیں تو وہ ہم میں ''خواہش کرنا اور اس کو مکمل کرنا'' پیدا کرے گا۔آپ خدا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق،اُسے پورے دل سے محبت کرنے،خوشی سے اُس کی خدمت کرنے،یسوع کے لیے خواہش کی بڑھوتری کے لیے اور اُس کی جلد آمد اور خدا کی بادشاہی میں اُس کے ساتھ ملنے کے لیے،اور کھوئے ہوؤں کو بچانے میں مددگار بننے کے لیے بھی دُعا کر سکتے ہیں۔

یوحنا 7: 38-39 ''جو مُجھ پر اِیمان لائے گا اُس کے اَندر سے جَیسا کہ کتابِ مُقدّس میں آیا ہے زِندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اُس نے یہ بات رُوح کی بابت کہی جِسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر اِیمان لائے کِیُونکہ رُوح اَب تک نازِل نہ ہُوا تھا اِس لِئے کہ یِسُوع ابھی اپنے جلال کو نہ پہُنچا تھا۔''

یہاں پر معیار یہ ہے: ایمان رکھنا! ہم یہاں پر دیکھ سکتے ہیں کہ روح القدس کو حاصل کرنے کے لیے یسوع مسیح پر ایمان رکھنا اور خدا پر ہمارا بھروسہ رکھنا ضروری ہے۔لیکن جب ہم وعدوں کے ساتھ دُعا کرتے ہیں تو پھر ایمان رکھنا آسان ہوتا ہے۔

گلتیوں 5: 16 ''مگر مَیں یہ کہتا ہُوں کہ رُوح کے مُوافِق چلو تو جِسم کی خواہِش کو ہرگز پُورا نہ کرو گے۔''

یہاں پر ہمارے لیے ایک **وعدہ** موجود ہے جو ایک حکم کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جب خدا مجھ سے خواہش کرتا ہے کہ میں روح میں چلوں تو اس کا واضح طور پر یہ مطلب ہے کہ وہ مجھے روح القدس سے معمور کرنا چاہتا ہے۔اور وہ یہاں پر ہمیں بتاتا ہے کہ جب ہم روح القدس سے معمور ہوتے ہیں تو ہم اپنے جسم کی خواہشوں کے مزید تابع نہیں رہتے۔ روح القدس ہم میں سے گناہ کی طاقت کو توڑ دیتا ہے (رومیوں 8: 1-17 خاص طور پر آیت نمبر 2)۔ روح القدس کے ذریعے ''ہمارے جسم کے کام'' مار دیئے جاتے ہیں (رومیوں 8: 13)۔ پولس کے بارے میں سوچیں جس نے اپنے بارے میں یوں کہا ''میں ہر روز مرتا ہوں''۔ یہ ایک شاندار بات ہے جو اہمیت رکھتی ہے کہ ہمیں اپنے جسم کے کاموں کے رحم و کرم پر نہیں رہنا (گلتیوں 5: 18-21) مگر ہمیں روح کے پھلوں میں بڑھنا ہے (گلتیوں 5: 22)۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو کر گناہ ہماری زندگیوں میں مداخلت نہیں کرتے۔ کمرے کے شیشوں پر گرد جمنے سے روکنے کے لیے اس گرد کو صاف کرتے رہنا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دروازہ بند ہوتا ہے تو ہوا باہر ہی چلتی ہے۔ مگر اس میں گرد داخل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح سے جب ہم روح

القدس سے بھرپور رہوں گے' تو جسم کی خواہش کو ہر گز پُورا نہ کرو گے''۔(اس عنوان کے بارے میں مزید معلومات اس باب کے آخر میں پائے جانے والے اس حصے میں ہے: 'کیا کوئی شخص روحانی رہ سکتا ہے؟')

افسیوں 3: 16-17؛19 ''کہ وہ اپنے جلال کی دَولت کے مُوافق تُمہیں یہ عِنایت کرے کہ تُم اُس کے رُوح سے اپنی باطِنی اِنسانِیّت میں بہُت ہی زورآور ہو جاؤ۔ اور اِیمان کے وسِیلہ سے مسیح تُمہارے دِلوں میں سکُونت کرے تاکہ تُم محبّت میں جڑ پکڑ کے اور بُنیاد قائم کر کے۔ اور مسیح کی اُس محبّت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تُم خُدا کی ساری معمُوری تک معمُور ہو جاؤ۔''

ہوسکتا ہے کہ ہم اس طرح کی قوت کو مزید دیکھ نہ سکیں۔ ایسے ہوسکتا ہے کہ یہ بات فطری طور پر موجود ہے۔ پانی میں لگے ہوئے درخت پھل لاتے ہیں اور سرسبز رہتے ہیں۔ اس میں دوبارہ سے جان ڈالنے کے لیے شاندار قوتیں موجود ہوتی ہیں مگر ہم اُن کو دیکھ یا سُن نہیں سکتے۔ مگر پھر ہم اس کے نتائج دیکھتے ہیں۔ اس طرح سے میرے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے کثرت کی قدرت مہیا کی ہے۔

ایک اور مثال: کئی سالوں سے ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ ہمارے جسم میں ایک برقی کرنٹ موجود ہیں۔ یہ موجود تو ہے۔ مگر ہم اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔

افسیوں 5: 18 ''...روح القدس سے معمور ہوتے جاؤ'' یا ''اپنے آپ کو مسلسل اور بار بار روح القدس سے بھرپور کرتے رہو۔''

اعمال 1: 8 ''لیکن جب رُوح اُلقدس تُم پر نازِل ہوگا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہوُدیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہوگے۔''

شاگردوں کو ایک حکم دیا گیا کہ اُس قوت کے آنے کا انتظار کریں۔ اُنہوں نے فضول بیٹھ کر انتظار ہی نہیں کیا۔ ''شاگرد بڑی مستعدی اور نیک نیتی سے خداوند مسیح سے مسلسل دُعا مانگتے رہے کہ اُنہیں اس لائق کر کہ وہ بنی نوع انسان سے ایسا کلام کریں جو گنہگاروں کو یسوع کے قدموں میں لے آئے۔ اُنہوں نے اپنے تضاد دور کیے، بڑا بننے کی خواہش کو ترک کیا۔'' (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر 36-37)

ہم بھی اسی وعدے کے ساتھ دُعا کر سکتے ہیں۔

کوئی مثبت جواب نہیں......

''ایک نوجوان اصلاح کا منتظر تھا وہ روح القدس سے معمور ہونا چاہتا تھا۔ وہ یقینی طور پر کوشش کر رہا تھا۔ پاسبان نے اُس سے پوچھا: 'کیا آپ نے مکمل طور پر اپنی مرضی کو خدا کے تابع کر دیا ہے؟' 'میرا نہیں خیال کہ میں نے ایسا مکمل طور پر کیا ہے'۔ پاسبان نے کہا، 'اچھا، تو دُعا (روح القدس کی معموری کے لیے) کرنے کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک آپ اپنی مرضی کو مکمل طور پر خدا کے تابع نہیں کرتے ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیا اب آپ اپنی مرضی کو خدا کے سپرد نہیں کرنا چاہتے؟' اُس نے جواب دیا، میں ایسا نہیں کرسکتا۔' کیا آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کے لیے یہ کام کرے؟ اُس نے جواب دیا 'جی ہاں'۔ تو پھر اُس سے دُعا کرو کہ وہ ایسا کرے۔ اُس نے دُعا کی: 'اے خدا مجھے میری اپنی مرضی سے خالی کردے۔ مجھے مکمل طور پر اپنی مرضی کے تحت کردے۔ میری اپنی مرضی کو کم کردے۔ میں یہ دُعا یسوع کے نام سے مانگتا ہوں'۔ پھر پاسبان نے سوال کیا: 'کیا ایسا ہوا ہے؟' اُس نے جواب دیا 'ایسا ہونا چاہیے۔ میں نے خدا سے اُس کی مرضی کے مطابق ہی کچھ مانگا ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ میں نے جس مقصد کے لیے دُعا کی ہے اُس نے مجھے اس کا جواب دے دیا ہے (1 یوحنا 5:14-15)۔ جی ہاں، ایسا ہو چکا ہے میری مرضی کم ہوگئی ہے'۔ پھر پاسبان نے کہا: اب روح القدس کے بپتسمہ (روح القدس کی معموری) کے لیے دُعا مانگو'۔ اُس نے دُعا کی: 'اے خدا مجھے ابھی روح القدس کا بپتسمہ دے۔ میں یہ یسوع کے نام سے مانگتا ہوں'۔ اور جب اُس نے اپنی مرضی کو ختم کر دیا تو پھر ایسا فوری طور پر ہوگیا۔''

پہلے اور اب میں بہت بڑا فرق

اگرچہ میں کافی عرصہ سے وعدوں کے ذریعے دُعا کرتا رہا اور اسے خاص حالات پر استعمال بھی کرتا رہا اور میں نے اس دُعا کے جواب میں شاندار نتائج بھی حاصل کیے، پھر بھی کافی سالوں سے میں نے یہ سوچا بہتر یہی ہے کہ میں کچھ خاص وعدوں کی نسبت صرف روح القدس کے لیے ہی دعا کروں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کے بارے میں بہت سے لوگوں کی اپنی رائے ہوگی۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ غلط ہیں۔ مگر جب میں اپنے ذاتی تجربہ کو دیکھتا ہوں تو میں صرف اس پر پچھتا ہی سکتا ہوں کہ میں نے ایسا بغیر وعدوں کے ہی کیا۔ کچھ سالوں سے اب میں نے روح القدس کے لیے دُعا وعدوں کے ساتھ کرنا شروع کی ہے، اس سے میری دُعا کے بعد مجھے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ میں روح القدس سے معمور ہو چکا ہوں۔ 28 اکتوبر 2011ء کے ایک تجربے سے مَیں نے اپنی زندگی

میں ایک بڑی تبدیلی محسوس کی: میں پہلے جیسا نہ رہا۔

چونکہ میں نے وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا شروع کی ہے اس لیے میرا خدا کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہوا ہے اور مسیح میرے مزید نزدیک ہوا ہے اور میرے لیے عظیم بن چکا ہے۔ یہ احساسات کسی بات کے زیرِ اثر ہی نہیں ہیں بلکہ میں ان باتوں کو اِن باتوں کے ساتھ جوڑ سکتا ہوں:

- بائبل پڑھتے ہوئے میں اکثر نئی حوصلہ افزا باتوں کو جان پاتا ہوں۔
- آزمائشوں کی لڑائی میں میں کامیابی حاصل کرتا ہوں۔
- میرا دُعا کا وقت میرے لیے بہت قیمتی بن چکا ہے اور یہ مجھے بہت خوشی مہیا کرتا ہے۔
- میری بہت سی دُعاؤں کا خدا جواب دیتا ہے۔
- مجھے اب زیادہ خوشی اور مزید "دلیری" (اعمال 4:31) ملی ہے تاکہ میں دوسروں کو یسوع کے بارے میں بتا سکوں۔
- میں اپنے دوستوں کے ساتھ مزید گہرا تعلق رکھنے والا بن چکا ہوں۔
- میں خدا کے فضل سے خوشی سے رہتا ہوں اور اُس کے ہاتھ کے تحت تحفظ محسوس کرتا ہوں۔
- مشکل کے وقت میں خدا نے مجھے معجزانہ طور پر قائم رکھا اور مجھے اندرونی طور پر مضبوطی مہیا کی۔
- میں نے محسوس کیا ہے کہ خداوند کی کونسی روحانی نعمتیں مجھے ملی ہیں۔
- تنقید ختم ہوگئی۔ جب میں دوسروں کو تنقید کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میں اچھا محسوس نہیں کرتا۔

یہ تبدیلی خاموشی سے ہی واقع ہوگئی۔ میں نے اس بات کو پہلے اُس وقت محسوس کیا جب میں نے بائبل کے وعدوں کے ساتھ روح القدس کے لیے دُعا کرنے کے لیے کچھ وقت گزارا۔ اُس وقت سے لے کر اب تک میں ایک الگ طرح کی مسیحی زندگی کا تجربہ کر رہا ہوں۔ ماضی میں خدا کے ساتھ میری زندگی کٹھن اور مشکل تھی مگر اب میں خوشی اور قوت کو محسوس کرتا ہوں۔

مجھے اپنی زندگی کے ضائع ہونے، میری شادی اور خاندان اور کلیسیاؤں میں جہاں میں پاسبان رہا ہوں، روح القدس کی کمی کا افسوس ہے۔ جب میں نے اس بات کو محسوس کیا تو میں نے خدا سے اس بات کے لیے معافی مانگی۔ بدقسمتی سے یہ بات حقیقت ہے کہ اس سلسلے میں ہم اپنے آپ سے بڑھ کر کسی دوسرے کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔

ہمیں اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خاندان اور کلیسیا میں ہماری ذاتی کمزوریاں بڑھتی ہیں یا ان میں اضافہ ہوتا ہے۔

دوسروں کے بارے میں یہ بات ہے کہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں انہی غلطیاں پر آہ وزاری نہ کریں اس لیے میں کچھ خیالات کو اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔

2 پطرس 1:3-4 میں کہا گیا ہے کہ یسوع کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کے ذریعے ہم ''...سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کِئے تا کہ اُن کے وسیلہ سے تُم اُس خرابی سے چھُوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ پاک صحائف ہمیں وعدوں کے ذریعے دیئے گئے ہیں۔ آپ ان وعدوں کا موازنہ بنک کے چیک سے کر سکتے ہیں۔ جب ہم اکاؤنٹ والے شخص کی طرف سے دستخط کیا ہوا چیک بنک میں پیش کرتے ہیں تو ہم اُس دوسرے شخص کے اکاؤنٹ سے بھی پیسے نکلوا سکتے ہیں۔ خدا کے بچوں کی طرح (یوحنا 1:12) ہم روزانہ یسوع کے دستخط کیے ہوئے چیک (وعدوں) کے ذریعے کچھ نکلوا سکتے ہیں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ ہم اپنے ہی چیک پیش کریں چاہے وہ چیک کسی ماہر کی طرف سے بھی تیار کیے گئے ہوں۔ ہمیں اکاؤنٹ والے شخص کی طرف سے دستخط شدہ چیک کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کی ایک دوسری وجہ ہے جس سے ہم وعدوں کے ساتھ دُعا کرنے میں حوصلہ افزائی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کے کلام میں قدرت پائی جاتی ہے۔ یسوع نے زبور کے الفاظ میں کیوں تین دفعہ دُعا کی؟ بیابان میں اُس نے شیطان کی طرف سے آزمائش پر کیوں بائبل کی آیات سے شیطان پر غلبہ پالیا؟ (متی 4:4، 7، 10) اُس نے فرمایا: ''کہ آدمی صِرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نِکلتی ہے۔''

پیدا کرنے والا یسوع جانتا ہے کہ خدا کے کلام میں قدرت پائی جاتی ہے۔ ''خدا کے کلام کے ہر ایک حکم اور وعدے میں قدرت پائی جاتی ہے، یہ خدا کی ایسی زندگی ہے جس کے باعث یہ حکم پورا ہوسکتا ہے اور وعدہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔'' (Christ's Object Lessons, p.38)۔ کیا ہی شاندار بیان ہے! خدا کی قدرت اور اُس کی زندگی ہر وعدے میں پائی جاتی ہے۔ جب ہم وعدے کے ساتھ دُعا کرتے ہیں تو ہم خدا کے کلام کو وعدوں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا کے کلام کے متعلق کچھ یوں کہا جاتا ہے: ''اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا...'' (یسعیاہ 55:11)۔

میں روح القدس کے لیے وعدوں کے ساتھ ہی دُعا کرنے کا منصوبہ رکھتا ہوں۔ جب میں وعدوں کے ساتھ روح القدس کے لیے دُعا کرتا ہوں تو میں یہ جانتا ہوں کہ میں نے اسے 1 یوحنا5:15 **"اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔"** میں نے وعدے کی بنیاد پر حاصل کرلیا ہے۔ جب میں وعدے کے بغیر دُعا کرتا ہوں پھر میں اس بات کی اُمید رکھتا ہوں کہ میری دُعا کا جواب شاید ملے گا۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس طرح سے دُعا کرنے میں وقت گزارا جائے اور پھر اس پورے دن کی برکات کا تجربہ کیا جائے نہ کہ شام کو ناکامیوں کی شکایت کرنے میں۔

مجھے ایک ای میل آئی جو بڑی خوشی کے ساتھ لکھی گئی تھی: "میں نے یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر میں اپنے الفاظ میں خدا سے تمام دن بھر کی رہنمائی کے لیے دعا کروں گا یا اگر میں بائبل کے وعدوں سے دعا کروں گا تو اس سے اتنا فرق پڑے گا! میرے لیے ہمیشہ ہی وعدے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ اُن پر ایمان رکھا مگر میں اُن کو روزانہ بیان کرنے میں ناکام ہوگیا۔ یسوع کے ساتھ میری زندگی نے گہری، مزید خوشی اور مزید اعتماد اور اطمینان حاصل کیا ہے۔ میں خدا کا اس بات کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس وجہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں روح القدس کے لیے دُعا وعدوں کے ساتھ کرنے کا تجربہ بیان کروں۔ فطرتی طور پر یہ مختصر ہوسکتا ہے۔ یہ اہم بات ہے کہ ہم اپنے لیے خدا کے کلام کے ذریعے دُعا کریں۔ مگر اہم نقطہ یہ ہے کہ ہمارا ایمان وعدوں کے ذریعے اس طرح سے قوت حاصل کرتا ہے کہ دُعا کرنے کے بعد ہمیں یقین ہوتا ہے کہ ہم نے روح القدس کو حاصل کرلیا ہے۔ جب ہم روح القدس کے لیے دُعا کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں تو ہم اس کو حاصل کرلیتے ہیں۔

ہر روز رُوح القدس کی تجدید کے لیے ایک موثر دُعا:

اے آسمانی باپ میں اپنے نجات دہندہ یسوع کے وسیلے تیرے پاس آتا ہوں۔ تُو نے کہا: مجھے اپنا دل دو (امثال23:26)۔ میں اپنے آپ کو جو کچھ میرے پاس ہے، سب تیرے سپرد کرتے ہوئے ایسا ابھی کرتا ہوں۔ میں شکر گزار ہوں کہ تُو نے میری دُعا کا جواب اپنی مرضی کے مطابق پہلے ہی عطا کر دیا ہے کیونکہ تیرے کلام میں فرمایا گیا ہے کہ اگر ہم تیری مرضی کے موافق دُعا کریں گے تو ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمیں یہ حاصل ہو چکا ہے۔ (1 یوحنا5:15)۔ اور تُو نے یہ بھی کہا ہے کہ جو تیرے پاس آتا ہے تُو اُس کو نکال نہیں دیتا (یوحنا6:37)۔

یسوع نے کہا: ”پَس جب تُم بُرے ہوکر اپنے بچّوں کو اچھّی چیزیں دینا جانتے ہوتو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوحُ القُدس کیُوں نہ دے گا؟“ (لوقا 11:13)۔

مزید فرمایا ہے کہ جو تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے (یوحنا 7:38-39)، تیری فرمانبرداری کریں گے، جو اپنے آپ کو روح القدس کی تجدید کے لیے پیش کریں گے اور جو روح میں چلیں گے (گلتیوں 5:16) تُو اُن کو روح القدس مہیا کرے گا۔ میری یہ آرزو ہے۔ مہربانی کرکے اس کو مجھ میں پورا کر۔ اے باپ اس مقصد کے لیے وفاداری سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھے آج روح القدس مہیا کر۔ چونکہ یہ درخواست تیری مرضی کے موافق ہے اس لیے میں تیرا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے روح القدس ابھی مہیا کر دیا ہے (1 یوحنا 5:15)۔ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ میں نے تیری الٰہی محبت کو ابھی حاصل کر لیا ہے کیونکہ تیرا کلام فرماتا ہے: ”کیُونکہ رُوحُ القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسِیلہ سے خُدا کی محبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے۔“ (رومیوں 5:5؛ افسیوں 3:17)۔ میں زبور نویس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں: ”اَے خُداوند! اَے میری قوت! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔“ (زبور 18:1)۔ میں شکر گزار ہوں کہ میں اپنے ساتھی انسانوں کے ساتھ تیرے ساتھ محبت کر سکتا ہوں۔

میں شکر کرتا ہوں کہ روح القدس کی قدرت سے مجھ سے گناہ ختم ہو گیا ہے (رومیوں 8:13؛ گلتیوں 5:16)۔ مہربانی فرما کر مجھے گناہ اور دُنیا سے بچا، مجھے گرے ہوئے فرشتوں سے محفوظ رکھ، مجھے آزمائشوں سے بچا اور مجھے میری پرانی فطرت سے دور رکھ اور بچا (1 یوحنا 5:18)۔

اور برائے مہربانی میری مدد فرما کہ میں کلام اور عمل سے تیرا گواہ بنوں (اعمال 1:8)۔ میں شکر اور تعریف کرتا ہوں کہ تُو نے میری دُعا کو سُن لیا ہے، آمین۔

یسوع روح القدس کے ذریعے ہم میں رہنا چاہتا ہے (1 یوحنا 3:24؛ یوحنا 14:23)۔ ای۔جی۔وائیٹ نے کہا: ”روح القدس کا اثر یہ ہے کہ روح میں مسیح کی زندگی ہو۔“ وہ قدرت جس نے پطرس، پولس اور دوسرے بہت سے لوگوں کو تبدیل کر دیا یہ ہمارے لیے بھی موجود ہے۔ یہ ”اپنے جلال کی دَولت کے مُوافِق تُمہیں یہ عِنایت کرے کہ تُم اُس کے رُوح سے اپنی باطِنی اِنسانِیّت میں بہُت ہی زورآور ہو جاؤ۔“ (افسیوں 3:16)۔ روح القدس سے معمور ہونا ایمان کی زندگی میں خوشی، قدرت، محبت اور گناہ پر فتح پانے کا راز ہے۔ ”.....جہاں کہیں خُداوند کا رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔“ (2 کرنتھیوں 3:17)۔

ایک پیغام میں مجھے درج ذیل کہی ہوئی بات موصول ہوئی: ''بہت سے کلیسیائی ممبران روزانہ اسی طرح کی دُعا کو دوٹکڑوں میں کرتے ہیں۔ پچھلے پانچ ماہ سے میں اپنی دوست کے ساتھ دُعا کر رہا ہوں۔ ذاتی طور پر نہ صرف سب کچھ بہتر ہورہا بلکہ گھر، تعلقات، ازدواجی زندگی، اور روحانی اور کلیسیا میں بھی ایسا ہورہا ہے، اس لحاظ سے نہیں جو بڑی کشمکش کا باعث بنتا ہے بلکہ یہ خاموشی سے فطرتی طور پر ہوتا ہے۔ ہم اس بات پر حیران ہیں کہ خدا کا واضح کرنے کا طریقہ جو زندگی کو مختلف انداز میں آسان بنا سکتا ہے اس کی وجہ سے ہم خدا کی قربت کو مزید محسوس کرتے ہیں۔''

کیا کوئی شخص روحانیت میں قائم رہ سکتا ہے؟

جی ہاں! جب ہم بے ایمانی کا رویہ بڑھنے نہیں دیتے اور ہم روحانی طور پر اپنے گناہوں کے اقرار سے ''سانس باہر خارج کرتے ہیں'' اور خدا کی محبت کو استعمال میں لاتے ہوئے ''سانس اندر کھینچتے ہیں'' اور روح القدس سے معمور ہونے والی دُعا کرنے کی تجدید کرتے ہیں۔

یہ اپنے بچوں کے ساتھ ہمارے رشتے کی طرح ہے۔ جب کوئی بچہ نافرمان ہوجاتا ہے تو وہ پھر بھی بیٹا ہی رہتا ہے۔ مگر ہم اس تعلق میں انتشار محسوس کرتے ہیں۔ شاید بچہ اِس دُکھ کو ہماری آنکھوں میں نہ دیکھ سکے۔ مگر یہ انتشار اس کے اقرار کی وجہ سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔

مگر کوئی شخص فطرتی طور پر دوبارہ زیادہ دیر تک جسمانی بن سکتا ہے۔ بائبل ''ایک بار نجات پانے کو ہمیشہ تک نجات یافتہ رہنے'' کے بارے میں نہیں بیان کرتی۔ ہماری گناہ بھری فطرت ابھی بھی موجود ہے۔ ''کسی بھی رسول اور نبی نے کبھی بھی گناہ سے مُبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔'' (ابتدائی کلیسیا کے درخشاں ستارے، صفحہ نمبر 561)۔
مگر روح القدس والی زندگی سے اور دلوں میں یسوع کے ہونے سے گناہ کی گرفت ٹوٹ جاتی ہے تاکہ ہم خوش اور مضبوط مسیحی زندگی جی سکیں۔ ہماری راستبازی یسوع مسیح کے ذریعے ہی ہوتی ہے'' ...جو ہمارے لِئے خُدا کی طرف سے حِکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی۔'' (1 کرنتھیوں 1:30)۔ اس عنوان کو مزید وضاحت سے کچھ دیر بعد بیان کیا جائے گا۔

اگر ہم زیادہ دیر تک روحانی زندگی کو رد کرتے ہوئے دوبارہ سے جسمانی بن چکے ہیں یا روحانی طور پر سانس لینے میں مشکل کے شکار ہیں تو ہم یہ بات جان سکتے ہیں کہ ایک مہربان نجات دہندہ ہمارا مُنتظر ہے۔

یہ اہم ہے کہ ہم اس راستہ کو جانیں کہ ہم خدا کے فضل سے ازسرِ نو بحال ہوسکتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں

کہ یہ ہمیشہ کے لیے ایک روحانی زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کسی کو بھی جسمانی نہیں رہنا چاہیے۔

لیکن ذاتی اور مشترکہ طور پر دونوں طرح سے یاد رکھیں جو کچھ رینڈی میکس ویل نے کہا: ''کیا ہم یہ سوچتے ہیں کہ خدا کی روحانی طور پر مرتی ہوئی کلیسیا بغیر کسی کوشش کیے از سرِ نو بحال ہو سکتی ہے؟''

یہاں پر کثرت کی زندگی اور ہمیشہ کی زندگی، بہت سے لوگوں کی نجات اور یسوع کی عظیم قربانی قابلِ قدر کوشش ہے۔ کیونکہ ہم صبح کی عبادت میں خدا سے بات کریں۔ اِسی لیے ہم اُس کی قوت سے لیس ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل بات ہم یوحنا رسول کے بارے میں پڑھتے ہیں: ''دن بہ دن اُس کا دل مسیح کی طرف مائل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ اپنے مالک کی محبت میں اپنے آپ کو بھول گیا۔ اُس کی رنجیدہ طبیعت مسیح کی قائل کرنے والی قوت کے تابع ہو گئی۔ پاک روح کی نئے سرے سے پیدا کرنے والی قوت نے اُسے ایک نیا دل بخش دیا۔ مسیح کی محبت کی طاقت نے اُس کے چال چلن کو تبدیل کر دیا۔ مسیح کے ساتھ یگانگت کا یہ ایک یقینی ثبوت ہے۔ جب مسیح دل میں بستا ہے تو ساری کی ساری فطرت بدل جاتی ہے۔'' (تقربِ خدا، صفحہ نمبر 73)

''میری آنکھیں کھول دے تاکہ میں تیری شریعت کے عجائب دیکھوں۔'' (زبور 18:119)۔ شکرگزار ہوں کہ تُو میری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور میں یہ کہہ سکتا ہوں: ''مَیں بڑی لُوٹ پانے والے کی مانند تیرے کلام سے خوش ہوں۔'' (زبور 162:119)

باب نمبر 6

ہمارے سامنے کونسے تجربے ہیں؟

شخصی اور کلیسیائی، ایک کانفرنس کے اور ایک یونین کے تجربات

ایک بھائی کا تجربہ

’’پچھلے دو سالوں سے میں روزانہ اپنی زندگی میں روح القدس کے نزول کے لیے دُعا کرتا رہا ہوں۔ میری درخواست یہ ہے کہ یسوع مجھ میں ہر روز کثرت سے سکونت کرے۔ خدا کے ساتھ میرا چلنا (اس وقت کے دوران) قابلِ یقین بن چکا ہے جب سے میں نے یسوع کو اپنے اندر رہنے کے لیے کہا ہے، تا کہ وہ اپنی مرضی مجھ میں پوری کرے اور روزانہ روح القدس سے میری تجدید کرے، تو اس طرح گلتیوں 5 باب کا یہ روح کا پھل میری زندگی میں زیادہ واضح ہو گیا ہے۔ مجھے بائبل کو پڑھنے، دوسروں کو مسیح کے بارے میں بیان کرنے میں بہت خوشی ہوتی ہے اور میرا یہ مضبوط ارادہ ہے کہ میں دوسروں کے لیے دُعا کروں؛ مزید یہ کہ میرا طرزِ زندگی حیران کُن انداز سے تبدیل ہو گیا۔ میں یہ سب کچھ روزانہ کی بنیاد پر خدا کی تلاش اور رُوح القدس کے لیے درخواست کی تصدیق کے طور پر دیکھتا ہوں۔‘‘

سی۔ ایچ۔ اُس نے مزید بیان کیا ہے:

’’میں آپ کو چھ ہفتوں کے لیے روزانہ روح القدس سے معمور ہونے کے لیے دُعا کرنے کی پیشکش کرتا ہوں اور پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔‘‘

سربیا (Serbia) میں دُعا کے 40 روز

’’ستمبر 2010ء میں ہم نے ایک کتاب بنام ’40 روز‘ ترجمہ کی اور شائع کی: یہ آمدِ ثانی کے لیے دُعا اور عبادت کے متعلق ہے۔ ہم نے یہ کتاب اپنی یونین میں اپنے سبھی کلیسیائی ممبران کو دی۔ پھر ہم نے اگلے 40 دِنوں تک اپنی مقامی کلیسیاؤں اور ممبران کے گھروں میں ہفتہ وار اور روزانہ دُعائیہ عبادات مقرر کیں جس میں لوگوں نے روزہ رکھا اور روح القدس کے تازہ نزول کے لیے دُعا کی۔

جیسے ہی یہ ہوا تو ہماری مقامی کلیسیاؤں میں بالکل ہی نیا ماحول پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ سست کلیسیائی ممبران سرگرم ہو گئے اور وہ دوسروں کی خدمت میں زیادہ دلچسپی لینے لگ گئے۔ وہ جو مختلف مسائل کی وجہ سے ایک دوسرے سے جھگڑتے تھے (اور یہاں تک کہ ایک دوسرے سے بات بھی نہیں کرتے تھے)، اُنہوں نے آپس میں صلح کر لی اور اُنہوں نے اکٹھے مل کر معاشرے میں رسائی کرنے کے لیے منصوبے بنانے شروع کر دیئے۔

پھر اکتوبر 2010ء میں سالانہ کونسل کے دوران ''بیداری اور اصلاح کا قدم'' متعارف کروایا گیا۔ ہم نے اسے ایک جاری رہنے والا قدم سمجھتے ہوئے جس کا خدا نے ہماری یونین میں پہلے ہی آغاز کر دیا تھا، خوشی سے قبول کیا۔

ہم نے نزدیک ترین رفاقت، مزید اتحاد اور یونین افسران میں بہتر سمجھ کا مظاہرہ کیا جو ان دُعائیہ عبادات کے حالیہ نتائج ہیں۔''

ذوریک / سوئٹزرلینڈ میں دعا کے 40 دن

''ہمارے پاسبان اور میں نے ایک کتاب خود سے حاصل کی جس کی فہرست نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ اس کا عنوان '40 روز: آمدِ ثانی کی تیاری کے لیے دعاؤں اور عبادتوں پر مبنی ہے، ڈینس سمتھ کی جانب سے لکھی ہوئی جو ریوا اینڈ ہیرلڈ پبلشنگ ایسوسی ایشن کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر محض ایک طرف رکھ دینے والی ہی نہ تھی۔ اس کی فہرست نے میری زندگی کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

چونکہ والفسونکل، ذیورک میں ہماری کلیسیا (100 ممبران پر مشتمل) نے بیداری اور دُعا کی اشد ضرورت کو محسوس کیا اور اس کے لیے ہم نے 2011 ءخزاں میں 40 دن دُعا کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ کتاب اس کے بارے معلومات اور اس کی وضاحت کرتی ہے اور مزید 40 بار روزانہ عبادت کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

اس لیے ہم نے اپنے 40 دِنوں کا آغاز یکم اکتوبر 2011ء کو بہت زیادہ تعداد اور اُمیدوں کے ساتھ کیا۔ خوش قسمتی سے زیادہ تر کلیسیائی ممبران نے اس میں شمولیت کی۔ دُعا کرنے والے شرکا کو ہر روز، لکھے ہوئے پیغامات روزانہ بھیجے گئے اور لوگوں نے فونز پر بھی دُعائیں کیں۔ ایک گروپ ہر صبح 6 بجے دُعا اور عبادت کے لیے اکٹھا ہوتا۔

ہمارے وہ 40 دن نہ بھولنے والا ایک تجربہ تھا۔ خدا نے ہماری بہت سی دُعاؤں کا جواب دیا خاص طور پر بائبل سے متعلقہ نبوت کے لیکچر کے سلسلے میں یہ بھی اُسی وقت ہوا۔ یہ لیکچر ہمارے لیے ایک بہت بڑی برکت تھے۔ اس میں بہت سے مہمانوں نے شمولیت کی اور 20 لوگوں نے ان نبوت کے لیکچرز کے لیے اپنا اندراج

کروایا۔(اس کے بعد مارچ 2013: کو50-60 کے قریب مہمان اس میں شامل ہوئے، ایسا پچھلے 20 سالوں میں زیورک میں نہیں ہوا تھا۔)

خدا کے روح نے ہماری کلیسیا میں ظاہر ہونے والی تبدیلیاں کیں اور یہ خوشی والی بات تھی کہ کیسے ہمارے چھوٹے گروہوں اور کلیسیائی ممبران نے بڑھنا شروع کر دیا جواب متعلقہ لوگوں کی تلاش میں ہیں کہ وہ اُن سے بائبل کا مطالعہ کر سکیں۔ جنہوں نے اس میں شمولیت کی ہے اُن میں خدا کے روح کے کام کو جاری رکھنے کی ایک گہری خواہش پائی جاتی ہے۔ ہم اپنے پورے دل سے اُس کا شکر ادا کرنا چاہتے ہیں اور اُس کے نام کو جلال دینا چاہتے ہیں۔'' بیک رائس ایگیر، ایڈوینٹسٹ چرچ، والفس وینکلی، زیورک۔

کولگن (Cologne) / جرمنی میں دُعا اور منادی کے 40 روز

پاسٹر جیبولوٹز ایک جرمن، برازیلین ہے۔ اُس نے برازیل میں 38 برس سے کلیسیاؤں اور ہسپتالوں اور اسی طرح سے یونین اور ساؤتھ افریقہ ڈویژن میں بھی خدمت کی ہے۔ وہ مارچ 2012ء میں ریٹائر ہوا۔ وہ اور اُس کی بیوی کولگن میں ایک ''ہیز ہینڈز مشنریز'' کے طور پر آنے کے لیے رضامند ہو گئے اور اُنہوں نے پرتگالی اور سپینش بولنے والی کلیسیاؤں میں خدمت کی۔

''ہم نے کولگن میں کلیسیائی ممبران کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک چھوٹا کیئر گروپ شروع کیا اور اس میں مہمانوں کو شرکت کی دعوت دی۔ کولگن میں اس کی بنیاد برازیل میں دُعا کے دنوں میں ہونے والے تجربے تھے۔ اس کے بارے میں پرتگالی مواد کا انتظام کیا گیا۔

اُس کلیسیا میں پرتگالی، سپینش اور جرمنی بولنے والے ممبران نے خوشی سے دُعا کے اِن 40 دنوں کا آغاز کیا۔ ہم نے روزانہ 100 دوستوں اور جاننے والوں کے لیے دُعا کی۔ ان لوگوں کے نام چرچ میں موجود تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے تھے۔ ابھی ہم دُعا کے 30 سے 35 ویں دن تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ہم نے ان لوگوں کو بتا دیا کہ ہم اُن کے لیے دُعا کر رہے ہیں اور اُن کو مہمان کے طور پر خاص طور پر سبت کی عبادت میں شمولیت کے لیے مدعو کیا۔ 120 لوگ اس خاص عبادت میں شرکت کے لیے آئے۔ کرسچن بیڈریک جو کہ پرسنل منسٹریز فار ناردرن ویسٹ فالن کے ڈائریکٹر ہیں، اُنہوں نے پیغام پیش کیا۔ مہمانوں میں سے کچھ لوگوں نے جب اُس تختہ سیاہ پر اپنے ناموں کو لکھا ہوا دیکھا تو وہ خوشی سے للکار اُٹھے۔

اس کے بعد انٹونیو گون کلاوز جو برازیل سے ایک مناد ہیں اُنہوں نے منادی کی 15 روزہ عبادت کا انعقاد کیا۔ ہر شام کو وہ ڈیڑھ گھنٹہ تک (ترجمہ سمیت) منادی کرتے۔ اس عبادت کا عنوان تھا: 'بائبل آپ کو حیران کرے'۔ اس میں جو عنوان تھا وہ آمدِ ثانی تھا اسی طرح دانی ایل اور مکاشفہ سے بھی عنوان تھے۔ لیکچرز اور گیت پرتگالی زبان سے جرمن زبان میں ترجمہ کیے گئے۔ چھوٹی گیت گانے والی کوائر اور ہر شام بہت اچھی موسیقی ہوتی تھی۔ ہر شام کا اختتام ایک خبردار کرنے والی بات سے ہوتا تھا۔ ہم اس کے اچھے ردعمل کے لیے شکر گزار ہیں۔ کلیسیائی ممبران نے نیت سے دُعا کی خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے جن کے نام اُن کی فہرست میں موجود تھے۔

ہمارے چرچ میں 80 سیٹیں تھیں مگر 100 سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ ویک اینڈ کے دنوں میں چرچ بھرا ہوا ہوتا اور ہفتے کے درمیانی دِنوں میں 60 کے قریب لوگ ہوتے تھے۔ 32 مہمانوں نے باقاعدگی سے اس میں شمولیت کی۔ اس کی وجہ سے 8 بپتسمے ہوئے اور 14 لوگوں نے بپتسمہ کلاس میں شرکت کی۔ سال کے اختتام میں 13 لوگوں نے بپتسمہ پایا۔

ہمیں بہت سے حیران کُن تجربات ہوئے۔ مترجم تلاش کرنا بہت مشکل تھا۔ ایک کیتھولک اُستاد نے اس سلسلے میں مدد کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ مگر اُس کا بائبل کے متعلق گہرا تجربہ نہ تھا۔ پھر ہم نے ایک پروٹسٹنٹ مترجم کے لیے دُعا کی۔ اس کے بعد ہمیں ریسٹورنٹ میں ملازمت کرنے والی ایک عورت کے بارے میں معلوم ہوا جس نے بتایا کہ وہ پینٹیکاسٹل چرچ میں بڑے اچھے طریقے سے پرتگالی زبان سے جرمنی میں ترجمہ کر چکی تھی۔ وہ ہماری اس منادی والی عبادتوں میں ہماری مترجم تھی اور اُس نے بھی بپتسمہ حاصل کر لیا۔

مترجم، ماریہ نے پوچھا کہ اگر وہ اپنی دوست الزبتھ کو اس میں شرکت کی دعوت دے سکے۔ وہ کولگن میں کولمبیا کے ایک چھوٹے چرچ میں 13 ممبران کی رہنما ہے۔ وہ آئی اور اپنی کلیسیا کے ممبران کو بھی ساتھ لے کر آئی۔ ان میں سے بھی دو لوگوں نے بپتسمہ پالیا۔ الزبتھ اور اُس کے خاندان کو اب بائبل کا مطالعہ کروایا جا رہا ہے۔

ایک دوسرا تجربہ ہوپ چینل سے وابستہ ہے۔ ایک جرمن خاتون کو اچانک سے ہوپ چینل مل گیا اور وہ اس بات سے متاثر ہوئی اس پر اُس کو جو کچھ سُننے کو ملا اس میں سبت کی سچائی بھی شامل تھی۔ اُس نے اپنے شوہر کو یہ سُننے کے لیے کہا۔ اُس نے بھی پیغامات سے کافی حظ اُٹھایا۔ جب وہ اپنی ماں کو ملنے گئے تو وہ دوسرے راستے سے ہو کر گئے۔ راستے میں اُنہوں نے سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ چرچ دیکھا۔ اُنہوں نے ہوپ چینل کے ذریعے محسوس

کیا کہ وہ ایڈوینٹسٹ تھے۔ سبت والے دن وہ چرچ کی عبادت میں گئی۔ پھر اُس نے اپنے خاونداور اپنی والدہ کو بھی اس میں جانے کے لیے مدعو کیا۔ اُس وقت سے وہ تینوں بپتسمہ یافتہ ہیں۔

ایک اور تجربہ جو ایک رشین، جرمن بہن کے ساتھ پیش آیا۔ اُس نے 40 دن عبادت میں شمولیت کی اور اُس نے اپنے ہمسایہ روس کے لوگوں کے لیے دُعا کرنا شروع کر دی۔ جب اُس نے اپنے ایک ہمسایہ کو یہ بتایا کہ وہ اُس کے لیے دُعا کر رہی ہے تو وہ ہمسایہ بہت حیران ہوا اور کہا کہ وہ کسی ایسی کلیسیا کی تلاش میں ہے جو بائبل کے مطابق سبت کو پاک مانتی ہو۔ وہ اور اُس کے دوسرے ہمسائے اس منادی والے پروگرام میں شامل ہونے کے لیے آئے۔ اُن میں دو نے بپتسمہ پالیا۔

ایک دوسرا تجربہ ایک عورت جینی کے بارے میں ہے۔ وہ برازیل میں بپٹسٹ چرچ کی رُکن رہ چکی تھی اور اب وہ کولگن میں پرتگال زبان بولنے والی کلیسیا کی تلاش میں تھی۔ اُس کا رابطہ ایڈوینٹسٹ کلیسیا سے ہو گیا، ان سے بائبل کا مطالعہ کرنے لگی اور بپتسمہ حاصل کر لیا۔ اُس کی اپنی تبدیلی کے بعد اُس نے اپنے رشتہ داروں کو برازیل میں بلایا اور اپنے چچا کو بتایا کہ ایڈوینٹسٹ لوگ کون ہیں اور اب وہ بھی ایڈوینٹسٹ ہے۔ یہ بات اُس کی ماں، اُس کے ساتھیوں اور برازیل کی کلیسیا جس کی وہ رُکن رہ چکی ہے، کے لیے بہت حیران کُن تھی۔ بعد میں اُس کے والدین برازیل میں موجود ایڈوینٹسٹ چرچ میں گئے تا کہ اُن کو سبت کے بارے میں جانکاری مل سکے۔ اس سے برازیل میں پانچ لوگوں نے بپتسمہ پایا؛ اُس کی ماں، اُس کی دو بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں نے بھی۔ اب وہ اپنی دوسری بہن کی تبدیلی کے لیے دُعا کر رہی ہے جو کہ ارجنٹینا میں رہتی ہے۔ وہ خدا کی بادشاہی میں اُس کے ساتھ ہونا چاہتی ہے۔ خدا کی رہنمائی کی وجہ سے ہمارے پاس بہت سے تجربات موجود ہیں۔ پہلے بپتسمہ میں آٹھ لوگوں نے بپتسمہ حاصل کیا، اٹلی، جرمنی، پیرو، برازیل، یوکرائن، وینزویلا، کولمبیا اور روس، ان سب میں سے ایک ایک نے۔

خزاں کے موسم میں پھر سے ہمارے پاس مزید ایک منادی کے 40 روز کے حوالے سے عبادت ہوئی۔ جیمی کارڈوزو اور اُس کی بیوی جو برازیل سے آئے مگر اب وہ امریکہ میں رہتے ہیں، اُنہوں نے یہ منادی کی عبادات منعقد کروائیں۔ اگرچہ یہ عبادات ایک ہفتہ بعد ختم ہو گئیں پھر بھی ہم ان عبادات کے اختتام پر چار لوگوں کو بپتسمہ دینے کے قابل ہو سکے۔ وہ پہلے سے بائبل کا مطالعہ کرتے رہے تھے۔ اس میں تین جرمن اور ایک اٹلی کا شخص شامل تھا۔

بپتسموں کے یہ دونوں پروگرام کولگن میں ہوئے جہاں پر 400 ممبران ہیں اور وہاں بپتسموں کی ایک

بہت اچھی سہولت بھی موجود ہے۔

ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس بڑے اہم طریقے سے حیران کر دیا۔ میں اس بات پر قائل ہو چکا ہوں کہ اُس کے اس طرح کے عظیم تجربات ابھی ہمارے منتظر ہیں۔ برائے مہربانی ہمیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیے۔'' جواولوٹز، کولگن، جرمنی۔

اہم سفارش: ''پہلے میں نے صرف پوری کتاب (40 روز) کو پڑھا۔ پہلے صفحہ سے آگے تک میں بہت متاثر ہوا۔ ہمیں صرف دوسروں کے لیے ہی دُعا نہیں کرنی چاہیے بلکہ وفاداری سے اُن کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ اس سے اس دُعا میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ بدقسمتی سے میں نے اس طرح کی دُعا پہلے کبھی بھی نہیں سُنی۔ اپنے ایمان سے جینا! میں اس بات پر قائل ہوں کہ یہ بات کسی شخص کے لیے اتنی اہم ہے، جو دُعا کر رہا ہوتا ہے اسی طرح یہ اُس شخص کے لیے بھی اہم بات ہوتی ہے جس کے لیے دُعا کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بات شروع سے ہی مجھے قائل کرتی ہے کہ اس سے کلیسیا کی رفاقت میں مضبوطی ہوتی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اسی طرح کی رفاقت جیسے یہ اس کتاب کے آخری باب میں بیان کی گئی ہے ہوگی۔ وفاداری سے بیان کرتے ہوئے مجھے رونا آتا ہے کیونکہ میں نے اس طرح کی رفاقت کی خواہش کافی عرصہ سے کی ہے۔ میں قائل ہوں کہ کتاب بنام 'مسیح مجھ میں' ہماری نشوونما کرتی ہے اور ہمیں اپنے منصوبوں سے رہائی بخشتی ہے۔ میں نے 'مسیح مجھ میں' کے بارے میں کئی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے مگر یہ کتاب بہت زیادہ مددگار دکھائی دیتی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ آپ کی دُعائیہ زندگی اس کتاب کے وسیلے سے مزید مضبوط ہوگی اس سے کلیسیا میں رفاقت بڑھے گی اور یہ کہ اس سے دُعا مزید زندہ ہوگی۔ یہ کتاب مجھے اپنے لیے، اپنی کلیسیا اور دُنیا کے لیے اُمید بخشتی ہے۔ میں اس کتاب کے لیے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر میرا منصوبہ 40 روز کتاب کو پڑھنے کا ہے، اس کے بارے میں دُعا کرنے اور پھر جو کچھ خدا دکھائے اُس کو حاصل کرنے کا ہے۔''

کچھ ہفتے بعد: میں نے مزید ایک ای میل اس بہن کی طرف سے وصول کی: ''جیسے کہ آپ جانتے ہو کہ میں نے اس کتاب کو پہلی بار پڑھا۔ اور چونکہ اب میں نے اپنے ساتھی کے ساتھ عبادت میں اس کو پڑھنا شروع کیا ہے تو مجھے یہ پتا چلا ہے کہ یہ پہلے کی نسبت میری سوچ سے بھی بڑھ کر اہمیت رکھتی ہے۔ میں نے اُن باتوں کا جواب حاصل کر لیا ہے جن کو میں اپنی کوشش سے نہیں کر سکتی تھی۔ میرے دُعائیہ ساتھی کے لیے خدا کا شکریہ جو اچھی نیت اور وفاداری سے اس میں شرکت کر رہا ہے۔''

اب مزید پُر یقین نہیں: ''شخصی بیداری کے لیے اقدام'' کتابچے نے مجھے غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہے......ایڈوینٹسٹ خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے میرا یہ ایمان تھا کہ میں ٹھیک راستہ پر ہوں۔دس کنواریوں کے باب میں اور خاص طور پر رومیوں 9:8 نے ''مگر جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں'' واقعی مجھے حیران کر دیا۔ مجھے اس بات کا یقین نہ تھا کہ میرے پاس روح القدس ہے کہ نہیں اور یہ کہ وہ مجھ میں کام کر رہا ہے یا نہیں کیونکہ میری زندگی میں رابطہ کاری کے ''پھلوں'' کی شدید کمی تھی۔اس سبت کی سہ پہر میں نے اس کتابچہ کو پڑھنا ختم کیا اور مجھ پر ایک مایوسی چھا گئی۔پھر میں نے کتاب کے اختتام میں پائی جانے والی دُعا پڑھی اور پھر مجھ میں روح القدس کی ایک گہری خواہش پیدا ہوئی تا کہ وہ میرے دل کو تبدیل کر دے اور یہ کہ خدا مجھے اپنی مرضی کے موافق بنا دے۔''

اُس کو جاننا: ''کچھ عرصہ پہلے میں نے بیداری کے بارے میں ایک مضمون پڑھا۔ میں اس عنوان کو تقریباً تین سال پہلے بھی پڑھ چکا ہوں۔اب میں نے ''شخصی بیداری کے لیے اقدام'' کو پڑھنا شروع کیا ہے۔ میں اس کے بارے میں صرف آمین ہی کہہ سکتا ہوں! میں خوش ہوں کہ میں نے ان صفحات میں 'اپنے ہی' خیالات کو پایا ہے۔ مجھے یہ پتا ہے کہ میری کلیسیا اس ہدف سے ایک ہی انچ دور ہے۔میں ان احساسات کو ترک نہیں کر سکتا کہ ہم نے بہت اہم بات کو ضائع کر دیا ہے! عام طور پر ''سچائی کیا ہے'' جیسی بات، 'ہمیں کس طرح رہنا ہے' یا 'نبوت کی اہمیت کیا ہے' سے ہی واسطہ پڑتا ہے، اور میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ باتیں غلط ہیں۔مگر ہم ان باتوں پر زیادہ تر اوپری نظر سے ہی دیکھتے ہیں کہ خداوند نے یہ چیزیں ہمیں کیوں دیں ہیں؟ کیا اس سچائی کا مقصد خدا کے ساتھ کامل رفاقت نہیں ہے؟ اس کے علاوہ کیا یہ باتیں واقعی ہماری مدد نہیں کرتیں کہ ہم خدا کو جان سکیں؟ کیا اس نبوت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ خدا کی عظمت اور قدرت کے بارے میں جو کچھ ہم جانتے اور مانتے ہیں یہ ہے کہ اُس کے ہاتھ پوری دُنیا کو سنبھالتے اور اس کی رہنمائی کرتے ہیں تو اسی طرح سے ہم بھی اپنی زندگی کو بنا سکتے ہیں اور اس کے مطابق چل سکتے ہیں؟ ہمیشہ کی زندگی کیا ہے؟ یوحنا 17:3 ''اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوع مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''تمثیل میں دُلہا پانچ بے وقوف کنواریوں سے کہتا ہے کہ: ''میں تمہیں نہیں جانتا''۔ ہمارے ایمان کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کو جانیں، اُس کے ساتھ رفاقت رکھیں، تا کہ وہ ہم کو اس طرح سے بھر دے جس طرح سے اُس نے مقدس کو بھر دیا تھا (2 تواریخ 5:13-14)۔اور جب وہ ہم میں آتا ہے، ہمیں مکمل طور پر بھر دیتا ہے، تو پھر ہم زندہ نہیں رہتے بلکہ مسیح ہم میں زندہ ہوتا ہے۔''

شفاعت کے حیران کُن جوابات:

''ڈی، سمتھ کی تحریر کردہ دوسری کتاب 40 روز میرے لیے نا قابلِ بیان برکت ہے۔ وہ لوگ جن کے لیے میں نے دُعا کی ہے اُنہوں نے اپنی زندگیوں میں 180 ڈگری جیسی تبدیلی حاصل کی ہے۔

ان 40 دنوں کے دوران میری اپنے دوست سے گہری روحانی گفتگو ہوئی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ پچھلے کچھ ہفتوں سے اُس کی زندگی میں کافی فرق آیا ہے۔ اُس کے لیے دُعا کرنے کی اشد ضرورت تھی، خدا کے کلام پر مزید توجہ دے رہا تھا اور وہ اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ اُن باتوں اور چیزوں کو جو پہلے اُس کے لیے کافی اہمیت رکھتی تھیں اُن کو ترک کر دے۔ میں نے ہمت کی اور اُسے 40 روز، کتاب کے متعلق بتایا اور اُسے یہ بھی بتایا کہ وہ اُن پانچ لوگوں میں سے ایک ہے جن کے لیے میں دُعا کر رہا تھا۔ پھر اُس نے مثبت طور پر حیرانی سے جواب دیا: 'تو یہ ساری باتیں تیری وجہ سے ہیں۔''

ایک لڑکی نے اپنی زندگی کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کیا۔ اگر چہ وہ بچپن سے ہی ایماندار تھی مگر وہ خدا کے بغیر ہی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اُس کی دلچسپی ایمان پر نہیں تھی اور وہ مکمل طور پر دُنیاوی زندگی کے جال میں پھنسی ہوئی تھی۔ اب وہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہے، اب اُسے جو بھی ملتا ہے یا دیکھتا ہے حیران ہوتا ہے۔ اب وہ میرے ساتھ بائبل کا مطالعہ کر رہی ہے اور وہ 40 روز پروگرام میں حصہ لے رہی ہے اور وہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے تا کہ وہ بھی ایمان والی سنجیدہ زندگی کو اپنا سکیں۔

ایک دوسری نوجوان لڑکی جس کے لیے میں نے دُعا کی اُس نے بھی ایک ویک لانگ ٹریننگ کورس میں شرکت کی اور وہ دوسرے شرکاء کے ساتھ رہی۔ وہ ان اجنبیوں کے ساتھ اتنا لمبا عرصہ گزارنے کے بارے میں پریشان تھی۔ اُس کے وہاں پر جانے سے ایک دن پہلے میں نے دُعا کے ذریعے اُس کی حوصلہ افزائی کی اور اُسے بتایا کہ میں اُس کے لیے کچھ عرصہ سے دُعا کر رہا ہوں۔ لہٰذا ہم نے دُعا کی کہ خدا اُس کو ان حالات میں اطمینان عطا فرمائے اور یہ کہ اُس کو دُعا کے جواب کا تجربہ حاصل ہو۔ ٹریننگ کے دوران اُس نے مجھے فون کیا اور خوشی سے مجھے بتایا کہ خدا نے میرے لیے کچھ غیر یقینی سا کر دیا ہے۔ اُس نے نہ صرف اُسے اطمینان بخشا ہے بلکہ اُس نے اُسے شام کے تفریحی پروگراموں، جن میں ڈسکو، شراب نوشی وغیرہ ہوتی ہے، میں شامل نہ ہونے میں بھی ہمت افزائی کی ہے۔

40 دنوں کے بعد بھی میں نے ان لوگوں کے لیے دُعا کرنا جاری رکھی کیونکہ میں نے سُنا اور دیکھا تھا کہ کن عظیم طریقوں سے خدا نے دعا کے جواب دیئے ہیں۔''

خدا شفاعتی دُعا کے ذریعے کیسے کام کرتا ہے؟

''پچھلے پانچ سالوں سے میرا اُس شخص سے بالکل بھی رابطہ نہیں ہے جو میرے لیے اہم تھا۔ وہ میرے پیغامات کو نظر انداز کرتا ہوا محسوس ہوا۔ میں نے یہ سُنا ہے کہ وہ پچھلے تین سالوں سے چرچ میں بھی نہیں جا رہا۔ (وہ چرچ میں ہی پلا بڑھا تھا۔) اور یہ کہ اُس کا تعلق ایک غیر مسیحی خاتون سے ہے۔ میں نے اس نوجوان کو اپنی دُعائیہ لسٹ میں رکھا اگر چہ میں نے کبھی یہ بھی نہیں سوچا کہ کیا میرا رابطہ اُس کے ساتھ ہوگا یا نہیں، کیونکہ وہ مجھ سے 600 کلومیٹر فاصلے پر رہتا اور اُس نے کبھی مجھے جواب بھی نہ دیا۔ اس کے برعکس میں نے اُس زندگی کے لیے دُعا کی۔

میں نے اُس کے بھائی کے ہونے والے بپتسمہ کے بارے میں سُنا جو میرے نزدیک ہی ہونے والا تھا اور یہ وقت اُنہی 40 روزہ دُعائیہ وقت کے دوران تھا (ویسے یہ پروگرام کسی اور تاریخ کو ہونا تھا)۔ میں نے اس میں جانے کا فیصلہ کیا اور اُسے ملا! ہماری گفتگو کافی گہری ہوئی اور اُس نے مجھے بتایا کہ کچھ دیر سے مجھ میں خدا کے پاس واپس آنے کی اشد ضرورت بڑھ رہی تھی اور یہ کہ اُس کے اپنے پاس اس طرزِ زندگی کو تبدیل کرنے کی قوت نہیں تھی۔ میں نے اُس کو بتایا کہ میں پچھلے 20 دِنوں سے اُس کے لیے بہت گہرائی سے دُعا کر رہا ہوں اور یہ کہ اس سے پہلے بھی وہ میری دعائیہ لسٹ کا حصہ رہا ہے۔ اور اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ واقعی یہی وہ دن تھے جب اُس نے محسوس کیا کہ خدا اُس میں کام کر رہا ہے۔

اس روحانی بپتسمہ کے پروگرام سے وہ بہت متاثر ہوا اور جب پاسبان نے اپیل کی تو میں اُس کشمکش کو محسوس کر رہا تھا جو اُس کے اندر چل رہی تھی اور کافی کوشش کے بعد بالآخر اُس نے گھٹنے ٹیک دیئے اور رونا شروع کر دیا۔ اُس نے دوبارہ سے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا! اس شام اُس نے مجھے بتایا کہ اُس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ باقاعدگی سے چرچ میں جایا کرے گا اور اپنا طرزِ زندگی تبدیل کرے گا۔ اُس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ ویک اینڈ اُس کے اس راستے کا اختتام ہوگا۔

چند ہفتوں بعد میں اُسے ینگ مشن کانفرنس میں ملا جس میں وہ دوبارہ سے روحانی طور پر مزید مضبوط ہوا۔ میں اس عزیز انسان کی توبہ کے لیے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔''

لوڈویگس برگ، بیڈن ویرٹیم برگ، جرمنی کی کلیسیا میں

''پہلے تو ہم نے دو دو کی صورت میں کتاب 40 روز کا مطالعہ کیا اور ذاتی طور دُعا کے دوران کافی

فائدے اور برکت کا تجربہ کیا۔ اس کے بعد ہم نے چرچ میں ہفتہ میں دو دفعہ ایک دُعائیہ عبادت کا انتظام کیا اور پھر یہ کتاب کلیسیائی ممبران کے ساتھ مل کر پڑھی۔ ہم نے خدا کی برکات اور رہنمائی کا نمایاں طور پر تجربہ حاصل کیا اور ان 40 دِنوں میں کافی معجزات کا تجربہ کیا۔ ایک کلیسیا کے طور پر خدا نے ہمیں تازگی اور بیداری دی: کلیسیائی ممبران جو کبھی اجنبی لوگوں سے بات نہیں کرتے تھے اب وہ اچانک سے اپنے مقاصد کے تحت اجنبی لوگوں سے بات کرنے لگے۔ خدا ہمیں ایک کلیسیا کی حیثیت سے اکٹھے مل کر دُعا کرنے سے ایک دوسرے کے ساتھ متحد کر رہا ہے۔ ہمیں شفاعتی دُعا کے ذریعے خاص تجربات بھی ملے اور اُن پانچ لوگوں کی طرف سے مدد بھی جن کے لیے ہم نے 40 دن دُعا کی تھی۔ خدا نے ان لوگوں کی زندگیوں میں ایک خاص انداز سے کام کیا۔ لوگ بار بار مختلف حصوں سے چرچ میں سبت کی عبادات میں شامل ہونے کے لیے آئے۔ ان خاندانوں میں سے ایک کو ہم بائبل اسٹیڈی کروا رہے ہیں۔ وہ انٹرنیٹ پر موجود ویڈیوز اور کتاب بنام 'عظیم کشمکش' کی بدولت سبت کو جان پائے ہیں اور وہ کچھ عرصہ سے اس چرچ کی تلاش میں تھے۔'' کاٹیجا اینڈ کرسچن سچنڈلر، سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ چرچ، لوڈوِنگس برگ۔

40 دنوں کا تجربہ

''ان کا آغاز ایک سیمینار بنام ''شخصی بیداری کے لیے اقدام'' سے ہوا۔ اس موقع پر میرے اندر ایک خواہش اُبھری کہ میں خدا کے ساتھ روزمرہ زندگی کا تجربہ حاصل کر سکوں۔ پھر میں نے دُعا کے 40 دِنوں اور عبادت کے متعلق سُنا۔ یہ بات فوری طور پر مجھ پر واضح ہوگئی کہ میں اس مہم کا تجربہ کرنا چاہتا ہوں۔ دراصل میں نہیں جانتا تھا کہ میں اپنے اندر کیا بات حاصل کر رہا ہوں۔ ایک اچھا دُعائیہ ساتھی مشکل بات نہ تھی (جو پروگرام کا ایک حصہ تھا)۔ میرے لیے چیلنج تھا کہ ایک دوسرے کے لیے 40 روز تک وقت نکالنا۔ نرس ہوتے ہوئے میرے کام میں کوئی باقاعدگی نہ تھی۔ میں نے تو اس بارے میں سوچا تک نہ تھا۔ اس کے برعکس خدا نے میرے فیصلے کو شروع ہی سے برکت دے دی۔ چاہت سے میں نے دن کے اُن قیمتی لمحات کا انتظار کیا جن میں ہم ایک دوسرے سے اس موضوع پر بات کر سکیں اور روح القدس کے لیے دُعا کر سکیں۔ ہمیں پتا چلا کہ دُعا نے ہماری زندگیوں میں کچھ تبدیلی کر دی ہے۔ اور ہم اس بات کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھ سکے۔ ہمیں جو بھی موقع ملا ہم نے اس بات کو محسوس کیا کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ انہیں بیان کرنا چاہیے۔ میرے لیے یہ بات اہم تھی کہ میں دوسروں کو قائل کر سکوں تاکہ وہ بھی اس تجربہ کو حاصل کر سکیں۔ اس کا اثر ظاہر ہونے میں ناکامی نہ ہوئی۔ ہمارے اس جوش کی وجہ سے کچھ کلیسیائی ممبران

متاثر ہوئے۔ بہت جلد ایک نیا دُعا کرنے والا جوڑا اکٹھا ہوگیا۔ ہم ہر ہفتے وہ بیان کرتے تھے جس کا ہمیں تجربہ ہوتا تھا۔اس 'وائرس' کا کچھ اثر ہمارے چند نوجوانوں پر بھی ہوا۔40 دن بہت جلدی سے گُزر گئے۔ ہم نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو آسانی سے روک پائے۔اس لیے ہم نے اپنی عبادت کے وقت کو ایلن جی وائیٹ کی لکھی ہوئی ایک کتاب بنام 'مارنتھا' یعنی خداوند آرہا ہے، سے گزارنا جاری رکھا۔ اور خدا نے ہمیں اس کے لیے زیادہ دیر تک انتظار نہیں کروایا۔جس کسی شخص کے لیے ہم نے اس دوران دُعا کی وہ کافی عرصہ کی چرچ سے غیر حاضری کے بعد پھر سے اس کے نزدیک آ گیا۔ ہم بہت خوش تھے۔ میرے اردگرد پائے جانے والے لوگ میرے لیے زیادہ اہم ہوگئے۔ دوسروں کے ساتھ خدا کی محبت کو بیان کرنے کی میری خواہش مزید مضبوط ہوگئی۔میری زندگی تبدیل ہوگئی۔ہم میں سے بہت سے ایک دوسرے کو مزید بہتر طور پر جان اور سمجھ سکے۔ ہم رفاقت کی اہمیت کو جان گئے۔ ڈینس سمتھ کی طرف سے لکھی ہوئی دُعا اور عبادت کی کتاب 40 روز میرے لیے بہت مددگار تھی۔ دُعا کے لیے ساتھی ڈھونڈنا اور خدا کے ساتھ تجربہ حاصل کرنا یہ بات دکھائی دینے کی نسبت آسان ہے۔ میرے عزیز اس بات کے لیے شکرگزار ہوں گے۔'' ہیلڈے گارڈ ویلکر، کریلشیم سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ چرچ میں سرجیکل وارڈ میں ایک نرس ہے۔

خُداوند یسوع ہمارا نمونہ

ان سب باتوں میں مسیح ہمارا عظیم نمونہ ہے۔لوقا3: 21-22 میں ہم پڑھتے ہیں: ''جب سب لوگوں نے بپتسمہ لِیا اور یِسُوع بھی بپتِسمہ پا کر دُعا کر رہا تھا تو اَیسا ہُؤا کہ آسمان کھُل گیا۔ اور رُوح القُدس جسمانی صُورت میں کبُوتر کی مانِند اُس پر نازِل ہُؤا.....''

ایلن جی وائیٹ نے اس بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے: ''باپ سے اُس کی دُعا کے جواب میں آسمان کھل گیا اور روح القدس کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور اُس کے ساتھ رہنے لگا۔''

(Ye Shall Receive Power (1995), p.14)4

اُس کی خدمت کے دوران یہ بات ایک حیران کُن بات واقع ہوئی: ''ہر صبح اُس نے **روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کے بپتسمہ کی تجدید کے لیے** اپنے آسمانی باپ سے بات چیت کی۔'' اگر یسوع کو ہر روز روح القدس کے تازہ بپتسمہ کی ضرورت ہوسکتی ہے تو ہمیں اس کی کتنی زیادہ ضرورت ہے!

اختتامی خیالات

روح القدس کے ذریعے ہم ساری زندگی کے حالات میں حیران کُن رہنمائی اور اُس کے جلال کی قدرت سے قوت حاصل کرتے ہیں۔

پھر ہمارا کردار تبدیل ہوسکتا ہے اور ہم خدا کے کام کے لیے ایک کار آمد ہتھیار کے طور پر بن سکتے ہیں۔ ہمارا روزانہ خدا کے حضور اپنے آپ کو سپرد کرنا اور روح القدس کا بپتسمہ ہماری زندگی کی مشکلات میں رہنمائی فرمائے گا۔

خداوند ہمیں دُنیا کی تاریخ میں ایک عظیم کام کے لیے تیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ذاتی طور پر اُس کی آمد کے لیے تیار ہو جائیں اور روح القدس کی قدرت میں ہم مل کر اُس انجیل کے کام کو مکمل کرسکیں۔ وہ مشکل حالات میں ہماری رہنمائی فاتحانہ طور پر کرنا چاہتا ہے۔

آیئے روزانہ اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنے اور روح القدس کے روزانہ بپتسمہ کی بدولت خدا آپ کو ذاتی بیداری اور اصلاح مہیا کرے۔

میں بائبل کے ایک حوالہ اور بیداری کے لیے دُعا سے اسے ختم کرنا چاہتا ہوں:

''تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دُعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بُری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سُن کر اُن کا گناہ معاف کروں گا اور اُن کے مُلک کو بحال کروں گا۔'' (2 تواریخ 14:7)

دُعا: آسمانی باپ مجھے عاجزی عطا فرما (میکاہ 8:6)۔ ہمارے دِلوں میں دُعا کرنے اور تجھے تلاش کرنے کی گہری خواہش ڈال۔ ہمیں اپنی بُری راہوں کو ترک کرنے میں مدد اور رضا مندی عطا فرما۔ ہمیں اس ضرورت سے بھر دے اور اپنے وعدے کے مطابق اس کے نتیجے میں ہمیں اپنا جواب عطا فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہمیں ہمارے نیم گرمی اور پاپائیت سے شفا عطا فرما دے۔ روزانہ یسوع کے تحت اپنے آپ کو سپرد کرنے اور ایمان کے ذریعے روح القدس کو حاصل کرنے میں ہماری مدد فرما۔ آمین۔

''دُعا کے جواب میں ہی بیداری کی توقع کی جاتی ہے۔'' Selected Messages, Book (1,1958), p. 121.

''پینتکست والے دن کی طرح روح القدس کا بپتسمہ حقیقی مذہب کی بیداری کی طرف اور بہت سے عجیب کام کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔'' Selected Messages, Book 2, (1958), p. 57.1

777 گلوبل پریئر چین

777 کیا ہے؟ یہ پوری دُنیا میں ایک گھنٹہ دُعا کرنے والی چین (Chain) ہے۔ خدا کے لوگ ہفتہ میں ساتوں دن صبح 7 بجے اور شام 7 بجے اپنے خاندانوں، رہنماؤں، کلیسیاؤں اور معاشرے پر روح القدس کی حضوری کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ کسی بھی گھنٹے ایک گھنٹے دُعا کرنے سے کوئی شخص پوری دُنیا کے دوسرے حصوں میں پائے جانے والے ہزاروں لوگوں کے ساتھ دُعا میں شامل ہو۔ ''ایمانداروں کی مستعد دُعا کی گردش پوری دُنیا میں ہونی چاہیے......یعنی روح القدس کے لیے دُعا کرنا۔''

www.revivalandreformation.org (Review and Herald, January 3, 1907)

ضمیمہ

مزید مطالعہ کے لیے درخواست

ایک اہم مشورہ ہے: اگر ممکن ہو تو اس کتاب کو چھ دِنوں میں ہر روز پڑھیں۔ تحقیق سے ظاہر ہوا ہے کہ کسی انسان کو اسے مکمل طور پر سمجھنے کے لیے کسی بھی ضروری موضوع کو چھ سے دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ ایسا کرنے کی کوشش کریں۔ پھر اس کے نتائج سے آپ متاثر ہوں گے۔

ایک اُستاد نے اس کی کوشش کی: ''یہ حوصلہ افزا بات مجھے متاثر کر گئی: 'کم از کم ایک بار ایسا کرنے کی کوشش کریں۔ پھر اس کے نتائج سے آپ متاثر ہوں گے۔' میں اس کا تجربہ کرنا چاہتا تھا اور تیسری بار اس کا مطالعہ کرنے سے میں بہت متاثر ہوا۔

اور میں نے اپنے نجات دہندہ کے بارے میں عظیم محبت محسوس کی جس کا میں عمر بھر خواہش مند تھا۔ دو ماہ میں نے اس کتاب کو دو بار پڑھا اور اس کے نتائج بہت اچھے تھے۔ اِسے سمجھنا ایسے تھا کہ جیسے یسوع ہمارے قریب آتا ہے اور ہم اُس کی پاک، مہربان اور محبت بھری آنکھوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ تب سے میں اپنے نجات دہندہ کی اس خوشی کے بغیر نہیں رہنا چاہتا۔''

میں نے لوگوں کی ایسی بہت سی شکر گزاری اور جوش والی ای میل وصول کیں ہیں جو اُن کی روح القدس میں نئی زندگی کے متعلق ہیں۔ تقریباً یہ سبھی اُن رہنماؤں کی طرف سے تھیں جنہوں نے بڑی گہرائی کے ساتھ اس کتابچہ کو کئی بار پڑھا ہے۔

40 روزہ دستورِ العمل

آپ ڈینس سمتھ کی طرف سے تحریر کردہ 40 روز کتاب کو بشارتی عبادات میں استعمال کرنے کے ساتھ دُعا کے 40 روز کے بارے میں مدد کے لیے 40 روز ہدایت کے مینوایل کے تحت مواد اس ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں www.SpiritBaptism.org۔

روح القدس کے ساتھ زندگی گزارنے کے نئے تجربات

ہمارے خداوند یسوع نے کہا: ''لیکن جب رُوح اُلقدس تُم پر نازِل ہوگا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہوُدیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔'' (اعمال 1:8)

ایک خاص درخواست: جب آپ اپنی زندگی کو رُوح القدس کے ساتھ گزارتے ہیں یا جب آپ گواہی دیتے ہیں تو اس بارے میں اگر آپ ایک چھوٹی سے رپورٹ ہلیمٹ ہوبیل کو بھیجیں تو یہ بات واقعی ہمارے لیے قابلِ تحسین ہوگی تا کہ وہ اس رپورٹ کو مشن بریف (Missionbrief) مشن کے کام کے متعلق جرمنی میں چھپنے والا ایک چھوٹا خبروں والا رسالہ)۔ برائے مہربانی اس بات کو بتائیں اگر آپ اس رپورٹ کے بارے میں آغاز کرنا چاہتے ہیں یا یہ بھی بتائیں کہ کیا ہم آپ کا نام دوسروں سے بیان کر سکیں اور یہ بتائیں کہ آپ کونسے چرچ جاتے ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ کا تجربہ دوسروں کے لیے روح القدس میں ترقی کرنے یا روح القدس کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کرنے میں حوصلہ افزا ہو سکتا ہے۔

شخصی بیداری کیلئے اِقدامات

بھائی ہلمِٹ ہابل ایک سرمایہ کار ہونے کیساتھ ساتھ اپنے مُلک میں پاسبانی خدمت کو بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بحری جہازوں کی کمپنی میں کامیاب نمائندہ کے طور پر کام کیا۔ اپنا مکمل رجحان 37 سال کی عمر میں خُدا کی طرف کردیا اور ایک مسیحی ادارے میں 16 سال تک پاسبانی خدمت کرتے رہے بعدازاں جرمنی کے ایک شہر میں نرسنگ ہوم ڈائریکٹر کے طور پر بھی فائز رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ''مِشن بریف نامی'' ایک تحریک کا آغاز بھی کیا۔ اپنی تمام تر کاروباری سرگرمیوں کو خیرآباد کہنے کے بعد وہ ایک مددگار مشنری کے طور پر وسطی ایشیاء اور انڈیا میں کام کر رہے ہیں۔

ہم ''پاک روح'' کا تحفہ حاصل کرنے کی بھوک پیاس کیوں نہیں رکھتے جب کہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہمیں طاقت ملنے کو ہے۔ پھر کیوں ہم روح القدس کے بارے میں بات نہیں کرتے؟ کیوں ہم دُعا میں اِسے نہیں مانگتے؟ اور کیوں روح القدس کی طرف ہمارا دھیان نہیں ہے؟

(ایلن جی وائٹ) *VOL: 8 P;22 Testimonies for the Church*